# پراچین اردو

برِصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اردو کے آثار

سیّد شبّیر علی کاظمی

# پراچین اردو

برِ صغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اردو کے آثار

سید شبیر علی کاظمی

مکتبہ اسلوب
کراچی

طبع اوّل — ۱۹۸۲ء

تعداد — پانچ سو

سرورق — سنبل نظیر

کتابت

مطبع — حقی آفسٹ پریس
لیاقت آباد۔ کراچی

مکتبہ اسلوب

پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱۹ کراچی ۱۰

# فہرست

# عرض مولف

میں نے بودھ گان و دوہا کے ان پدوں کا ترجمہ راجشاہی (مشرقی پاکستان) میں مکمل کر لیا تھا اور سنہ ۱۹۷۰ء کے اواخر میں اس ترجمے کو سہ ماہی اردو میں اشاعت کے لئے انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی بھیج دیا تھا۔ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کے سیاسی ہنگاموں نے میری دنیا تلپٹ کر دی اور میں مغموم اور بے گھر ہو کر کراچی پہنچا۔ محب قدیم جناب مشفق خواجہ صاحب نے میری بپتا کی یاد بٹانے کے بہت سے جتن کئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ میں اپنے اس ترجمے پر نظر ثانی کروں۔ میں نے دیوانہ وار سر کھپانا شروع کر دیا اور ممکنہ مواد کو یکجا کر کے اس تالیف کو مکمل کر لیا۔ بلکہ سنہ ۱۹۷۳ء میں خواجہ صاحب کے مشورے سے اس کی کتابت کا آغاز کرا دیا جو تقریباً ایک سال میں مکمل ہو گئی یہ کتابت شدہ مواد گزشتہ سالوں سے یوں ہی پڑا ہوا ہے۔ اس التوا اور لاپروائی کا سبب میرے ان عزیزوں کا غم ہے جو مکتی باہنی کے ہاتھوں مشرقی پاکستان میں شہید ہوئے۔ سانحے کی یاد سے میرا دل بیٹھنے لگتا ہے، ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور قلم ٹھہر جاتا ہے۔ میرے تین نوجوان بیٹوں اور داماد کو ۷ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کو راجشاہی میں بطور یرغمال حراست میں لیا اور راجشاہی سے انھیں نواب گنج بھیج دیا جہاں سے وہ واپس نہ آئے۔ سنا گیا کہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کی شب کو انھیں شہید کر دیا گیا۔ چٹگام میں میرے چھوٹے بھائی سید نواب علی کاظمی اور اس کے دو نوجوان بیٹے آصف علی کاظمی اور عاصم علی کاظمی بھی شہید ہوئے۔ ان عزیزوں کے علاوہ سیکڑوں شاگردوں اور شناساؤں نے جام شہادت پیا۔ اس کی تفصیل کے بیان کا یارا نہیں۔ یہ تالیف ایک مغموم، دل شکستہ باپ اور نامراد استاد کے وقت گزاری اور غم فراموشی کی یوں ہی سی ایک سبیل ہے۔ یہ پد بھی ایک ایسے عہد کی تصنیف ہیں جس کے پس منظر میں خون آشامی کی تاریخی داستان پوشیدہ ہے۔ حزن و غم کے اس اشتراک نے شاید مجھ جیسے کم سواد انسان کو اس بپتا کے

بیان کے لئے چن لیا ہو۔ میں ۱۹۴۵ء سے بنگال میں تھا اور دارجلنگ، کلکتہ، راجشاہی، چٹگام اور ڈھاکہ وغیرہ میں بسلسلۂ ملازمت مقیم رہا البتہ راجشاہی میں ۱۹۴۹ء سے ہر طرح توطن پذیر ہو چکا تھا۔ مگر شومئی قسمت کہ ان پچیس برسوں کے تعلقات پیچھے چھوڑ اور جانی و مالی کمائی سے دامن جھاڑ کر نقل مکانی پر مجبور ہوا۔ بعض احباب کی ہمدردی ہنوز دل پر نقش ہے اور وہ سنگ دل اشخاص بھی نظروں کے سامنے ہیں جو ملکی باہنی کے معاون تھے۔ اس طرح یہ میری دوسری ہجرت تھی۔ قیام پاکستان کے بعد والد بزرگوار سید نوشے علی مرحوم نے اپنے نقل مکانی کے سلسلے میں فرمایا تھا کہ "بوڑھے درخت نئی زمین میں مشکل ہی سے جڑ پکڑتے ہیں"۔ مگر مجھے تجربہ ہوا کہ اکثر راست رو نوجوان بھی منافقت کے ماحول میں پروان نہیں چڑھتے۔ میں نے بساط بھر مشرقی پاکستان میں متعلقہ اداروں اور اپنے شاگردوں کی خدمت کی اور مختلف سطحوں پر تقریباً دو لاکھ طلبہ سے واسطہ رہا۔ مگر نوشتہ تقدیر کہ برا دن دیکھنا پڑا۔ ان پدوں میں ایک پد بہت کچھ میرے حسب حال ہے جس کو یہاں بھی پیش کرتا ہوں۔

بجلی کی ناؤ پدا ندی میں چلائی
وحدت کا ملک بنگال لوٹ لیا
آج بھوسوکو ' بنگالن پیدا ہوئی
اصل بیوی چنڈال کے تصرف میں گئی
پانچوں شہر جل گئے
اعضائے حواس کے اضلاع تباہ ہو گئے
میں نہیں جانتا میرا ذہن کہاں کھو گیا
سونا چاندی میرا کچھ نہیں رہا
میں اپنے خاندان کے ساتھ آرام سے تھا
چار کروڑ کا خزانہ میرا بالکل لے لیا
زندہ اور مردہ میں اب کوئی فرق نہیں

ذاتی کام کی تکمیل اور ارادے کو عمل میں لانے کے لیے، جس جذبے کی ضرورت ہوتی ہے اس سے میں عاری ہوں۔ میں مغموم ہی نہیں بلکہ ہیبت زدہ ہوں۔ ادھر میرا احساس کم سوادی بھی دامنگیر ہے کہ اس تالیف سے کما حقہ انصاف نہیں کر سکا ہوں تیسرے ذاتی تصنیف کو منظر عام پر لانا اظہار ذات کا نہایت نازک مسئلہ ہے جب کہ ذات شکستہ ہو چکی ہو بہر حال احباب کی حوصلہ افزائی اس کی اشاعت کی موجب ہوئی ہے۔

کراچی میں سندھی زبان و ادب کے مطالعے کا شوق ہوا تو معلوم ہوا کہ "عربوں کے حملے سے قبل سندھ میں عام طور پر بولی جانے والی زبان کے متعلق معلومات کی کمی ہے۔ مگر عرب جغرافیہ نویسوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی زبان سندھی کہلاتی تھی جو ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔ لسانی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زبان پراکرات کی اپ بھرنش تھی اور اس کی اپنی صوتیاتی خصوصیات تھیں۔۔۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابھیروں (ابیروں) کی زبان تھی اور اس کو سندھیا بھاشا کہتے تھے لیکن ایف۔ ایڈگرٹن نے اس کو سُندھا بھاشا کہا ہے اور سندھا کے معنی علامتی یا مقصدی بتائے ہیں۔ مگر اُس وقت کے شاعر اس زبان کو عام طور پر دیش بھاشا ہی کہتے تھے"۔[1]

اس واقفیت کے بعد سندھیا اور سندھا الفاظ اور ان کے معانی مزید تحقیق کی دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ ان بِدوں کی زبان کو بھی سندھیا بھاشا کہا گیا ہے۔ یہ تحقیق اُردو اور سندھی کی اصل میں یگانگت اور بنیاد میں اشتراک کو مزید ثابت کرنے میں معاون ہوگی۔ سنسکرت زبان میں سیاند، سندھیا اور سندھا الفاظ ملتے ہیں۔ سیاند کے معنی رقیق شے، پگھلنے اور پھیلنے والی شے، ٹپکنے والا رس وغیرہ کے آتے ہیں۔ سندھیا کے معنی جوڑنا، یکجا کرنا اور متحد کرنا بیان کیے گئے ہیں۔ سندھا صوتیات میں الفاظ کے میل کو کہتے ہیں ایک لفظ انھیں الفاظ سے ملتا جلتا سندھیا اور بھی ہے جس کے معنی میں سندھا کے معنی بھی

---

[1] ڈاکٹر ممتاز حسین پٹھان۔ تاریخ سندھ حصہ سوم صفحہ ۹۲۔ سندھ ادبی بورڈ۔ کراچی ۱۹۷۸ء۔

پوشیدہ ہیں اور بو پھٹنے سے بھی مراد لی جاتی ہے۔ اب یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ ان قدیم زبانوں کے لیے یہ نام آیا صوتیات کی بنا پر رکھے گئے تھے یا جغرافیائی نسبت کا خیال تھا یا شاعرانہ پیرایۂ بیان اختیار کیا گیا تھا۔ ان پدوں کا عہد تصنیف آٹھویں سے دسویں صدی عیسوی تک ہو سکتا ہے۔ اُردو کی قدیم ترین تصنیف پندرہویں صدی کے ربع اول کی بتائی جاتی ہے۔ اس طرح تقریباً پانچ سو سال درمیانی مدت کی ادبی کاوشوں کا کھوج بھی لگانا ہے۔

---

مختصر یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند، مختلف پراکرتوں، متعدد بھاشاؤں اور بھانت بھانت کی بولیوں کا اتھاہ مہاساگر ہے جس کو تاریخی فارقے عہد قدیم سے اس وقت تک متھتے چلے آئے ہیں اور نت نئی تہذیبیں اپنی اپنی طرح اس کو بلوتی رہی ہیں۔ اس صورتِ حال کے تحت مدت مدید میں وہ امرت دستیاب ہوا ہے جس کو عرف عام میں اردو کہتے ہیں۔ اس کے عناصر اصلاً مقامی ہی ہیں اور اپنی ترکیب، ترتیب اور تشکیل میں روح عصر کے نمایندے بھی۔ اس طرح یہ زبان پراچین بھی ہے اور جدید بھی۔ اس میں گیان، دھیان، عرفان اور ایقان کی آن بان سموئی ہوئی ہے۔ قومی سطح پر اس لسانی حقیقت سے انحراف، ترقی معکوس کے مترادف ہوگا

---

آخر میں اپنے خاندان کے تمام افراد بالخصوص اپنی اہلیہ عقیلہ بیگم کاظمی اور بڑے بیٹے راشد علی کاظمی کی بے پناہ محبت اور خدمت کا معترف ہوں۔ اپنی پوتی رابعہ درخشید، پوتے زبیر کاظمی اور ہادی کاظمی، نواسے طغرل اور اسعد اور بھتیجے ندیم، نوید اور بھتیجی رومانہ کا احسان مند ہوں کہ ان کی شرارتوں اور مسکراہٹوں سے مجھے روحانی تقویت پہنچی ہے ناہید، نسرین، عامر اور نیلوفر کی سعادت مندی سے حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ وہاب کاظمی، محمد مسعود، زینت بیگم اور معصوم بیگم کی عنایتیں میرا عزم بڑھاتی ہیں اور میں کام میں لگا رہتا ہوں۔

---

انجمن ترقی اُردو پاکستان کے صدر اختر حسین صاحب اور معتمد اعزازی جمیل الدین عالی صاحب، شرکائے کار اور تمام احباب کا بطور خاص شکر گزار ہوں کہ ان کی نوازشوں سے میرا وقت گزر رہا ہے۔

# انتساب

مرحوم بیٹوں :-

(۱) سید ماجد علی کاظمی

طالب علم راجشاہی یونی ورسٹی

بی۔اے۔آنرز (انگلش) ۱۹۷۱ء

(۲) سید ارشد علی کاظمی

طالب علم راجشاہی کالج

انٹرمیڈیٹ سائنس ۱۹۷۱ء

(۳) سید ناصر علی کاظمی

طالب علم راجشاہی گورنمنٹ لیباریٹری اسکول

میٹرک کلاس۔ ۱۹۷۱ء

کے نام جو کبھی اس ترجمے میں کسی نہ کسی نوعیت سے شریک تھے۔ اللہ باقی من کل فانی۔

حرماں نصیب۔

باپ

شبیر علی کاظمی

# مقدمہ

"پراچین اردو" عنوان کے تحت میں بودھ گان و دوہا کے ۴۶ پدوں کا اردو متن لفظی ترجمہ، مشترک عناصر اور توضیحات وغیرہ پیش کرتا ہوں۔ یہ کتاب ساٹھ سال قبل بنگلہ رسم الخط میں طبع ہوئی تھی۔ کتاب خاصی ضخیم ہے۔ اور بڑے سائز میں چھپی تھی، اس میں مختلف شاعروں کا کلام ہے۔ ان شاعروں کے ناموں کے علاوہ ان کے حالات نہیں ملتے۔ اس کتاب کا اہم حصہ سرہ یعنی پد ہیں۔ پد دراصل حمد کو کہتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ صوفیانہ خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہیں اور بدھ مت کے عہد زوال کی پیداوار ہیں۔ ان سے حقیقی اور مجازی دونوں رنگ جھلکتے ہیں۔ اس لئے یہ بودھوں کے عہدِ عروج کے لٹریچر سے مختلف ہیں۔ ان کی تعداد پچاس بتلائی جاتی ہے۔ لیکن تین پد ناپید ہیں۔ اور ایک نامکمل ہے۔ پدوں کے راگ مختلف ہیں۔ اور ہر پد کے اوپر اس کا راگ اور شاعر کا نام درج ہے۔ ان پدوں کی دریافت سے اُردو زبان کا کھوج ساتویں آٹھویں صدی عیسوی کے لگ بھگ مل جاتا ہے۔ جو دستاویزی ہے اور مستند بھی اس طرح یہ پد پراچین اردو کی واحد اور اہم تصنیف ہیں۔

میں نے شاستری جی کی تصنیف بودھ گان و دوہا کا اردو اور بنگالی کے مشترک عناصر کی تلاش کے سلسلے میں مطالعہ کیا تھا۔ پھر تبتی بنگالی اور انگریزی ترجمے بھی دیکھے اور بعض مقامات کی تشریح ڈاکٹر شہید اللہ، ڈاکٹر انعام الحق اور ڈاکٹر غلام مقصود ہلالی نے بھی کی۔ ڈاکٹر شہید اللہ کے ترجمے میں پد ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۷ میں شاعروں کے نام مختلف ہیں۔ میں نے پنڈت شاستری کی ترتیب کو پیشِ نظر رکھا۔ اسی طرح ڈاکٹر بگچی اور ڈاکٹر شہید اللہ کے ترجموں میں بھی اختلاف ہے۔ مگر ڈاکٹر شہید اللہ

---

بودھ = بدھ

کی ہفت زبانی نے بہت سے مسائل آسان کر دیئے ہیں۔ اور میں نے ان کی تالیف اور مشوروں سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

پدوں کی زبان کا جہاں تک تعلق ہے یہ نہایت قدیم ہے۔ لیکن ان کی تصنیف کسی ایک صدی سے مخصوص نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ یہ پد ۶۵۰ء سے ۱۰۰۰ء تک کی مدت میں تصنیف ہوئے ہیں۔ ان پدوں میں لفظ بنگالیؔ استعمال ہوا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر تمام نہیں تو یہ پد یعنی پد ۴۹عہ ضرور مسلمانوں کی آمد کے بعد کی تصنیف ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی آمد سے قبل ملک کے کسی حصے کا نام بنگال نہ تھا۔ یہ نام مسلمانوں کی دین ہے۔

اردو مصادر کی علامت "نا" ان پدوں میں نہیں ملتی۔ گمان غالب ہے کہ یہ علامت فارسی اور مسلمانوں کی دین ہے۔ فارسی مصادر میں سے علامت مصدر "دن" اور "تن" نکالنے سے جو حاصل مصدر بنتا ہے وہ سنسکرت کے مصادر ہوتے ہیں جیسے

| | |
|---|---|
| دادن سے دا | چیدن سے چی |
| تپیدن سے تپ | زادن سے زا۔جا |
| چشیدن سے چش | |

اس طرح ان پدوں کی زبان مسلمانوں کی آمد سے قبل کی ہے۔

دنیا میں لسانی عصبیت کا آغاز کب ہوا۔ یہ ایک جدا موضوع ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی فرد یا جماعت اس عصبیت سے کلیتہً بری نہیں۔ ہر شخص کو اپنی زبان پیاری ہوتی ہے۔ وہ اس پر نازاں اور اس کے استعمال سے فرحاں ہوتا ہے۔ یہ دراصل اس کے تشخص کی شان ہوتی ہے۔ جو اسے مسلسل معاشرتی تجربہ کے طور پر حاصل ہوتی رہتی ہے۔ طبقاتی شعور کے ساتھ مادی اساس فراہم ہو جائے تو کلچر کی ترقی ہوتی ہے۔ جس کے اظہار کا ذریعہ زبان ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے زوال پر ہندو نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں کا زوال

---

عہ۔ آدا بنگال وِلیش لوڑ ہیو = وحدت کا ملک بنگال لوٹ لیا۔

اس قوم کے ہاتھوں ہوا جو ہندوستان میں مشرق سے داخل ہوئی۔ ورنہ اس سے قبل اس ملک کے تمام حملہ آور مغرب سے آتے رہے اور دریائے سندھ و گنگ وجمن کے میدان ان کی یلغار کی ابتدائی منزلیں ہوتی تھیں۔ اس لئے یہی علاقے نئے تمدن اور نو وارد زبانوں سے پہلے پہل دوچار ہوتے تھے۔ مگر مغلیہ زوال کے آثار افق مشرق سے زیادہ نمودار ہوئے۔ اور اہل مغرب نے مشرقی ہندوستان میں بنگال کو اپنی تجارتی اور علمی کاوشوں کا مرکز بنایا۔ اس صورت سے بنگالی ہندوؤں کو فطرۃً اپنی جدید قومیت بنانے کے سنہری مواقع ہاتھ آگئے۔ اور انہوں نے اپنے قدیم تعصب اور نفرت کو بالائے طاق رکھ کر بنگالی ملیچھ زبان کو اپنا لیا۔ اور اس کو ہر طرح وقیع بنانے کی کوشش میں لگ گئے۔ مختصر یہ کہ فارسی کے زوال پر بنگالی عروج شروع ہو گیا ادھر نئے حاکموں نے بھی نسلی تفاخر کی خاطر علم اللسان سے مدد لی اور کلکتہ میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ بنگالی کا عروج فورٹ ولیم کالج سے شروع ہوا۔ اور وہ ایک قومی اور ملکی تحریک بن گیا۔ غرضیکہ اقتدار اور تجارت سے علم کو جتنا فائدہ پہنچا اتنا ہی استفادہ اقتدار نے علم سے کیا۔ اور بالآخر اٹھارویں صدی سے بنگالی کا عروج ہندوؤں سے وابستہ ہو گیا۔ ورنہ اس ملیچھ بھاشا کو تخت شرافت پر مسلمان حاکموں نے بٹھایا تھا۔ البتہ ان کی مسلسل بے توجہی نے اس زبان کی قلب ماہیت میں وہ شغف نہیں دکھایا جو مغربی بنگال میں مسلمانوں کی سرپرستی میں ہندوؤں نے اردو کے ساتھ دکھایا تھا۔ پھر بھی مسلم عہد کی فارسی زدہ بنگالی اور فارسی رسم الخط میں پوتھیاں ملتی ہیں۔ بنگالی کے لئے فارسی رسم الخط مقبول اور کامیاب نہ ہو سکا۔ اعیان سلطنت کی تمام تر کوششیں قلب حکومت پر مرکوز تھیں البتہ بنگال کے آزاد سلطانوں نے بنگالی کو منہ لگایا تھا

---

ع۱۔ بھاٹیہ۔ آر۔ سی۔ اسٹینڈرڈ السٹریٹیڈ ڈکشنری آف ہندی لینگویج، بنارس۔ ہیلر گوئنگ ڈپو چوک۔

ع۲۔ میکڈانل، اے۔ اے پریکٹیکل سنسکرت ڈکشنری۔ لندن اکسفورڈ یونیورسٹی پریس ص۱۵۲

ع۳۔ انعام الحق ڈاکٹر۔ مسلم بنگالی۔ کراچی ادارہ مطبوعات پاکستان ص۲

انیسویں صدی سے بنگالی زبان کی قدامت ثابت کرنے کیلئے قدیم مخطوطوں کی تلاش شروع ہو چکی تھی۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں پنڈت ہرا پرشاد شاستری قدیم مسوودوں[ع۱] کی تلاش میں نیپال گئے جہاں ان کو خاص کامیابی ہوئی۔ اور ہند آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا وہ مواد ملا جو بودھ سدھوں اور بھکشوؤں کی تخلیق ہے۔ پنڈت شاستری نے اپنے مقدمے میں چوراسی مصنفین کا تذکرہ کیا ہے۔ اس مجموعۂ کلام کا نام چریا: اچریا بنت چھاپا ہے۔ لیکن یہ کتاب عام طور پر بدھ گان ددوہا کے نام سے مشہور ہے۔ اس مجموعہ کلام میں ان پدوں کے علاوہ دوسری مختصر نظمیں بھی ہیں۔ شاستری جی کی یہ کتاب اصل مسودہ کے ساتھ ۱۹۱۷ء میں بنگالی رسم الخط میں بنگیہ پرلشید کلکتہ سے شائع ہوئی تھی۔ ان پدوں کی شرح سنسکرت زبان میں ہے۔ دوسری زبانوں میں ان کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ شاستری جی نے اپنے دیباچے میں پدوں کی زبان کو سندھیا بھاشا لکھا[ع۲] ہے۔ ان کی نظر میں یہ زبان غیر متعین سی ہے۔ یہ کتاب بنگالی رسم الخط میں شائع ہوئی ہے۔ لیکن مولف اس مجموعۂ کلام کو بنگالی نہیں بتاتے۔ البتہ فی زمانہ بنگالی ادیب اس کو بنگالی قدیم کے مستند اور دستاویزی ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں اس کے سب سے بڑے دعویدار ڈاکٹر شہید اللہ ہیں۔ انہوں نے ان پدوں کو جدید بنگالی میں منتقل کیا۔ اور مع انگریزی ترجمے کے کراچی یونیورسٹی سے شائع کرایا تھا۔ البتہ اس تصنیف پر انہوں نے کوئی مقدمہ نہیں لکھا۔ اور اس کو قدیم بنگالی اور دوسری مشرقی بولیوں کی قدیم صورت بتایا[ع۳] ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تصنیف بنگالی

---

ع۱۔ انعام الحق ڈاکٹر۔ مسلم بنگالی ادب۔ کراچی ادارہ مطبوعات پاکستان ص۲۷

ع۲۔ ہرا پرشاد شاستری۔ بودھ گان ودوہا۔ کلکتہ بنگیہ پرلشید ۱۹۱۷ء

ع۳۔ شہید اللہ ڈاکٹر۔ بودھسٹ مسٹک سانگ۔ کراچی یونیورسٹی بنگالی لٹریری سوسائٹی جرنل ص۳

قواعد[1] میں ان پدوں کو قدیم ترین بنگالی کا نمونہ بتایا ہے اور بنگالی زبان کا آغاز ادبی صورت میں ساتویں صدی عیسوی سے ٹھہرایا ہے۔ یہ معاملہ دراصل زبان کی نوعیت کا ہے۔ رسم الخط کے بدلنے سے زبان نہیں بدل جاتی۔ بظاہر ڈاکٹر شہید اللہ نے اس امر کے اعتراف سے گریز کیا ہے کہ یہ زبان اس قدیم پراکرت کی اُپ بھرنش ہے جس میں ماگدھی اور شورسینی کے اثرات زیادہ ہیں۔ یہ وہ زبان ہے کہ جو اس وقت کم و بیش پورے شمالی پاک و ہند میں بولی جاتی تھی اور جس سے زمانہ مابعد میں دوسری زبانیں نکلی ہیں۔ مغربی ہند میں ماگدھی نے بنگالی کو جنم دیا۔ ماگدھی زبانوں کا علاقہ صرف مگدھ اور بہار ہی نہ تھا۔ بلکہ مگدھ دیس کے سردار کبھی وسطی اور مغربی ہند پر حکمران تھے[2] اور ان کی بولی مقامی بولیوں سے مل کر اُپ بھرنش ہو چکی تھی۔ اس طرح شورسینی اور مگدھی اور دوسری بولیوں کے ساتھ گڈمڈ ہو گئی تھیں۔ پالی زبان کو بھی غلطی سے مگدھی کی ادبی صورت کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پالی اپنے وقت کی مروجہ پراکرت کی ادبی صورت ہے۔ پالی دراصل متن یا سطر کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ قطار اور حاشیئے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی ہے۔ سب سے پہلے سنہالا رسم الخط میں حضرت مسیح سے سو سال قبل ضبطِ تحریر میں آئی تھی۔ پالی زبان کے حشو و زائد اور صوتی تراکیب اس زبان سے زیادہ مشابہ ہیں۔ جو کبھی اجین کے قرب و جوار میں بولی جاتی تھی۔ اجین کسی زمانے میں اونتی سلطنت کی راجدھانی تھا۔ جہاں کے سورج بنسی خاندان کے سردار تمام شمالی ہند پر حکمران تھے[3]۔ غرضیکہ مشرقی اور مغربی پراکرتوں کے میل جول سے ایک ایسی

---

ع۱ ۔ شہید اللہ ڈاکٹر ۔ بنگلہ دیاکرن ۔ ڈھاکہ بنگلہ اکیڈمی ص۔۔

ع۲ ۔ جی ایف ایلین ۔ دی بودھا فلاسفی ۔ لندن ۔ جارج ایلین اینڈ آن ون ص۶۹

ع۳ ۔ " " " " " " " " " " " ص۴۳

اپ بھرنش وجود میں آئی جس کے ادبی نمونے یہ پد ہیں ۔اگر یہ زبان مگدھی اپ بھرنش ہو کر بنگالی قدیم ہو سکتی ہے تو یہی پد، اردو، ہندی، پنجابی اور سندھی قدیم کے بھی نمونے ہو سکتے ہیں ۔کیونکہ بارہ سو سال بعد بھی ان پدوں کی زبان میں اور ان مروجہ زبانوں میں خاصہ اشتراک ملتا ہے ۔ان پدوں کا یہ ترجمہ اور مشترک عناصر کا بیان اردو کی قدامت ثابت کرنے کے لئے کیا گیا ہے ۔کیونکہ ڈاکٹر شہید اللہ کی تصنیف کے بعد مشرقی پاکستان میں اردو کو بنگالی کے مقابلے میں کم عمر بتایا جاتا تھا ۔ اور پدوں کی تبدیل شدہ ہیئت کو بنگالی کا پراچین ادب بتایا جاتا تھا ۔ اس اقدام سے بنگالی قومیت کو جذباتی استحکام نصیب ہوا ۔ یہ لسانی قومیت کا وہی آلہ تھا جو دو سو سال قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ناخداؤں نے استعمال کیا تھا ۔اردو داں طبقہ اس عصبیت سے ناواقف تو ہرگز نہ تھا ۔لیکن ارباب اقتدار اس عصبیت کا سدباب نہ کر سکے ۔جہاں تک ان پدوں کا تعلق ہے مولانا ہاشمی فریدآبادی، ڈاکٹر مسعود حسین خاں اور ڈاکٹر شوکت سبزواری نے محض اشارے کئے ہیں ۔ مگر اس راز سربستہ کو پوری طرح کھولنے کی کوشش نہیں کی ۔اس راہ کی سب سے بڑی دشواری رسم الخط کی غیریت ہے جس نے اردو زبان کے تاریخی ارتقاء کے افہام و تفہیم کو اردو والوں کے لئے مشکل بنا دیا دوسری طرف سیاسی اور مذہبی ولولہ انگیزی بھی لسانی حقیقت کو پوری طرح سمجھنے میں مانع ہوئی ۔ان پدوں کی زبان اور ڈھانچے کے متعلق ڈاکٹر سین اور ڈاکٹر سنیتی کمار چیٹرجی کو ڈاکٹر شہید اللہ سے اختلاف ہے[1] ۔اور یہ دونوں حضرات ان پدوں کی زبان کو اوہٹ بتاتے ہیں ۔جو ایک طرح مغربی ہندی یعنی شورسینی کی مقامی صورت ہے ۔اس میں شورسینی بولیوں

---

ع۱ ۔ چیٹرجی ۔ سنیتی کمار ڈاکٹر ۔ بنگلہ بھاشار ایتیہاس ۔ کلکتہ ص ۴۵

کے علاوہ دوسری بولیوں کے بھی آثار ملتے ہیں۔ اسلئے اردو جیسی دوسری بولیاں بھی انہیں اپنی قدامت کے ثبوت میں پیش کرسکتی ہیں۔ ان کو صرف بنگالی کی قدیم صورت ہی نہیں کہا جاسکتا۔ یہ دراصل پراکرت کا مستند ہیولی ہے جس سے زمانہ مابعد میں مختلف زبانیں ترقی کرکے موجودہ صورتوں میں جلوہ گر ہوئی ہیں۔ بودھ سدھ جن سے یہ کلام منسوب ہے پورے شمالی پاک وہند میں پھیلے ہوئے تھے۔ وہ قدیم مغربی علاقے یعنی موجودہ پاکستان میں بھی اپنے پیرؤں کے لئے متصوفانہ کلام کہتے تھے۔ ان پدوں کا نیپال میں دستیاب ہونا ہرگز اس امر کا ثبوت نہیں کہ ان کے مصنفین قدیم بنگال و بہار سے متعلق تھے۔ پنجاب میں تو ان سدھوں کا سلسلہ گورکھ ناتھ سے شروع ہوتا ہے۔ جن کا حلقۂ اثر نمک کے پہاڑ کے اردگرد زیادہ تھا۔ یہ عام طور پر کن کٹے فقیر کہلاتے تھے یہ ٹچگام کے راجہ کی تعریف میں گیت گاتے تھے[1]۔ جائسی کی پدماوت میں بھی ان کے متعلق اشارے ملتے ہیں۔ اس طرح بہار کے سدھ لکری پا اور پنجاب کے گورکھ ناتھ دونوں کے یہاں زبان کا ڈھانچہ ایک ہی ہے۔

کھڑی بولی کا ادب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق کی راہ میں دشواریاں حائل ہیں۔ لیکن محققین زبان[2] کھڑی بولی کو ہندی یعنی قدیم اردو قرار دیتے ہیں۔ اور اس زبان کو۔ کا۔ میں۔ پر۔ سے اس۔ اِس۔ جس۔ کس۔ نا۔ تا۔ آ۔ گا والی بولی مانتے ہیں۔

---

۱؎۔ شکلا۔ بی۔ این۔ ہندی بھاشا کا اتیہاس۔ بنارس۔ ہندی پرچارنی سبھا ص۴۸

۲؎ اجودھیا پرشاد کھتری۔ اشیام سندر داس ڈاکٹر رام کمار ورما۔ رام چندر شکل وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ پرانی ہندی کی ادبی روایت اپ بھرنش کی مشرقی و مغربی دونوں شاخوں کے سنگم سے نکلتی ہے۔ خیالات کے اعتبار سے مشرقی اپ بھرنش فلسفیانہ اور متصوفانہ تھی۔ اس کا حلقہ اثر وسیع تھا۔ مغربی اپ بھرنش اپنی فکر میں کار و بار حیات کے عملی پہلو کو ماورائی خیالات کے آئینے میں دیکھتی تھی۔ اس کا دائرہ اثر قدیم دہلی کے ارد گرد تھا۔ لسانی اعتبار سے دونوں شاخوں میں اشتراک تھا۔ البتہ مقامی اختلافات تھے جو لب و لہجہ سے زیادہ وابستہ تھے۔ لیکن سیاسی حالات نے جب اپ بھرنش کو پورے ملک میں پھیلایا تو مقامی بولیاں وجود میں آگئیں۔ قدیم ہندی کے ادب کا آغاز ۱۰۰۰ء سے ہوتا ہے۔ اور اس ادب کی زبان کے اثرات اردو، قدیم دہلوی، دکنی اور گجراتی میں بھی ملتے ہیں حضرت امیر خسرو کے علاوہ شاہ میراں جی شمس العشاق کے ہاں[۱] مندرجہ ذیل اشعار کی زبان میں مشرقی اپ بھرنش یعنی ماگدھی بنگالی کے آثار موجود ہیں :۔

| | |
|---|---|
| بانی بھوبی جیو جھوانی محبت کیرا نور | بھرم پیاری سا سنگھاتی تلنا ہووے دور |
| مشہ بوبی گتون کی سب پر لگادے یہ من موہی | کون بکھانے لکھن اسکے نہ پایا جائے سوہی |
| اس بھول جے کوئی تھاکے | تو دوزخ مان را کھے |
| من بھادے تو دے کھیجے | بل بوجھیں دوش نہ دیجے |

اسی طرح حضرت برہان الدین جانم کی زبان میں بھی ماگدھی اثرات ملتے ہیں مثلاً[۲] :۔

| | |
|---|---|
| کیوں نہ لیوے اس بھی کوئی | سہانا چطور جے کوئی ہوئے |

دکنی کے علاوہ شمالی ہند کی قدیم مثنوی وفات نامہ حضرت فاطمہؓ[۳] میں بھی ڈھونڈیا، پائیا، آئیا وغیرہ ملتے ہیں جو اپ بھرنش کی مقامی صورتیں ہیں

---

۱۔ مولوی عبدالحق : قدیم اردو، صفحہ ۹ تا ۱۱۹ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان
۲۔ 〃 〃 〃 〃 صفحہ ۳۷ 〃
۳۔ 〃 〃 〃 〃 صفحہ ۲۱۳ 〃

اور ان پدوں میں بھی ملتی ہیں۔

اردو قدیم میں صوفیانہ خیالات کا اظہار بھی ہے۔ اور دکنی میں قدیم اردو کے دوہرے اسی ہیئت میں بھی ان پدوں کے مثل ہیں۔ بلکہ ان پر بھی راگ راگنیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

دنیا کی زبانیں عموماً انسانی نسلوں سے وابستہ خیال کی جاتی ہیں مگر انسانی نسلیں اپنی اپنی اولین زبانیں چھوڑ کر ماحولی زبانیں اختیار کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس طرح اب نہ کوئی نسل خالص ہے اور نہ کوئی زبان اصلی ہے۔ اس لئے کسی زبان کی اصلیت کا کھوج لگانا فی الواقعی ماہرینِ علم اللسان کا کام ہے۔

اردو زبان بھی کسی خاص نسل سے وابستہ نہیں۔ اس کے ارتقاء میں مختلف نسلیں اور زبانیں معاون رہی ہیں اور اس پر ابتدا ہی سے مختلف النوع ہتیں چڑھتی رہی ہیں۔ اس کی اٹھان کا رقبہ اتنا وسیع اور اس کے شیون اتنے متنوع اور متعدد ہیں کہ محققینِ زبان ابھی تک قطعی طور پر اس کے آغاز کے متعلق کسی متفقہ فیصلے پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔ البتہ زبانوں کے شجرے میں اردو کا تعلق اندو آریائی گھرانے سے ہے۔ جو اندو یورپین گھرانے کی عظیم شاخ ہے۔ اس طرح اس کا رشتہ ایشیاء اور یورپ کی مختلف زبانوں سے قائم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سو فیصدی آریائی زبان نہیں اس میں دوسری نسلوں کی زبانوں کی آثار بھی موجود ہیں۔ بنیادی طور پر اندو آریائی نسل کی تمام زبانیں اپنی اساس اور ساختِ میں

یک گونہ مماثل ہیں اور ہندو پاک کے شمالی ہند کی تمام بولیاں اس اندو آریائی قدیم پراکرت کی جانشین ہیں جو کبھی شمالی ہند میں مقامی اختلافات کے ساتھ رائج تھی۔ اسی پراکرت سے زمانہ مابعد میں دوسری زبانیں منزہ اور سنسکرت ہوتی رہیں۔ مگر اس کا قدرتی دھارا اپنی راہ بہتا رہا اور سنسکرت اور پالی کو پیچھے چھوڑ کر جدید صورتوں میں جلوہ گر ہوا اور اس دوڑ دھوپ کے نتیجے میں اندو آریائی کی قدیم شکلیں کافی بدل گئیں۔ پھر

بھی خاص اشتراک موجود ہے۔ صوتیاتی طور پر حروف تہجی میں بھ، پھ، ڑھ، ڈھ ٹھ، جھ، چھ اور گھ کے علاوہ نون غنہ کی آوازیں اصل اندو آریائی سے ماخوذ ہیں[1]۔ اردو زبان کا "کو" بنگالی کا "کے"۔ سندھی کا "کھے"، قدیم پراکرت کی مختلف صورتیں ہیں۔ اسی طرح صیغہ امر واحد میں اکثر صورتیں یکساں ہیں مثلاً کھا، دھو، اٹھ، رہ، دوڑ وغیرہ، یہی صورتیں اردو زبان میں واؤ کے ساتھ بھی رائج ہیں۔ جیسے کھاؤ، دھوؤ، اٹھو، رہو، دوڑو وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واؤ قدیم اندو آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا لاحقہ ہے۔ اسی طرح ترخیمہ الفاظ میں اسمائے صفات، اسمائے ضمیر، اسمائے تعداد اور بنیادی رشتوں کے الفاظ بھی مشترک ہیں۔ البتہ سنسکرت میں کچھ الفاظ ایسے ضرور ہیں جو ویدک میں نہیں ملتے مثلاً بھگنی یعنی بہن، گھوٹیکا یعنی گھوڑا اور کوکرہ یعنی کتا۔ ان کی جگہ ویدک میں شواشا، اشوا اور شوا ملتے ہیں۔ جن کے فارسی مترادفات خواہر، اسپ اور سگ ہیں۔ زبان میں مشترک الفاظ اس کی ساخت اور خاندان کا نشان نہیں بتاتے۔ بلکہ اس مقصد کے لیئے تو سرونام (الفاظ مبہمات) زیادہ کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی الفاظ کے بجائے اصوات اور الفاظ عامہ پر غور کرنے سے زبان کی اصل کا پتہ چل سکتا ہے۔

تقسیم زمانے کے لحاظ سے ابتدائی پراکرت کی ماں جو انڈک کہلاتی ہے اور لسانی رشتے سے اوستا کی بہن ہوتی ہے ۱۵۰۰ قبل مسیح سے ۱۲۰۰ قبل مسیح تک رائج تھی اور ویدک زبان کا زمانہ ۱۲۰۰ ق م سے ۸۰۰ ق م تک تھا۔ ابتدائی پراکرت کا عہد ۸۰۰ ق م سے ۵۰۰ ق م تک تھا۔ ان تمام ادوار میں الفاظ میں داخلی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور انڈک حروف ویدک اور سنسکرت میں بدلتے رہے۔ مثلاً ز، ژ، حروف ہ اور ج میں تبدیل ہوئے۔ لفظ اژنام ویدک اہام میں بدلا، لاژوردسے لاجورد ہوا، زانو سے جانگ

---

[1] شہید اللہ مجلہ بنگالی شعبہ بنگلہ، جامعہ کراچی ۱۹۵۹ء ص ۲۔

اور زن سے جن اور بھر جھنا بنے ۔ بالآخر ابتدائی پراکرت ۵۰۰ ق م سے بدلنے لگی۔ اور مخلوط آوازوں کا درمیانی حرف ھ گرا دیا گیا مثلاً میگھ سے میک، سکھ سے سہا، سہل سے سہل وغیرہ بنا لئے گئے ۔ اسی عہد میں الفاظ کو الف کی آواز پر ختم کرنے کا رواج بھی ہوا مگر یہ رواج مغرب کی ایک دو بولیوں میں زیادہ رونما ہوا، اس کھڑے پن کی مثالیں کا آ ما آ اور پا آ وغیرہ ہیں[۱]۔

بودھ مت کا آغاز ۶۰۰ ق م میں ہوا تھا ۔ جو در اصل آریہ غلبہ کے خلاف اعلان جنگ تھا ۔ یہ اعلان لسانی طور پر بھی سنسکرت کا مدمقابل تھا ۔ اس نے سنسکرت کو اپنے طور پر کسی حد تک اپنایا ورنہ اس کی عوامی زبان ماگدھی تھی ۔ اور پالی ادبی حیثیت رکھتی تھی چنانچہ راجا اشوک کے کتبے آجتک اس امر کا ثبوت فراہم کرتے ہیں ۔ مگر ہندو مذہب کے احیا پر بدھ دھرم اور اسکی زبان کی بری گت بنی ۔ بودھ مت کے علماء کو قتل کر کے ان کے سروں کو اوکھلی میں کٹوا کر ہڈیوں کے سفوف کو ہوا میں اڑا دیا گیا[۲]۔ مذہب کے ساتھ زبان بھی مورد عتاب ٹھہری اور پورے شمالی ہند کی زبانیں شکست و ریخت سے دو چار ہو گئیں ۔ سنسکرت نے پھر ہاتھ پیر مارے لیکن عوامی بولی نہ بن سکی البتہ اس کے تقدس میں اضافہ ہوا ۔

لسانی ارتقا کے اس پس منظر میں ان بدوں کو سمجھنے کے لئے بدھ مذہب کی اصلیت اور اس کی مسخ شدہ صورت سے بھی واقفیت ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ کلام بدھ سدھوں کا ہے ۔ جو انہوں نے اپنے پیرووں کے لئے کہا تھا ۔ ابتدائی صورت میں بدھ مت کوئی مذہب نہ تھا بلکہ اعلیٰ درجہ کا اخلاق تھا جو بتدریج مذہب بنتا گیا[۳]۔ اس میں رفتہ رفتہ ہندو مذہب کے متوازی دیوتا رسوم اور فلسفہ شامل ہوتا گیا ۔ اس مذہب کی غایت یہ تھی کہ انسان اس دنیا میں نروان حاصل

---

[۱] شہید اللہ ۔ بنگالی کا ارتقا ۔ مجلہ شعبہ بنگلہ جامعہ کراچی نومبر ۱۹۵۹ء

[۲] دینیش کمار سین ۔ بنگالی زبان اور ادب ۔ کلکتہ ص ۲۸۰

[۳] احمد عبداللہ المسدوسی ۔ مذاہب عالم کراچی ص ۱۸۹

کرے۔ نروان نفس کی اس حالت مطمئنہ کا نام ہے جس پر دنیوی آلام و افکار کا کوئی اثر نہ ہو۔ اس کا حصول انسان کو برائیوں کے جراثیم سے پاک کر دیتا ہے اور وہ اپنی برائیوں کا بوجھ اتار کر پھینک دیتا ہے۔ بندگی کے بند جدا کر دیتا ہے اور اواگون کے چکر سے نجات مل جاتی ہے۔ بودھ مت کا پورا فلسفہ "حیات شرو سم و کلم" ہے۔ یعنی ہستی سراسر دکھ، موجب آزار، اذیت اور شر ہے۔

بودھ مت کی اخلاقیات کو سمجھنے کے لئے چھٹی صدی قبل مسیح کا مذہبی پس منظر پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ یہ زمانہ آریہ مذہب کا دور انحطاط تھا۔ اپنشد کے دور اول میں براہمنا کو ہی حقیقت کبریٰ تصور کیا جاتا تھا اور دوسرے مظاہر قدرت نام روپ کہلاتے تھے۔ براہمنا خالق تھا اور عقیدہ حلول یعنی سپرا پانچا کے تحت دوسری چیزیں وجود پذیر ہوتیں اور پھر اسی سے جا ملتی تھیں۔ بودھ مت کے آغاز سے قبل یہ مسئلہ زیر غور تھا اور اس فاعلی حقیقت کو براہمنا کے نام سے یاد کیا جانے لگا تھا۔ بعض جگہ اس کا نام براہمن بھی لکھا ہے۔ برہما کا لفظ سب سے پہلے مہابھارت کے پہلے باب میں ملتا ہے۔ مگر زمانہ مابعد میں برہما اور پرجاپتی دونوں ایک معنیٰ میں استعمال ہونے لگے۔ گو کہ پرجاپتی کا تصور بہت قدیم تھا[1]۔ اور اس سے قدرت کی قوت تخلیق مراد لی جاتی تھی۔ مگر اب یہ دقت ہوئی کہ برہما اور پرجاپتی دونوں تمام قوتوں کے منبع ٹھہرے اور ایک قسم کی ثنویت پیدا ہو گئی۔ برہما ہمیشہ نام روپ سے جدا رہا۔ روپ دراصل مظہر قدرت کو کہتے ہیں۔ اور نام اس کا نشان ہے۔ اس لئے نام روپ سے منفرد اشیاء متصور ہونی چاہئیں، لیکن اپنشد میں خالق و مخلوق کے علاوہ تیسرا تصور کرم کا بھی ملتا ہے۔ اس طرح بودھ مت کے جنم سے قبل آریا معاشرے میں تثلیث موجود تھی۔ برہما پرجاپتی، نام روپ اور کرم[2]

---

[1] ایسینس آف بودھزم مؤلفہ سدھا تیہا ص ۹۸ بودھسٹ دہارا لندن۔

[2] ص ۱۱۸

بودھ مت نے اس تثلیث کے تصور میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ بودھ فلسفے میں نام ایک مابعدالطبیعیاتی شے قرار پائی، جس سے مراد ذہن کی چار حالتیں ہیں، جب یہ حالتیں مادی روپ میں ظاہر ہوتی ہیں تو فرد کی شخصیت ابھرتی ہے۔ اس طرح نام روپ اور روپ فی الحقیقت ذہنی اور مادی حالتوں کے نام ہیں۔ ان دونوں کے باہمی مقابلے کو شعور کہا جاتا ہے۔ ایک نہایت ارفع اور اعلیٰ کیف حاصل ہوتا ہے۔

نام اور روپ سے متعلق یہ بات خاصی اہم ہے کہ مظاہر قدرت میں سے کسی ایک مظہر کا مطالعہ تحقیق کہلاتا ہے اور اس کا انتخاب محقق کے ذہن سے جدا کوئی چیز نہیں

بلکہ وہ اپنے تصور میں وہ سب کچھ دیکھتا ہے جو دوسروں کو نہیں دکھا سکتا۔ روپ دراصل چار عناصر پر مشتمل ہے۔ اس کو روپک کھنڈا اور عناصر کو مہا بھوت بھی کہا گیا ہے۔ یہ عناصر مٹی، پانی، آگ اور ہوا ہیں۔ بودھا کے خیال سے یہ چاروں عناصر ہر جگہ موجود ہیں اور ان کی مختلف حالتیں مثلاً نیک و بد، خوش و ناخوش، کم اور زیادہ ہیں جو سب جگہ ہوتی ہیں مگر یہ تمام حالتیں اس وقت ختم ہو جاتی ہیں جب وجہ امتیاز یعنی شعور ختم ہو جاتا ہے۔ تیاگ،

فرار اور لاعملی ذریعہ نجات نہیں، بلکہ بودھا، دھرما اور سنگھا میں پناہ لینے سے عقل کو وہ روشنی نصیب ہو جاتی ہے جس سے عناصر کی حالتوں کا ادراک ہو جاتا ہے۔ مگر مصیبت، مصیبت کی اصل، مصیبت سے بے نیازی اور مصیبت کی برداشت سے ساز باز اور واقفیت وہ اوصاف ہیں جن کے طفیل ان تمام آلام و مصائب سے نجات مل جاتی ہے جو انسان کا مقدر ہوتے ہیں۔

بودھا نے سنیاس اور تیاگ کی مخالفت کی۔ زندگی کا یہ رویہ برا ہمنا کی تصنیف سے قبل آریہ سماج میں عام تھا۔ لوگ وید کے مخالف ہو گئے تھے۔ اور وہ حقیقت کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں کو نکل گئے تھے، ان افراد کو "دکھان آسا" یعنی با اصول انسان خیال کیا جاتا تھا۔ یہی لوگ بن پرستھا ہو گئے۔ اور آخری منزل میں ترکِ دنیا کر کے جہاں گردی پہ اتر آئے۔ جن کو پری وار جاکا، جٹیلا، آجیو کا کہا جانے لگا۔ بودھا نے ان تمام رہبانی حالتوں

کو اس وقت تک مذموم قرار دیا جب تک انسانی شعور اعلیٰ مدارج حاصل نہ کرے۔ بودھ مت میں آرام کی زندگی سے گریز کی تعلیم ضرور ملتی ہے مگر کوشش کے باوجود بودھ اخلاق آریہ سماج کے پس منظر سے قطعی طور چھٹکارا حاصل نہ کر سکا[۱]۔

بودھا نے آواگون کی بھی مخالفت کی ہے اس کے خیال میں مقصدِ حیات غیر مشروط ہے اور وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ اس کا قول ہے کہ جب ازلی خوشی کا یقین کامل نہیں تو ان چیزوں سے بچنا چاہیئے جو غم و پریشانی کا موجب ہوتی ہیں۔ اس لئے بودھ مت کے چار کارنہ اخلاقی اصول بہت اہم ہیں۔ بودھا نے حیاتِ انسانی کی خصوصیات بیان کی ہیں۔:

(۱) زندگی سے محبت اس طرح ختم کرو جیسے کنول کے ڈنٹھل کو ہاتھ سے توڑ دیتے ہو۔

(۲) آشتی کا راستہ تیار کرو یہی نروان ہے۔ انسانی شعور مختلف منازل سے گذرتے ہیں دریا کی طرح راستے بدلتا رہتا ہے۔

(۳) ہر چیز یہاں غیر مستقل ہے اس کو ناپائیدار سمجھو۔ ذہنی اور جسمانی حالتیں غیر مستقل ہیں جس شخص پر یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے وہ تکالیف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہی نجات اور نیکی کا راستہ ہے۔

(۴) دکھ حقیقت ہے تمام چیزیں ذات سے بے نیاز ہیں۔

(۵) ہستی کی تہہ میں ارادہ کارفرما ہے اور سارا فساد اسی کا ہے۔ اس لئے خواہش زیست کو ختم کر دینا دکھ سے نجات حاصل کر لینا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہست کو نیست کرنا مقصود تھا، تو پھر تخلیق میں کمال کی کیا ضرورت تھی؟

دراصل اس مذہب کا نظریہ قنوطی ہے اور یہ مصیبت کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ مختصراً گوتم کی تعلیم تقدیر انسانی پر زوال یقین کا دوسرا نام ہے۔ اس کی آخری نصیحت یہ تھی

---

[۱] الیسنس آف بودھ ازم مؤلفہ سدھا تیہا ص ۱۱۱۔ بودھسٹ دہارا۔ لندن۔

کہ مرکب شے فنا پذیر ہے۔ نجات کی کوشش کرو۔ ورنہ اسکی عام تعلیم یہ تھی کہ ہر معصیت سے بچو اور ہر خوبی کو حاصل کرو۔ تلب و نظر کا تزکیہ کرو۔ ان تمام اقوال کی موجودگی میں کرم کا نظریہ بھی ملتا ہے جو کہ آریامت سے مستعار لیا گیا ہے جس کی رو سے انسان کے اعمال کی روشنی میں اس کے دوبارہ جنم کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ گوتم کی تعلیم کے دو رخ ہیں فلسفیانہ اور اخلاقی، یہ دونوں باہمی طور پر مربوط ہیں۔ بنیادی عقیدہ البتہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی علت و معلول کے ایک چکر سے وابستہ ہے جس کو اصطلاح میں دھرم چکر کہتے ہیں۔ گوتم نے نروان کے لئے درمیانی راستہ اختیار کیا جس سے راہی دونوں انتہا سے بچ جاتا ہے۔ نہ وہ راہ فنا پہ چلتا ہے اور نہ خود پرستی کو اپنا شیوہ بناتا ہے۔ بودھ مذہب کی تعلیمات ۶۰۰ قبل مسیح سے ۲۰۰ عیسوی تک مکمل ہوئیں۔ اور اس ترتیب اور توسیع کے درمیان یہ مذہب تغیرات سے دوچار ہوتا رہا۔ اس لئے یہ مذہب نہیں بلکہ مذاہب کا خانداں معلوم ہوتا ہے۔ عملاً اس لئے مقامی مذاہب سے مفاہمت کرلی اور اپنی اصلیت کھو بیٹھا۔ اس میں مختلف فرقے ہو گئے جنہوں نے مختلف راہیں اختیار کرلیں۔ اپنے عہدِ عروج یعنی اشوک اعظم کے دورِ حکومت میں اس میں اٹھارہ فرقے تھے۔ اور زمانے کے ساتھ ساتھ ان فرقوں میں اضافہ ہوتا گیا اور بالآخر یہ مت ہندوستان میں ایسا منتشر ہوا کہ ہندو مت نے اسے اپنا لیا اور گوتم بدھ کو ایشور کا گیارواں اوتار مان لیا اور اس کی مورتی بھی مندر میں رکھدی گئی۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ اپنے گھر میں زوال کی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ مگر بدھ سدھ جو عام طور پہ نیچے طبقے کے تھے اور اصل مذہب سے بہت دور ہٹ چکے تھے۔ اپنے پیروں کی خاطر اس وقت یہ اکرت میں شاعری کرتے تھے۔ یہ شاعری اسی عہد زوال کی ہے۔ جب یہ سدھ آفاتِ ارضی سے تتر بتر ہوئے تو اپنا کلام بھی ساتھ لیتے گئے۔ ان پدوں کے مطالعے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نروان کی کوشش حقیقی کے بجائے مجازی ہو کر رہ گئی تھی۔ عرفان کے بجائے نفسانی خواہشات کی تکمیل نے لے لی تھی۔ چنانچہ نروان اور راہبت کے عامل دو معنی شاعری سے ہی تسکین خاطر کر لیتے تھے ان کے کلام میں بودھ اخلاق کے ساتھ ویدانت، نروان کے ساتھ اواگون اور جیون مکتی کے

تصورات کی آمیزش ہے۔ اس لئے ان پدوں میں بودھ دھرم کا صحیح فلسفہ نہیں۔ بودھ مت اور ہندو مت کی آمیزش سے جو ایک مذہبی تصور ابھرتا ہے اس کی ذومعنی ترجمانی ہے۔ اسی طرح ان پدوں کی زبان بھی معین نہیں۔ وہ زیادہ تر اس پراکرت سے زیادہ قریب ہے جو اس وقت پورے شمالی ہند میں رائج تھی۔

مختصر یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے شمالی علاقے میں آریوں کی آمد سے قبل مختلف نسلوں کے لوگ آباد تھے وہ اپنی اپنی بولیاں بولتے تھے۔ دراوڑی زبان کا حلقہ نسبتاً وسیع تھا۔ مشرق میں اسٹرک (اشوری) زیادہ رائج تھی۔ آریوں کی آمد کے بعد سنسکرت کا اثر پڑنے لگا اور سنسکرت بھی ان بولیوں سے متاثر ہونے لگی۔ غرض کہ یہ بولیاں سنسکرت کی آمیزش سے پراکرتوں میں ابھرنے لگیں۔ پراکرتوں کے علاقوں کے لحاظ سے مختلف نام کہے گئے۔ مگدھ دیش کی نسبت سے مشرقی پراکرت مگدھی اور ساگدھی کہلائی۔ پراکرتوں کا آخری عہد اپ بھرنش دور کہلاتا ہے جس کے بعد جدید بولیاں مقبول ہوئیں۔ اس وقت کی صورت حال یہ تھی کہ سنسکرت علمی زبان تھی اور محدود ہو گئی تھی۔ پراکرتوں کی عوامی حیثیت تھی سنسکرت کے علماء پراکرتوں سے کماحقہ واقف ہوتے تھے اور سنسکرت کی کتابوں میں موقع و محل کے لحاظ سے انہیں استعمال کرتے تھے۔ ماگدھی پراکرت کا استعمال سنسکرت ناٹکوں کے مزاحیہ کرداروں میں ملتا ہے۔ بودھ مت کے عروج نے ماگدھی پراکرت کو پورے برصغیر سے آشنا کرا دیا۔ ان پدوں کی زبان مسلمانوں کی آمد سے قبل کی عوامی اور علامتی زبان ہے۔ اس کے آثار شکنتلا (سنسکرت) ست تی پتا (پالی) مرگاوت، پدماوت اور کدم راؤ پدم راؤ وغیرہ میں ملتے ہیں۔ زبان ہمیشہ اپنی مقبولیت کی وجہ سے زمانے کے مذاق اور اپنے بولنے والوں کی استعداد کا ساتھ دیتی رہتی ہے۔ عقاید کی بنا پر زبانوں سے لگاؤ ہوتا ہے برج بھاشا کی مقبولیت کرشن جی اور مگدھی و ماگدھی کی توقیر رام چندر جی کی وابستگی کا نتیجہ ہے اردو نے البتہ تمام مذاہب کی توسیع اور اشاعت میں مدد دی۔ اس کی یہی ہمہ گیری اس کو عالمی سطح پر پہنچانے کی موجب ہے۔

# پدوں کا متن، ترجمہ اور معانی

راگ پٹ منجری | پد - ۱ | لونیُ

| | |
|---|---|
| کاآ ترو بر پانچ بی ڈال | جسم نازک درخت ہے جس کی پانچ ڈال ہیں۔ |
| چنچل چیئے پاٹھا کال | چنچل من میں وقت بیٹھتا ہے۔ |
| ڈرھ کر یا مہاشو پریماں | من کو پکا کر کے مہاسکھ کا اندازہ لگاؤ |
| لونی بھنوئی گرو لوچھیو جاں | لونی کہتا ہے گرو سے پوچھ کر اس کو جان لو |
| ساآل سماہیا کاہے کری ائی | ساری توجہ کیوں مرکوز کی جاتی ہے۔ |
| شوکھ دکھیتیں نچتُ مری ائی | اسے سکھ دکھ سے ضرور مرنا ہے۔ |
| ایڑ بیئو چھند بندکرن کپٹ آس | چھوڑ دو چھند بند یہ کپٹ کی آس ہے |
| شُنو پاکھ بھیڑی لیہو رے پاس | عدم کے حصے کو اپنے پاس بھیڑ لو |
| بھنوئی لوئی امہے جھانے دیٹھا | لوئی کہتا ہے ہم نے دھیان میں عدم کو دیکھا |
| دھمن چون بینی پنڈی بوٹھا | دھمن اور چون کی دو پیڑھیوں پہ بیٹھ کر |

## الفاظ اور معنے

کاآ - کایا (جسم)
ترو - نازک
بَر درخت
چیئے - من میں
پاٹھا - بیٹھتا ہے۔
دڑھ کریا - مضبوط کر کے
مہاشو - مہاسکھ
پریماں = اندازہ
بھنوئی - کہتا ہے۔

ساآل - سب
سماہیا - سمادھی (ارتکاز توجہ)
نچت - ضرور
ایڑبیئو - چھوڑ دو
کپٹ - فریب
آس - آس
شُنو - عدم
پاکھ - حصہ
بھیڑی لیہو - بھیڑ لو، قریب کر لو

امہے - ہم
جھانے - دھیان میں
دیٹھا - دیکھا
دھمن - اندر سانس لینا
چون - باہر سانس لینا
بینی - دو
پنڈی - پیڑھی
بوٹھا - بیٹھ کر

| | | |
|---|---|---|
| ڈلی ددہی پیٹنا دھرن نا جائی | ترجمہ ۔ | مادہ کچھوے کے دودھ سے برتن نہیں بھرتا |
| رو کھیر تینتو لی کھیرے کھائی | " | پیڑ کی اہلی مگر مچھ کھا لیتا ہے ۔ |
| آنگن گھر پن شُن بھو بیاتی | " | آنگن گھر کی طرف ہے سُن لے بائی |
| کانیٹ چورے نلو ادھوراتی | " | چیتھڑا چور لے گیا آدھی رات کو |
| سسرا اند گیلو بہوڑی جاگئی | " | سُسرا سو گیا بہو جاگتی رہی |
| کانیٹ چورے نلو کا گئی ماگئی | " | چیتھڑا چور نے لیا اب وہ کیسے مانگنے جائے |
| ددسبی بہوڑی کاڈبی ڈربھائی | " | دن میں تو بہو کتے سے ڈرتی ہے |
| راتی بھوملے کامرو جائی | " | رات ہونے پر وہ عاشق کے پاس جاتی ہے |
| آئی ڈسن چرجا لگری پائیں گاٹلو | " | آؤ سنو یہ راگ لگری پا نے گایا |
| کوڑی ماجھیں اکو بیاہیں سماٹلو | " | (جو ، بیس میں ایک ہی سمجھ پایا ۔ |

## الفاظ و معنے

ڈلی ۔ مادہ کچھوہ

دہی ۔ دوہنا (دودھ کر)

پیٹنا ۔ برتن

دھرن ۔ دھرنا ، رکھنا

روکھ ۔ پیڑ ، درخت

بیاتی ۔ بائی

کانیٹ ، چیتھڑا

نلو ۔ لیا

کاگئی ۔ کیا جائے

ماگئی ۔ مانگنے

ددسبی ۔ (ددس ، دن میں

کاڈبی ۔ کتے سے

بھائی ۔ بھانا ، لگنا ۔

بھوملے ۔ ہونے پر

کامرو ۔ عاشق

چرجا ۔ چرچا ، راگ

کوڑی ۔ بیس ، ۲۰

ماجھیں ۔ میں

بیاہیں ۔ دل میں

سماٹلو ۔ سمایا

| | | |
|---|---|---|
| ایک شے ششزٹینی دوئی گھرے شاندھوئی | ترجمہ | ایک ہی ساقی دو گھروں میں جاتی ہے |
| چی ان باکل تا باردنی باندھوئی | " | نرم و نازک بکلوں سے شراب بناتی ہے |
| ششیجے تھرکری باردنی شاندھو | " | شہا جا سے شراب کا خمیر اٹھاؤ |
| جیں اجرامر ہوئی درڑ کاندھو | " | تاکہ جسم موت اور عمر سے بے نیاز اور توانا ہو |
| دشمی دواوک چینتو دیکھیا | " | دسویں دروازے کا نشان دیکھ کر |
| آئیلا گرایک اپنے بہیا | " | گاہک پھرتا خود ہی آنکلا |
| چونسٹھ ڈی گھریئے دیئو پسارا | " | چونسٹھ برتنوں میں دکان سجا کر دکھاؤ |
| پاٹھیں گرایک ناہی فنارا | " | گراہک داخل ہوگیا اس کا نکاس نہیں |
| اک گھرڈلی سردا نال | " | ایک گھڑیا ہے گلا اس کا تنگ ہے |
| بھنتی برَدا تھرکری چال | " | برَدا کہتا ہے اسے رُک رُک کر ہلاؤ |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| ششزٹینی - ساقی (عورت) | چینتو - چن، نشان | فنارا - نکاس |
| شاندھوئی - بناتی ہے | آئیلا - آگیا | گھرٹیلی - چھوٹی گھڑیا |
| چی اَن - چکن، نازک | گرایک - گاہک | سُردا - پتلی تنگ |
| باکل - بکل، چھال | اپنے بہیا - خود چلکر | نال - منہ |
| باردنی - شراب | چونسٹھ - ویدانت میں دماغ | تھرکری - ٹھہر کر آہستہ سے |
| باندھوئی - باندھتی ہے، بناتی ہے | کی تیپیہ یعنی قوتوں | چال - ہلاؤ |
| جین - جس سے | کی تعداد ہے۔ | |
| اجرامر - عمر اور موت سے بے نیازی | | |
| دِرڑ - مضبوط | گھڑیئے - برتن | |
| کاندھو - بدن | دیوپسارا - سجاکر دکھانا | |
| دشمی - دسواں | پوشٹھیل - داخل ہوگیا | |
| دوارک - دروازہ | ناہی - نہیں | |

| | | |
|---|---|---|
| تیورٹا چاپی جوگنی دے ان کو بانی | ترجمہ | تین ٹرا دبا کر اور جوگن گلے مِل |
| کمل کلیش گھانٹی کرد ہو بیالی | ″ | کنول اور بجلی کی رگڑ سے دوپہر کردے |
| جوگنی تشیں بنو کھن میں نا جیبامی | ″ | جوگن تیرے بنا ایک لمحہ جینا محال ہے ۔ |
| تومو ہو چنبھی کمل رس پیبامی | ″ | تیرے رخسار کی بوسے امرت ملتا ہے ۔ |
| کھیپھوں جوگنی لیپن جاںئی | ″ | ہر لمحہ جوگن خراب ہوتی ہے |
| منی کنڈلے بوہی اُڑی آنے شمائی | ″ | وہ منی کنڈلا سے اُڑ آنا میں آئی ہے ، |
| شاس گھریں گھائی کنجا تال | ″ | سانس کے گھر میں تالا ڈال |
| چاند شوج بنی پاکھا پھال | ″ | چاند سورج دونوں رخ ختم کردے |
| بھنوئی گنڈوری کوندورے بیرا | ″ | گنڈوری کہتا ہے کہ ہم وصل کے دیوتا ہیں |
| نرو ناری ماجیں ادبھیلُ چیرا | ″ | مرد اور عورت کے درمیان عضو کھڑا ہے |

## الفاظ و معنے

تیوڑا ۔ تلڑا ، تین لڑا
چاپی ۔ دبا کر ، چاپنا
جوگنی ۔ جوگن
انکو بانی ۔ آنگھن ، گلے ملنا
کمل ۔ کنول ، دماغ کی اعلیٰ قوت
کلیش ۔ خلا ، عدم
گھانٹیا ۔ رگڑ کر
بیالی ۔ دوپہر ، بیکال
بنو ۔ بنا ، بغیر
کھن ، ذرا دیر ، لمحہ
نا جیبامی ۔ نہیں جیوں گا
مُوہ ۔ منہ

چنبھی ۔ بوسہ
کمل رس ۔ کمل امرت
پیبامی ۔ پیتا ہوں
لیپن جائی ۔ بدنام ہوتی ہے ۔
منی کنڈل ۔ منی مول یا
منی پور ۔ ناف کا ایک چکر
اُڑی آنا ۔ سوات ۔ دماغی خوشی کا چکر
شاش ۔ سانس ۔ تنفس
کنجا تال ۔ کنجی تالا
چاند شوزج ۔ چاند سورج مراد دونوں نتھنے

مینی ۔ دونوں
پھال ۔ پھاڑ ڈال
کوندورے ۔ وصل
ادبھیل ۔ اٹھا ہوا ہے
چیرا ۔ عضو

| | | |
|---|---|---|
| ببب ناٹاگہن گمبیر بگیں باہی | ترجمہ | بھری ہوئی ندی ناقابل گذر گہری اور تیز بہہ رہی ہے |
| دو آنتے چکھل ماجھیں ناتھاہی | " | دونوں کناروں پہ کیچڑ ہے اور بیچ میں تھاہ نہیں |
| دھاماتے چاٹیلا شانکم گھڑ ئی | " | چٹیل نے دھرم پل گڑھا |
| پارگامی لوا دَ نِربھر ترَ ئی | " | مسافر بے خوف پار کر لیں |
| بھپاڑی اد موہ تردپاٹی جوڑی اَد | " | نہپاڑا لالچ کا درخت اور اسکے تختوں کو جوڑا |
| اَدوَ دیڑھی ٹانگی نبانے کوڑی اُد | " | عدم ثنویت، وحدت کے زور سے نروان کھود نکالا |
| شانکم چوڑی بے داہن بام ما ہوہی | | پل پہ چڑھو تو دائیں بائیں مت جاؤ |
| نیوڑی بوہی دُور نہ جاہی | | عرفان قریب ہے دور مت جاؤ |
| جبئی تم ہے لوآ دے ہوتبا پارگامی | | اگر تم لوگ پار جانا چاہتے ہو |
| پوچھ ہوا چاٹلو آنتر شامی | | پوچھ لو چاٹلو سے وہ اسرار سے واقف ہے |

### الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| ببب - بھری ہوئی | گھڑ دئی - بناتا ہے | نبانے - نروان |
| ناٹی - ندی | پارگامی - پار جانیوالے | کوڑی اد - کھودا |
| گہن - ناقابلِ گذر | نِربھر - بے خوف | چوڑی بے - چڑھ کر |
| گمبیر - گہری | تروئی - اتر جاتے ہیں۔ | داہن - دائیں |
| بگیں - تیز | بھپاڑی اد - چیر کر | بام - بائیں |
| باہی - بہتی ہے | موہ - لالچ | ما - مت |
| آنتے - کنارے | ترد - درخت | ہوہی - ہو |
| چکھل - کیچڑ | پاٹے - تختے | نیوڑی - قریب |
| ماجھیں - درمیان | جوڑی اد - جوڑے | بوہی - بدھی، عرفان، روشن ضمیری |
| ناتھاہی - اتھاہ | اَدو - وحدت | ماجاہی - مت جا |
| دھاما - دھرم | دیڑھی - مضبوط | آنتر - دل، دل کے بھید، اسرار |
| شانکم - پل | ٹانگی - کدال | |

| | | |
|---|---|---|
| کابے رے ھینی میلی آچھوں کیس | ترجمہ | کس کو لیکر اور کس کو چھوڑ کر میں کیسے رہوں |
| بیڑی لا ناک پڑئی چو دِشِ | 〃 | چاروں طرف نانا کار سنائی دیتی ہے۔ |
| اپنا مانشیں ہَرِنَ بو ئری | 〃 | ہرن اپنے گوشت سے خود اپنا دشمن ہے |
| کھنو ہو نا چھاڑئی بھوشو کو اہیریا | 〃 | بھوشو کو شکاری اسے ایک لمحے کیلئے نہیں چھوڑتا |
| تین نہ چھوبئی ہرن پیبئی نا پانی | 〃 | ہرن تنکا نہیں چھوتا اور نا پانی پیتا ہے |
| ہرِنَ ہرنیر نلا نا جانی | 〃 | ہرن کو ہرنی کا پڑاؤ معلوم نہیں |
| ہرنی بولیئی ہرنَ شُن تو! | 〃 | ہرنی کہتی ہے ہرن تو سن لے |
| اے بن چھاڑی ہوہو بھانتو! | 〃 | اس بن کو چھوڑ بھاگتا رہ |
| ترنگ تیں ہرنائے کھرُ نا دیسئی | 〃 | چھلانگ میں ہرن کا کھر نظر نہیں آتا |
| بھوشو کو بھنوئی موڑا ای ہی ناپی شئی | | بھوشو کو کہتا ہے یہ بات بیوقوف کے دل میں نہیں سماتی |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| کابے رے - کس کو | لوئری - بیری، دشمن | موڑا - بیوقوف |
| تھینی - لے کر | کھنو ہو - کھن، لمحہ | ناپی شئی - نہیں سماتی |
| میلی - چھوڑ کر | تن - تنکا | |
| ایچھ ہوں - اچھوں - رہوں | چھوبئی - چھوتا، چھونا | |
| کیس - کیسے | پیبئی - پیتا، پینا | |
| بیڑی لو - بیڑا، چاروں طرف | نلا - پڑاؤ | |
| ناک - نانا کار، رونا | اے بن - یہ بن | |
| پڑئی - پڑ رہی ہے | چھاڑی - چھوڑ دے | |
| چو - چاروں | ہو بھانتو - بھاگتا رہ | |
| دِش - طرف | ترنگ، چھلانگ | |
| اپنا - اپنے | کھرُ - کھر، پاؤں | |
| مانشیں - گوشت کی وجہ سے | نا دیسئی - نہ دیکھا جائے | |

| | | |
|---|---|---|
| آلی ایں کالی ایں باٹ روندھیلا | ترجمہ | حروف علت اور حروف صحیح نے راستہ روک دیا |
| تا دیکیی کاہنو، ہمنا ہبوئی لا | " | یہ دیکھ کر کاہنو اداس ہو گیا۔ |
| کاہنو کئیں گئی کری بانباش | " | کاہنو تو کہاں جاکر بود و باش کرے گا |
| جو مَن گوار ہتو اُدُ آسش | " | جو محسوس کرتا ہے وہ بے نیاز ہو جاتا ہے |
| تے تی تے تی تینی ہو ہبتا | " | وہ تین ہیں وہ تین بس تینوں مختلف ہیں |
| ہینوئی کاہنو ہبب پری چھینا | " | کاہنو کہتا ہے کہ وجود کو فنا کر دیا |
| جے جے آئیلا تے تے گسیلا ! | " | جو آیا وہ چلا گیا |
| اَنُ گئی نے کاہنو، ہمنا ہبوئیلا | " | کاہنو اس آمد و رفت سے اداس ہے |
| ہیری شے کاہنو نیاڑی جن اری ٹھوئی | " | ارے کاہنو عیش آباد نزدیک ہے |
| ہینوئی کاہنو مُو ہیو ہی ناپوئی شوئی | " | کاہنو کہتا ہے یہ بات میرے دل میں نہیں سماتی |

## الفاظ و معنے

آلی - حروف علت
کالی - حروف صحیح
باٹ - راستہ
روندھیلا - روک دیا
ہمنا - اداس
ہبوئیلا - ہوگیا
نباش - بسیرا، بود و باش
ہبتا - بھانت بھانت کے مختلف
ہبب - وجود
پری چھینا - ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا
جے - جو
تے - وہ
ان گئی - آنے جانے سے
ہیری - ارے
جن اُر - عیش آباد
ہیو - سینہ - دل

| | | |
|---|---|---|
| سونے بھری لی کرونا نادی | ترجمہ | رحم کی ناؤ سونے سے بھری |
| رُوپا تھوئی مہی کے ٹھاوی | 〃 | چاندی زمین پر چھوڑتے ہو |
| واہ تو کالی گاان اُبے شین | 〃 | او کالی ناؤ آسمان کی طرف کر |
| گیلی جام باہوڑنی کوئی سین | 〃 | جنم تو ماضی کی بات ہے، اب واپسی ناممکن ہے |
| کھونٹی اُپاڑی میلی لی کا چھی ! | 〃 | لنگر کو توڑ کر رسی کھول کر |
| باہو تو کاملی شد گرد پوچھی ! | 〃 | او کاملی گرو سے پوچھ کر ناؤ کھیئے جاؤ |
| مانگت چپڑی لے چہو دش چاہوئی | 〃 | کشتی کے سامنے چڑھ کر چاروں طرف نظر آتا ہے، |
| کیڑوآلے ناہی کیں کی باہو کو پارئی | | پتوار نہیں ہے کوئی کیا پار لگائیے گا |
| بام داہن چاپی میلی میلی مانگا ! | | بایاں دایاں دبا کر راستہ ضرور مل گیا |
| باٹت میلی لو مہا شوش نگ | | راستے میں مہاسکھ ساتھ رہا |

## الفاظ و معنے

کردنا ۔ رحم

مانگا ۔ ماگا، مارگ، راستہ

سونے ۔ سونا، عدم خلا

باٹت ۔ راستہ

روپا ۔ چاندی، دنیوی خوبیاں

مہا شو ۔ مہاسکھ

ابے شین ۔ آسمان کی طرف

شانگ ۔ سنگ، ساتھ

جام ۔ جنم

کھونٹی ۔ لنگر

میلی لی ۔ اسی

کاچھی ۔ کاٹ دی

مانگ ۔ ناؤ کا اگلا حصہ

چہو دش ۔ چاروں طرف

کیڑوآل ۔ پتوار

میلی میلی ۔ مل گیا

| | | |
|---|---|---|
| اینبکار ڈِرِ باکھوڑ موڑی اد | ترجمہ | ظاہر کے مضبوط ستونوں کو موڑ کر |
| بیبہا بی آپک باندھن توڑیو | " | اور پھیلے ہوئے طرح طرح کے بندھنوں کو توڑ کر |
| کاہنو بل شُئی آشب ماتا ! | " | کاہنو مزہ اڑاتا ہے مست ہوکر |
| شبہج نلی نیبین پوشی نیتا | " | سبھا کی کنول کیاری میں سینچکر وہ خاموش ہو گیا |
| جم جم کرینا کرینی رہیئی سشری | " | جتنی بار ہاتھی کو ہتھنی کی خواہش ہوتی ہے |
| تم تم تکھتا ماگل بر لیسو ئی ! | " | اتنی بار ہی مست ہاتھی حقیقت انڈیل دیتا ہے |
| چھڑ گئی شاال شبہابے شُدھ | " | جانداروں کی چھ قسمیں فطرت میں خالص ہیں |
| بھابا بھاب بلاگو ناچھود | | عدم اور وجود بال برابر غیر خالص نہیں |
| دش بل ران ہری آدش دیشیں | | دس قوتوں والے ایک رتن کو دس سمتوں میں لیکر |
| بدیا کری کوں دم اکیلیشیں | | علم کے ہاتھی کو آسانی سے سدھالو |

## الفاظ و معنے

اینبکار - ظاہر

باکھوڑ - ستون، کھونٹا، ہاتھی باندھنے کا

باندھن - بندھن

ماتا - مست ہوکر

شبہج - سبھا

نلی نیبین - کنول کیاری

جم جم - جتنی بار

کرینا - کری، ہاتھی

کرینی - ہتھنی

تم تم - اتنی بار

ماگل - مست ہاتھی

چھڑ گئی - شٹر گئی، چھ قسم کی مخلوق

شبہابے - سبھاؤ، فطرت

شُدھ - اصل، خالص

بلاگو - بال برابر

ناچھود - غیر اصل، غیر خالص

دش بل - دس قوت

ران - رتن، حقیقت کا موتی

ہری آ - لے کر، پھیلا کر

بدیا - علم

کری - ہاتھی

دم - دم کوں، سدھانا

آکی لیشیں - آسانی سے

| | | |
|---|---|---|
| نگر باہری تے ڈونبی تو ہوری کُٹریا | ترجمہ | نگر سے باہر ڈومنی تیری کُٹیا ہے |
| چھوئی چھوئی جاشو باہمن ناڑیا | " | چھو چھو کر جاتی ہے تو بامن اور بھکشو کو |
| آلو ڈونبی تو اے سَم کربو مو شانگ | " | اے ڈومنی میں تجھ سے دوستی کا رشتہ قائم کرونگا |
| نگھن کاہنو کپالی جوئی لانگ | " | کاہنو خود کپالی جوگن ہے نفرت سے ناشنا اور ننگا ہے |
| اک شو پدما چونسٹھ ٹی پاکھڑی | " | ایک کنول ہے اسکی چونسٹھ پنکھڑیاں ہیں۔ |
| تہیں چڑھی ناچیئی ڈونبی باپڑی | " | ان پر چڑھ کر غریب ڈومنی ناچتی ہے۔ |
| ہالو ڈونبی تو پوچھمی شدھ بھاوے | " | اے ڈومنی میں سیدھے بھاؤ تجھ سے پوچھتا ہوں |
| آئیش شی جاشی ڈونبی کاہیری ناہیں | " | تو کس کی ناؤ سے آتی جاتی ہے |
| تانتی بیکنہو ڈونبی اَور مو چنگیڑا | " | اے ڈومنی تو اپنی رسی اور ٹوکری میرے ہاتھ بیچ ڈال |
| تو ہو رانتر چھاڑی نیڑ پیڑا ! | " | میں تیری وجہ سے اپنی بید کی ٹوکری گھر بھول آیا |
| تُو لو ڈونبی ہو اُد کپالی !!! | " | تُو ڈومنی ہے اور میں کپالی ہوں |
| تہو رانتر مو لے گھالی لی ہاڑے رمالی | " | تیری خاطر میں نے ہڈیوں کی مالا پہن رکھی ہے۔ |
| شر بہ بھانجی او ڈونبی کھا ہا مولان | " | تالاب کا پانی کھنگال ڈال اور کنول کی جڑ کھالے |
| مارمی ڈونبی لیمی پَران ! | " | ڈومنی! میں تجھے ماروں گا اور جان لے لوں گا |

## الفاظ و معنے

نگر - نگر، قصبہ
ڈونبی - ڈومنی
کُٹریا - کٹیا
جاشو - جاتی ہو
باہمن - برہمن - بامن
ناڑیا - راہب، بھکشو
مو - موئی
شانگ - شانگا، بے قاعدہ، بیوہ سے شادی

نگھن - بغیر نفرت،
پدما - پدم، کنول
پاکھڑی - پاپڑی، پتیاں، پنکھڑیاں
باپڑی - غریب، بدقسمت
شدھ بھاوے - سیدھے بھاؤ
آئیشی جاشی - آتی جاتی ہے
کاہیری - کس کی
ناہیں - ناؤ میں

تانتی - تانت، ڈوری
بیکنہو - بکتا، بیچنا، بیچ ڈال
چنگیڑا - چنگیر، ٹوکری
تو ہو رانتر - تیری وجہ سے
چھاڑی - چھوڑ آیا
نیڑ - نرمل
پیڑا - پٹیک، ٹوکری
گھالی لی - پہن لی
ہاڑ - ہڈی
مالی - مالا

| | | |
|---|---|---|
| ناڑی شکتی دِڑہ دھری آگھاٹے | ترجمہ | رگ کی قوت سے کھاٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا |
| انہاد ڈمرو بجیُ بیر نا دے | 〃 | دل کے تنبورے سے نا آفریدہ آواز نکل رہی ہے |
| کاہنا کنالی جوگی پاٹھو آچار ہے | 〃 | کاہنو کپالی جوگن ہے جو عبادت کرتی ہے۔ |
| دیہہ ناری بیہار رائی الیکاریں | 〃 | بدن کی نگری میں ایک اصول پر گشت کرتی ہے |
| آلی کالی گھنٹا نیور چرنِ ! | 〃 | حروفِ علت اور حروفِ صحیح گھنٹیاں اور گھنگھرو ہیں |
| ردی ششی کنڈل کیو ابھرنِ ! | 〃 | چاند اور سورج کرن پھول ہیں |
| راگ دیش موہ لوٹیا چھار | 〃 | خواہش، نفرت اور لالچ کی بھبوت سے |
| پرم موکھ لابھیُ متی ہار | 〃 | نجات عظمیٰ کے لئے موتیوں کا ہار بناتی ہے |
| ماری شاسو ننند گھرے شالی | | ساس، نند اور سالی کو گھر میں مار کر |
| ماماری کاہنا بھیُ اَ کبالی | | ماں کو مار کر کاہنو کپالی ہو گیا |

## الفاظ و معنے

ناڑی - راگ
شکتی - طاقت
دِڑ - مضبوطی سے
دُھرآ - دھرنا، پکڑ لیا
کھاٹے - کھاٹ
انہا - نا آفریدہ آواز
ڈمرو - طنبورا
بجیُ - بجتا ہے
بیر - بغیر
نادے - آواز
کنالی - کپالی
جوگی - جوگن

پوٹھو - کرتی ہے
اچار ہے - ریاض، عبادت جو کرنی چاہیئے
دیہہ - بدن
ناری - نگری
بیہار رئی - باہر جاتی ہے گشت کرتی ہے
الیکاریں - ایک اصول پہ
آلی - حروف علت
کالی حروف صحیح
گھنٹا - گھنٹیاں
نیور - گھنگھرو
ردیُ - چاند
ششی - سورج
کنڈل کیو - کرن پھول

ابھرن - زیور
راگ - خواہش
دیس - نفرت
موہ - لالچ
لوٹیا - لے کر
چھار - چھائی، راکھ
پرم موکھ - نجات
متی ہار - موتیوں کا ہار
ماری - مار کر
شاسو - ساس
ننند - نند
گھرے - گھر میں
شالی - سالی
ما - ماں
بھیُ اَ - ہو گئی
کبالی - کپالی

| | | |
|---|---|---|
| گَرُونا پاڑھی ہِی کھیل ہُون نابَل | ترجمہ | رحم کے شطرنج کی لباط پر مہروں سے کھیلتا ہوں |
| شُدگرو لوہیں جیتیل بھَبَل ! | ″ | اچھے گرو کی ہدایت سے وجود کے مہرے کو جیت لیا |
| پھیٹی اُو دُوا آدیشی رے ٹھاکر | ″ | بادشاہ چل کر دوئی کو ختم کر دیا |
| اد آری ادا اَینشے کاہنا نیڑ جن اُور | ″ | سامنے کی عمارت بتاتی ہے کہ عیش آباد قریب ہے |
| پُہی لیں تُولیا باڑی آمرار ٹیؤ | ″ | پہلی چال میں پیادوں کو ختم کیا |
| گا یرے تولیا پانچ جن نو گھولی اُو | ″ | فیل سے پانچ مہرے مارے |
| مُتّی ایں ٹھاکرک پری نبیتا | ″ | وزیر سے بادشاہ کو شہ دی |
| اَلبش کری اَبھَوبل جیتا ! | | بے بس (گھیر کے) کرکے وجود کے مہرے کو جیت لیا |
| بھنوئی کاہنا امہے بھلی داہ دیہوں | | کاہنا کہتا ہے کہ ہم نے اچھا داؤ چلا |
| چوسٹھ ٹی کوٹھا گنیا لیہوں ! | | گن کر چونسٹھ خانے حاصل کر لئے |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| گرونا ۔ رحم | ادا ینشے ۔ سامنے کی | پہری نبیتا ۔ شہ دینا |
| پاڑھی ہی ۔ لباط | نیڑ ۔ نکٹ، قریب | البش کری آ ۔ بے بس کر کے |
| نابل ۔ شطرنج کا مہرہ | جن اُور ۔ عیش آباد | بھَوبل ۔ بھَبل، وجود کا مہرہ |
| شُدھ گرو ۔ اچھے گرو | پُہی لیں ۔ پہلے | بھلی ۔ بھالو، اچھی |
| لوہیں ۔ بودھ، ہدایت | تُولیا ۔ اٹھا کر | داہ ۔ داؤ، چال |
| جیتیل ۔ جیتا، جیت لیا | بوڑی اَ ۔ پیادہ | دیہوں ۔ دی |
| بھَبَل ۔ وجود کا مہرہ، بھَبَل | مُرار ٹیؤ ۔ مار دیا | کوٹھا ۔ گھر، خانہ |
| پھیٹی او ۔ پھٹنا، دُور ہوتا | گا یرے ۔ فیل | |
| دُوا ۔ دوئی | جن تو ۔ مہرے | |
| آدیشی رے ۔ چلکر، حکم سے | گھولی او ۔ ماردیا، اٹھا لیا | |
| ٹھاکر ۔ راجا، بادشاہ | مُتّی ایں ۔ مت، عقل، وزیر | |
| اواری ۔ گھر | ٹھاکرک ۔ راجا، بادشاہ | |

| | | |
|---|---|---|
| تی شرن تابی کیا آٹھگ ماری | ترجمہ | تین سہاروں کی ناؤ سے آٹھ کو مارتا ہوں |
| نی آ دیہہ کردنا شُن مہیری | " | میرے اپنے وجود میں ہست و نیست دونوں ہیں |
| ترِ تیا بھو جلدھی جم کری ما شوئی نا | " | میں نے جیون کے سمندر کو مایا اور خواب سمجھ کر پار کیا |
| ماجھ بینی ترنگ موئی منی آ! | " | سنگھم بیچ لہر کو سمجھ پایا |
| پانچ تتھاگت کیو کیبڑ دِل آل | " | پانچ بودھا والے جسم کو پتوار بنایا |
| باہا کا آ کاہنالو ما آجال | " | کاہنا جسم کو مایا جال سمجھ کے لے جا |
| گندھ پرس رس جی سو توئی سو | " | خوشبو، مزہ اور لمس جیسے ہیں ویسے ہیں |
| نند بے ہوئیں سوئی نا جوئی سو | " | وہ نیند بغیر خواب جیسے ہیں |
| چی آکننا ہار شُنتا مانگے! | " | عدم کی راہ میں دل ہی مانجھی ہوتا ہے |
| چیلی لا کاہنا مہا شو سانگے! | " | کاہنا بڑی خوشی سے واصل ہو گیا |

الفاظ و معنے

تی شرن - تین پناہ گاہیں
کایا، باک، چیت،
یعنی جسم لفظ اور دل، انہی
کو بدھ مذہب میں بودھ،
دھرم اور سنگھ کہتے ہیں۔
آٹھ - مراد سدھیاں یعنی
مافوق الفطرت آٹھ
قوتیں۔
نی آ - بخ، ذاتی
دیہہ - بدن
کردنا - رحم، دنیا، وجود
شُن - شُنتو، خلا، عدم،
نیست

مہیری - سہیلی، عورت
ترتیا - تیرا، پار کیا
بھو جل دہی - وجود کا سمندر
جم - جیسے
ما آ - مایا
شوئی نا - سپنا، خواب
ماجھ - درمیان
بینی - سنگھم
ترنگ - لہر
منی آ - من میں آیا
تتھاگت - بودھا، جسم
کیبڑ دال - پتوار
باہو - بہا - بے چلی
ما آجال - مایا جال

گندھ - خوشبو، بو
پرس - لمس
رس - مزہ
جوئی سو - جیسے ہیں
توئی سو - تیسے ہیں
نند - نیند
بے ہوئی - بغیر
پی آ - دل
کنڑول ہار - کنڈاری، ملاح، کرن ہار
شُنتا - عدم
مانگے - راستہ
چیلی لا - چلا گیا
مہاسو - مہاسکھ
سانگے - وصل

| | | |
|---|---|---|
| گنگا جوُمنا مانجھیں رے بھوئی ناؤ | ترجمہ | ناؤ گنگا جمنا کے بیچ بہتی ہے |
| تہیں چڑھی لی ماتنگی پوئی آلیلے پار کرہ ئیہ ! | ، | اس پر چڑھ چنڈال عورت ڈوبتے ہوؤں کو پار لگاتی ہے |
| باہ تو ڈومبی باہ لو ڈومبی باٹت بھوئی لو اچھارا | ، | ڈومنی پار لگادے پار لگادے، راستے میں دوپہر ہوگیا |
| شُد گرو پاپسائیں جائبو پُنو جن اُر | ، | اچھے گرو کے قدموں کے طفیل پھر بودھ نگر جاؤنگا |
| پانچ کیڑوال پڑنتیں مانگے پیٹھت کاچھی باندھی | ، | پانچوں پتوار ناؤ کے ابھار سے لگتے ہوں، رسّی پیچھے بندھی ہے |
| گاان دو کھولیں سینچہو پانی نا پائی سائی ساند ھی | ، | تو آسمان کے کھڑے سے پانی نکالو کر وہ ناؤ کے سوراخوں میں نہ سمائے |
| چاند سورج دو چاکا سی ٹھی سنہار پولنیدا | ، | چاند اور سورج دو پہیے ہیں، تخلیق و تباہی دو مستول ہیں |
| بام داھن دوئی ماگ نا چیبوئی باہ تو چھند | ، | دایاں بایاں دو راستے ہیں جو نظر نہیں آتے آزادی سے ناؤ چلا |
| کبڑی نالیئی بوڑی نالیئی سوچھلے پار کرلیئی | ، | نہ وہ کوڑی لیتی ہے اور نہ بوڑی مفت میں پار لگاتی ہے |
| جو رتھے چڑھیا واہ با نا جائی کولیں کوک لوٹئی | ، | جو رتھ کا سوار ہو وہ ناؤ کھینا نہیں جانتا وہ ساحل پر مارا مارا پھرتا ہے۔ |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| جوُمنا ۔ جمنا | گاان ۔ گگن، آسمان | کولیں کول ۔ ساحل پر |
| مانجھے ۔ بیچ | سینچو ۔ باہر نکالنا | لوٹئی ۔ بھٹکتا ہے |
| ماتنگی ۔ چنڈال عورت | سیٹھی ۔ تخلیق، شرشٹی | |
| پوئی آلیلے ۔ ڈوبتوں کو لیکر | سنہار ۔ تباہی | |
| باہ ۔ باہنا، ناؤ چلانا | پولنیدا ۔ مستول | |
| باٹت ۔ راستے میں | ماگ ۔ راستہ | |
| ادچھارا ۔ دوپہر | چھند ۔ سوچھند، آزادی سے | |
| شُدہ گرو ۔ اچھے گرو | کبڑی ۔ کوڑی | |
| پاپسائیں ۔ پاؤں کے طفیل | بوڑی ۔ بیس کوڑی | |
| جن اُر ۔ عیش آباد، بودھا | سوچھلے ۔ مفت | |
| کاشیر | رتھے ۔ رتھ | |
| کیڑوال ۔ پتوار | داہیا ۔ داہ با، سفر کیا | |

| | | |
|---|---|---|
| شاشمبے ان شروا بیارتیں ال گکھو لکھن ناجائی | ترجمہ | گیان خود بخود ہوتا ہے، اچھے گیان سے نامعلوم معلوم نہیں ہوتا |
| جے جے ادجو باٹ گیلا آنا باٹا بھو ئی لاشوئی | " | جو سیدھا راستہ چلا وہ واپس نہ آیا |
| کولیں کول ماجو ہی بے موڑھا اُجو باٹ سنسارا | " | ساحل پر بیوقوف مت بن دنیا کا راستہ سیدھا ہے |
| بال تل اکو بانک نہ بھول ہو راج پتھ کنڈھارا | " | تل برابر بھول مت کر ان ٹیڑھے راستوں میں پڑاؤ راج پتھ پر ہے۔ |
| ما امو شمورے انت نہ بوجھسی تھاہا | " | مایا اور موہ کے سمندر کی انتہا کو نہ سمجھا |
| آگے ناؤ دنا بھیلا دیشئی بھانتی نہ پوچھسی ناہا | " | آگے نہ کوئی کشتی ہے نہ بیڑا بے گردے اپنی غلطی نہیں پوچھنا |
| شونا پن ہر ادہ نا دیشئی بھانتی نا باشن شی جا انتے | " | راہ عدم کے نشان نہیں ملتے جانتے ہوئے غلطی کا احساس نہیں ہوتا |
| اسیتھا آٹھ مہاسدھی شی جھیئی ادجو باٹ جا انتے | " | یہاں آٹھ مہا سدھیاں سدھ ہوتی ہیں اس راہ میں معجزہ دکھا ہوتا ہے، |
| بام داہن دو باٹا چھاڑی شانتی لول تھی شنکے لیؤ | | بایاں دایاں دونوں راستے چھوڑ شانتی مارا مارا پھرتا ہے |
| گھاٹ نا گوما کھرتر ٹی نا ہوئی آکھی بوجی اباٹ جائی اد | | ندی پر نہ گھاٹ نہ تھانہ لمبی گھاس نہ تھا پانی وہ آنکھ بند چلا گیا |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| شا - شونگ، نجی، ذاتی | سنسار - دنیا، | تھاہا - تھاہ، انتہا |
| شمبے ان - گیان، شعور، معرفت | تل - تل | شونا - عدم خلا |
| شروا - سروپ، اچھے | اکو - ذرا | پن ہر - راستے کا |
| بیارتیں - بچار، غور و فکر، دھیان | بانکا - ٹیڑھا | ادہ - ٹھکانا |
| ال گکھ - نامعلوم، بے نشان | بھول - خطا، غلطی | بھانتی - بھرانتی، غلطی |
| لکھن - معلوم، نشان | راج پتھ - شاہی راستہ، شاہراہ | باشن شی - محسوس کرنا |
| ناجائی - نہیں کیا جاتا | کنڈھارا - ٹیراڈ، کیمپ | جا انتے - جانتے ہوئے |
| ادجو - سوجھا، سیدھا | ما - مایا | لول تھی - مارا مارا |
| باٹ - راستہ | موہ - لالچ | شنکے لیؤ - پھرتا ہے |
| آنا باٹا - واپس نہ ہوا | شمورے - سمندر | گھاٹ - گھاٹ کا محصول گھر |
| کول ما - ساحل، کنارہ | انت - انتہا | گوما - [illegible] |
| موڑھا - بیوقوف | نابوجھسی - ناسمجھا | |

| | | |
|---|---|---|
| تینترین پاٹھیں لاگے لی ہے انہا کسن گھن گاجیئ | ترجمہ | تین تختوں سے لگی ہوئی ہرنا آفریدہ آواز جو کبھی بڑی طرح گرجتی ہے |
| تاشنی مار بھینکرے دشا منڈل ساآل بھاجیئ | ” | اس کو سنکر حواس کے حلقے معروضات ہوا ہو جاتے ہیں |
| ماتیل چیپا گیندا دھابوئی | ” | باطن مست ہاتھی کی طرح بھاگتا ہے۔ |
| تر نستر گوانت توسیں دھولئی | ” | پیدا سی میں آسمان کی سرحد تک دھاوا کرتا ہے۔ |
| پاپ پونئے بینی توڑیا شیکل موڑیا کھمیا ٹھانا | ” | پاپ اور نیکی دونوں کی زنجیریں توڑ دیں اور کھمو نکو موڑ دیا |
| گاان ڈاک لی لاگی ہے چیتا پاٹھٹا نیانا! | ” | آسمان کی آواز پہ دل نزدان میں بیٹھ گیا |
| مہارس پانے ماتیل ہے تیہوان شاآل اُداتہ نکھی | ” | مہارس پی کر متوالا ہوا اور تینوں جہاں سے بے نیاز ہوا |
| پنج وشے رے نایک ہے وی بکھ کوبی نہ دیکھی | ” | معروضاتؐ حواس خمسہ کے رہبر کا کوئی دشمن نہیں |
| کھردبی کرن سنتاپے رے گمین گنگا گئی لو ٹھٹا | | سورج کی گرم کرنوں کی وجہ سے وہ آسمان کی گنگا میں داخل ہو گئی |
| بھنتی مہتا موئی انیھو لوہنتے کینی ناڈیٹھا | | مہیتا کہتا ہے، یہاں غوطہ لگانے میں کچھ نظر نہ آیا |

## الفاظ و معنے

تینترین - تین
پاٹھیں - تختے
بے انہا - آواز جو پیدا نہ کی جائے
کسن - کبھی
گھن - گرج
گاجیئ - گرجتی ہے
تاشنی - جس کو سنکر
مادسروپ، صورتیں
دشا منڈل - معروضاتؐ، حواس
ساآل - سب
بھاجیئ - بھاگ جاتے ہیں
پاپ - گناہ

پُن - نیکی
بینی - دونوں
شیکل - زنجیر
گاان - گگن، آسمان
ڈاک - آواز، تکنتکانا، ٹھکار
چیت - دل
پاٹھٹا - بیٹھ گیا
نیانا - نزدان
مہارس - ...یت، گیان کا رس
پانے - پی کر
ماتیل - مست، مدہوش
تیہوان - تینوں جہان

شاآل - سب کو
اُداتہ نکھی - بے نیاز ہو گیا
پنج وشے - حواس خمسہ
نایک - رہبر
وی بکھ - دشمن، مخالف
ردبی - سورج
سنتاپے - گرمی سے
گمین - گگن، آسمان
لوہنتے - غوطہ لگاتے لگاتے
کینی - کچھ ہی
ناڈیٹھا - نادیکھا

| | |
|---|---|
| شونج لاؤ ششی لاگیلی تانتی | ترجمہ سورج بین کی تونبی بنا۔ چاند کے تانت لگے |
| اناہت ڈانڈی چاکی کیوا ابدھوتی | باطنی آواز گلا ہوئی، جوگن ہوئی تانتوں کی پیڑی |
| باجیٔ آلو شہی ہیروا بینآ! | بجنے لگی۔ دوست، ہیروا کی بین |
| شن تانتی دُھنی بلشیٔ کرونا! | خلائی تانتوں سے رحم کی آواز نکلنے لگی |
| آلی کالی بینی ساری مونیا | حروف علت و صحیح کو گز تصور کیا |
| گابر شم رس شاندھی گنیا | ہاتھی کی مستی کو سندھی خیال کیا |
| جبیں کہریا ہیکلے چاپیئو! | جب اونٹ جال کے پھندے میں پھنس گیا |
| بتیس تانتی دُھنی شاال بیاپیو | بتیس تانتوں کی آواز سب میں پھیل گئی |
| ناچنتی باجل گانتی دیوی | باجل ناچتا ہے گاتی ہے دیوی |
| بدھ ناٹک لبشما ہوئی | بودھ کا ناٹک مشکل ہوتا ہے۔ |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| شونج ۔ سورج | بینآ ۔ بین | ہیکلے ۔ اونٹ پکڑنے کا جال |
| لاؤ ۔ تونبی، کدو | شنؔ ۔ خلاء عدم، شونیہ | چاپیئو ۔ پھنس گیا |
| ششی ۔ چاند | دُھنی ۔ دھن، آواز | شاال ۔ سب |
| تانتی ۔ تانت | کرونا ۔ رحم، دنیا | بیاپیو ۔ پھیل گئی |
| اناہت ۔ باطنی آواز | ساری ۔ چھڑ گز | ناچنتی ۔ ناچتا ہے |
| ڈانڈی ۔ گلا | مونیا ۔ سمجھا | باجل ۔ بجلی کا دیوتا |
| چاکی ۔ پیڑی | گابر ۔ گج، ہاتھی | گانتی ۔ گاتی ہے |
| ابدھوتی ۔ جوگن | شم رس ۔ مستی | لبشما ۔ مشکل |
| باجیٔ ۔ بجنے لگی | شاندھی ۔ سندھی، بین کا درمیانی حصہ | |
| شہی ۔ دوست | | |
| ہیروا ۔ بدھ مذہب کے ایک فرقے کا دیوتا | جبیں ۔ جب | |
| | کہریا ۔ اونٹ | |

| | | |
|---|---|---|
| تینی بھب بھواَن موئی باہیا ہیلیں | ترجمہ | تینوں جہان میں نے پار کیئے آسانی سے |
| ہوُدِن شوتیلی مہاسو لیلیں ! | ، | میں سو گیا مہاسکھ کی حالت میں |
| کئی شنی نالو ڈونبی تھوری بھابھری آلی | ، | سن تو ڈونبی تیری ادائیں کیسی ہیں |
| انتے کلین جن ماجھیں کاپالی | ، | شریف سے جدا ہو کر کپالی بنکر |
| توئیں لو ڈونبی شاآل بٹالیو | ، | تو نے ڈونبی سب کو چھو کر نجس کر دیا |
| کاج نہ کارن شش ہر ٹالیو | ، | بلا سبب چاند کو فراموش کر دیا |
| کو ہو کو ہو تو رے بیرد آبولئی | ، | کچھ کچھ تجھ کو برا کہتے ہیں |
| بدوجن لوا تو رین کنٹھ ن میلئی | ، | عقلمند انسان تجھ کو گلے لگاتے ہیں |
| کاہنے گائی تو کام چنڈالی | ، | کبہا گاتا ہے تو مست چنڈال ہے |
| ڈونبی تو آگلی ناہِ چھنالی | ، | ڈومنی تجھ سے زیادہ چھنال نہیں |

### الفاظ اور معنی

| | |
|---|---|
| تینی - تین | بٹالیو - ناپاک، نجس کر دیا |
| بھواَن - دنیا، جہان | کاج کارن - بغیر کسی وجہ کے، |
| موئی - میں | بلا سبب |
| باہیا - پار کیا | شش ہر - چاند |
| ہیلیں - آسانی سے | ٹالیوُ - ٹال دیا، فراموش کر دیا |
| ہوُدِن شوتیلی - میں سو گیا | بیرِدا - بُرا کہتا ہے |
| مہاسُو - مہاسکھ | بدوجن - عقلمند لوگ |
| لیلیں - لیلا - حالت | کنٹھ ن - گلے |
| بھابھری آلی - نخرہ، ادا | میلئی - ملتے ہیں لگاتے ہیں |
| انتے - باہر - جدا | کام - مست |
| کلین - شریف | |
| جن - آدمی | |

| | | |
|---|---|---|
| ھبب نتانے پڑھوا مادلا | ترجمہ | وجود اور نزوان دونوں ڈھول اور مادل ہیں |
| من پوَن بینی کرنڈوکسالا | 〃 | باطن اور تنفس کرونڈا اور کسالا ہیں |
| جا جا دوندوہی شادا چھلیاں | 〃 | فتح کی ڈونڈی کے شور میں |
| کبہا ڈونبی ولیواہے چلی آ | 〃 | کبہا ڈومنی سے بیاہ کرنے چلا |
| ڈونبی ووا ہیا آہار لیو جام | 〃 | ڈومنی سے بیاہ کرکے اپنے جنم کو کھا گیا |
| جوڈُ توکے کیا انتر دھام | 〃 | مہا دھرم کو جہیز بنا لیا |
| آہا نشی شراَ پنگے جائی | 〃 | دن رات عیش میں گذرتے ہیں |
| جوئنی جالِ راتی پوہائی | 〃 | جوگن کی چال سے صبح ہوتی ہے |
| ڈونبی ایر سنگے جو جوئی رتو | 〃 | ڈونبی کے ساتھ جو جوگن لگی ہوئی ہے |
| کھن نا چھاڑئی سہج اما متو | 〃 | ایک لمحے کو نہیں چھوڑتی وہ سہجا جاسے مست ہے |

## الفاظ و معنیٰ

| | | |
|---|---|---|
| ھبب - دنیا | چلی آ - چلا ہے | اما متو - مدہوش |
| نتانے - نزوان | آہار لیو - آہار، کھانا، کھا گیا | |
| پڑھوا - ڈھول | جام - جنم | |
| مادلا - مادل، ڈھول کی قسم | جوڈُ تو - جہیز | |
| من - باطن | دھام - دھرم | |
| پوَن - تنفس، ہوا | آہا نشی - دن، رات | |
| کرونڈا - آلات موسیقی | شرا پنگے - عیش میں، مباشرت میں | |
| کسالا - 〃 〃 | جال - چال، تدبیر | |
| دوندوہی - ڈونڈی | پوہائی، پو پھٹی، دن نکلا | |
| شادا - شبد، شور، آواز | کھنا - کھن - ذرا | |
| اچھلیاں - اچھال کر | چھاڑئی - چھوڑتی | |
| ولیواہے - بیاہ، شادی | سہج - سہجا، آہستہ | |

| | | |
|---|---|---|
| ہوؤں نراشی کھمن بھتاری | ترجمہ | مجھے خواہش نہیں خالی ذہن میرا شوہر ہے |
| موہو دِگواَ کہن نا جابی ! | 〃 | میرا جبنی لطف بیاں سے باہر ہے |
| بھٹیلیوُ گو مائی انتوڑی چاہی | 〃 | اے ماں زچہ خانہ دیکھ کر میں نے جنم لیا |
| جا ایتھو چاہم سوا ایتھو ناہی | 〃 | جو میں یہاں چاہتی ہوں وہ نہیں ہے |
| پیلے بیاں مور باسن پوڑا | 〃 | میرا پہلوٹھا میری خواہش ہے |
| نارٹی بیار نیتے شے آ باپڑا | 〃 | نال کے متعلق سوچ کر وہ بھی اداس ہے |
| جان جوبن مور بھئی لیسی پورا | 〃 | جب میری جوانی مکمل ہوئی |
| ما نکھلی باپ سنگھارا ! | 〃 | ماں کو نکال دیا، باپ کو مار دیا |
| بھنوتی گکری پلیے بھب تھرا | 〃 | گکری پا کہتا ہے کہ وجود ٹھہرا ہوا ہے |
| جو ایتھو بوجھئی سوا ایتھو ویرا | 〃 | جو یہ سمجھتا ہے وہی سورما ہے۔ |

الفاظ و معنیٰ

| | |
|---|---|
| نراشی - بے خواہش | باپڑا - مایوس |
| کھمن - بھکشو، خالی ذہن، آسمان | جان جوبن - حسین جوانی |
| | بھئی لیسی - ہو گیا |
| بھتاری - شوہر | پورا - پورا، مکمل |
| دِگواَ - تعلق خاطر سے جو خوشی نصیب ہو | ما - ماں |
| | نکھلی - نکال دیا |
| انتوڑی - لیٹنے کی جگہ | سنگھارا - مار دیا، کھو دیا |
| پیلے - بیاں - پہلوٹھا | بھنوتی - کہتا ہے |
| باسن - خواہش | بھب - وجود |
| پوڑا - پُتر، بیٹا | تھرا - ٹھہرا ہوا |
| نارٹی - نال | ایتھو - یہاں |
| بیار نیتے - بچارتے، سوچتے | ویرا - بیر، سورما |

| | | |
|---|---|---|
| نِشی تا اندھاری موشا رہ چارا | ترجمہ | اندھیری رات میں چوہے کو چارا ملتا ہے |
| آمی آ ہھکیٔ موشا کرویٔ اہار | " | وہ دیو بھوزح کھالیتا ہے تو خوراک پوری ہوجاتی ہے |
| مار رے جوئی آموشا پو تَنَ | " | اے جوگن نفس کے چوہے کو مار ڈال |
| جیں نہ ٹوٹیٔ او ناگونا | " | جس کی وجہ سے آنا جانا بند نہیں ہوتا |
| ہجب بندرائیٔ موشا کھنیٔ گاتو | " | چوہا وجود میں گھس جاتا ہے اور سوراخ کردیتا ہے |
| چنچل موشا کلی آن ناشک تھاتو | " | چوہے کو چنچل سمجھتے ہوئے اسکی تباہی کیلئے تیار رہو |
| کالا موشا او ہو تا یان !! | " | کالا چوہا اپنے رنگ کی وجہ سے نظر نہیں آتا |
| گا آنے اُٹھی چہرویٔ آمن دھان | " | وہ آسمان پر اٹھ کر دھیان کو فنا کردیتا ہے |
| تاب شے موشا اوچل پاچل | " | جب تک چوہا بیتاب ہے |
| شد گرو بوہے کری ہو شوچل | " | گرو کی ہدایت سے اسے مطمئن کرو |
| جویں موشا چارا ٹوٹیٔ | " | جب چوہے کا چارا بند ہو جاتا ہے |
| ہوسو کو بھنیٔ تویں باندھن بھٹوئیٔ | " | ہوسو کو کہتا ہے کہ تب بندھن ٹوٹ جاتے ہیں |

الفاظ اور معنیٰ

نِشی - رات
اندھاری - اندھیری
موشا - چوہا، نفس امارہ
چارا - خوراک
ہھکیٔ - کھاتا ہے، ہجکنا
آمی آ - دیو بھوزح، من وسلوا
کیرویٔ - کرتا ہے } کھاتا ہے
اہار - کھانا
مار - مار ڈال، مارنا
رے - ارے
جوئی آ - جوگن

موشا پون - نفس کا چوہا
جیں - جس سے
ٹوٹیٔ - ٹوٹتا
او ناگونا - آنا جانا
ہجب - وجود
بندرائیٔ - گھس جاتا ہے
کھنیٔ - کھودتا ہے
گاتو - سوراخ، گرتھو، گڈھا
چنچل - شریر، غیر مستقل
کلی آن - سمجھ کر
ناشک - ناس کرنا، تباہی

تھاتو - تیار رہو
یان - بین، رنگ
گا آنے - آسمان، دماغ
اٹھی - اٹھ کر، اٹھنا
چہرویٔ - چڑتا ہے
آمن - ضائع یا فنا ہو جانا
دھان - دھیان
تاب شے - جب تک
اوچل پاچل - کھیل کود، بیتاب
بوہے - بودھ، رشد و ہدایت
شوچل - مطمئن، خاموش
جویں - جب
ٹوٹیٔ - بند ہوتا ہے، ٹوٹنا
تویں - تب
باندھن - بندھن
بھٹوئیٔ - ٹوٹ جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| اپنے رُچی رُچی بھب نباآنا | ترجمہ | بار بار پیدا ہو کر اور نروان لے کر |
| میچھے لوآ بندھائیٔ اپنا | " | لوگ غلط طور سے خود کو بندھا لیتے ہیں |
| آمہیے نا جانہوا اچنت ہوئی | " | ہم بے فکری ہو گئیں نہیں جانتیں |
| جام مرن بھب کوئی شن ہوئی | " | جنم، موت، وجود کیونکر ہوتے ہیں |
| ہوئی شو جام مرن ای توئی شو | " | جیسے جنم ہوتا ہے ویسے موت بھی ہوتی ہے |
| جیونتے مرئیلے ناہی بشے شو | " | جینے اور مرنے میں فرق نہیں |
| جا ایتھو جام مریرے سندھا | " | جسکو یہاں مرنے کا خوف ہے |
| شو کرؤ رس رسانیر کنکھا ! | " | اسے اکسیر اور کشتے کی تمنا ہونی چاہیئے۔ |
| جے سچرا چر تیئش بھمنتی | " | جو زمین آسمان پر گھومتے ہیں |
| تے اجرامر کمپی نا ہوتی | " | وہ عمر اور موت سے ذرا بھی آزاد نہیں |
| جاے کام کی کامے جام ! | " | جنم کام سے کام جنم سے |
| سرآیا بھنتی اچنت شو دھام | " | سرآیا کہتا ہے یہ قانون فہم سے باہر ہے |

## الفاظ اور معنی

| | | |
|---|---|---|
| رُچی - بنا کر | کوئی شن - کیسے | کرؤ - کرے |
| بھب - وجود | ہوئی - ہوتا ہے | رس رسان - اکسیر اور کشتے |
| نباآنا - نروان | ہوئی شو - جیسی جیسے | کنکھا - خواہش، تمنا |
| میچھے - غلط طور سے | توئی شو - ویسی ویسے | سچرا چر - زمین و آسمان |
| لوآ - لوگ | جیونتے - جینے میں | تی آئش - انہیں، تسے |
| بندھائیٔ - بندھا لیتا ہے۔ | مرئیلے - مرنے میں | بھمنتی - گھومتے ہیں |
| آمہیے - ہم | بشے شو - فرق - خصوصیت | اجرامر - امر، بے موت |
| اچنت - بے فکر | جا - جس کو | کمپی - کبھی |
| ہوئی - ہو گئی | ایتھو - یہاں | اچنت - سمجھ سے باہر |
| جام - جنم | سندھا - خوف | دھام - قانون |
| مرن - موت | شو - وہ | |

| | | |
|---|---|---|
| جائی تھے اہیری بیا مشیا مار بھوسی پانچ جنا | ترجمہ | جب تم شکار کو جاؤ تو پانچ آدمیوں کو مارنا |
| نلینی بن پوئی شتنے ہو ہیسی ایکو منا | 〃 | کنول کی کیاری میں داخل ہو کر یکسو رہنا چاہیئے |
| جی و نتے بھوئی لا بہانی موئلو رہ اتی | 〃 | صبح کو زندہ، رات کو مردہ |
| بنو مانسے بھوسو کو پا گھر نا پوئی سبھی نی | 〃 | گوشت بغیر بھوسو کو گھر میں پاؤں نہیں رکھتا |
| ما اجال پسریوسے بادھیلی ما آہرنی | 〃 | مایا کا جال بچھا کر مکر کی ہرنی کو پکڑ لیا۔ |
| شدہ گرو بوبے بوبے بوجھی رے کا سو کہانی | | گرو کی ہدایت سے کسی کی کہانی سمجھ میں آگئی۔ |

(اس پد کے آخری دو شعر نہیں ملتے)

الفاظ و معنے

اہیری ۔ شکار

مار بھوسی ۔ مار ڈالنا

نلینی بن ۔ کنول کا جنگل، کنول کیاری

پوئی شتنے ۔ داخل ہونے پر

ہو ہیسی ۔ ہونا ہے۔

جیونتے ۔ زندہ

ما آ ۔ مایا، دھوکا

پسریو ۔ پھیلا کر

بادھیلی ، پکڑ لیا، باندھ لیا

ما آہرنی ۔ فریب کی ہرنی

بوبے بوبے ۔ رشد و ہدایت

بوجھی رے ۔ سمجھ گیا

کا سو ۔ کسی کی

(پد ۲۴ اور ۲۵ مخطوطے میں نہیں ہیں)

| | ترجمہ |
|---|---|
| تولا دُھنی دُھنی آنشو رے آنشو | روئی دُھنتے دُھنتے ریشے باقی رہ گئے |
| آنشو دُھنی نربب سشیشو !! | ریشے دھنتے سے آخر کچھ نہ بچا۔ |
| تو دُشے ہیرداِ نا پابی آئی ر | تب بھی ہیردا نہیں ملا |
| شانتی بھنوئی کِن شو بھابی آئی | شانتی کہتا ہے کہ اس کا خیال ہی کیوں کیا جائے، |
| تُولا دُھنی دُھنی شونے اناریوُ | روئی دُھن دُھن میں نے عدم کو کھا لیا۔ |
| سُن لوئیاں اپنا چٹاریوُ ! | عدم سے مل کر خود کو نیست و نابود کر دیا |
| ہبن باٹ دوئی آر۔ نا۔ دلیشیُ | سفر میں دوئی نظر نہیں آتی |
| شانتی بھنی بلاگ ناپوئی شوئی | شانتی کہتا ہے کہ وہاں تو بال کا سرا بھی داخل نہیں ہو سکتا |
| کاج نہ کارن جو ایہو جواتی | بلا وجہ یہاں بحث و مباحثہ ہوتا ہے |
| شئیں شنبے ان بول تی شانتی | عرفان تو خود بخود حاصل ہوتا ہے، شانتی یہی کہتا ہے |

الفاظ اور معنے

| | |
|---|---|
| تولا - کپاس | ہَبَن - چلنا |
| دُھنی - دُھن کر | باٹ - راستہ |
| آنشو - ریشے | دوئی - دوئی |
| نربب - کچھ نہیں | نادلیشیُ - نہیں دیکھتا |
| ہیردا - دیوتا، سبب | بُھنی - کہتا ہے |
| ناپابی آئی - نہیں پاتا | بلاگ - بال کا سرا |
| بھابی آئی - سوچتا ہے | ناپوئی شوئی - نہیں داخل ہوتا |
| شونے - خلا - عدم | جُواتی - جگتی - بحث مباحثہ |
| اناریو - کھا گیا | شئیں - خود بخود |
| سُنّ - عدم | شنبے ان - شعور، عرفان |
| چٹاریو - نیست و نابود کر لیا - | بول تی - کہتا ہے |

آدھ راتی بھر کمل بکاسیوٗ
تیس جوگنی لسواَنگ اُلاَسیوٗ
چالی آدٗ ششہر ماگے ابدھوئیٗ
راہنو سبھجے کیہے ای
چالیا ششہر گئوٗ نبانیں
کم لیني کمل باہیٗ پنالیں
پرمانند بلکھتن شودھ
جو ایتھو بوجھیٗ شو ایتھو بودھ
بھوشوکو بھنیٗ موئیٗ بوجھیا لیلے
سہجانند مہاشو لیلے

ترجمہ آدھی رات بھر کنول کھلتے رہے
جتیس جوگنیں جسمانی لطف اٹھاتی رہیں
جوگن نے چاند کو اپنی راہ چلایا
وہ رتی ہوتے ہوئے بھی مجھے سہجا جاتا ہے
چاند چلتا ہوا نروان پہنچ گیا
کنول کے پودے میں پرنالے میں پھول کھلتے ہیں
فنا کی خوشی حقیقی ہے
یہاں جس نے یہ سمجھ لیا وہی بدھا ہے
بھوشوکو کہتا ہے کہ میں نے وصل میں سمجھ لیا
سہجا جا کا مزہ مہاسکھ کی حالت

الفاظ و معنے

کمل - کنول
بکاسیو - بکاسنا، کھلتے رہے
انگ - جسم
اُلاسیو - اُلاسنا، مزہ لینا
ششہر - ششدھر، چاند
ماگے - راہ
ابدھوئیٗ - جوگن، ابدھوتی -
راہنو - رتی ہو کر - راں، رتی -
سہجے - سہجاجا
چالیا - چل کر
گئوٗ - گیا
نبانیں - نروان میں -

کم لیني - کنول کا پودا
باہیٗ - باہنا - کھلتا ہے
پنالیں - پرنالہ
پرمانند - فنا کی خوشی
بلکھتن شودھر - حقیقت ہوتی ہے
ایتھو - یہاں
بوجھیٗ - بوجھنا، سمجھتا ہے -
شو - وہ
بودھ - بدھا، عقلمند
لیلے - وصل
مہاشو - مہاسکھ
لیلے - حالت -

اونچا اونچا پاوت تہیں لبشوئی شبری بالی
مورنگی پاچھا پرسیاں شبری گیبت گنجری مالی
اُمت شبرد پاگل شبرد ماکرہ گگی گباری
تہوری تیا گھرنی نام شبیج سندری
نانا تردیر مو لیلا رے گانت لاگیلی ڈالی !
اکیلی شبری لے بن ہنتوئی کرن کنڈل بجر دھاری
تیا دھاؤ کھاٹ پڑیلا شبرد مہا سوئے سیجی چھائلی
شبرد بھوانگ نیوُرامتی داری پیم مے راتی پوہائی
ہیا تبتو لا مہا سوہے کا پڑہ کھائی
سش نیوُرامتی کنٹھے لوئیا مہا سوہے راتی پوہائی
گردیاک دھنوا بدھ تیا منے یانیں
ایکے سر سندھانیں بندھا پرم بنائیں
امت شبرد گرد وار دسیں
گر سیر شیہر سندھی پولٹتے شبرد لور لبھ کوئے

ترجمہ

اونچا اونچا پہاڑ ہے اسی پر سبرا کنواری رہتی ہے
مور کی دم سر پر لگائے اور گلے میں لال دانوں کی مالا پہنے ہے
اے مست سبرا، اے پاگل سبرا تو شور مت مچا شکایت نہ کر
تیری بیوی خود نام سے خوبصورت شبھا جاہے
مختلف پودوں میں پھول کھلے ہیں انکی ڈالیں آسمان پر ہیں
اکیلی سبرا عورت اس جنگل میں بالیاں اور بجلی پہنے پھرتی ہے
تین غلطوں کی کھاٹ بچھائی شبرانے خوشی سے سیج سجائی
سبرا بہت مکار ہے، وہ داری ہے رات بھر محبت کرتے گذاری
دل پان ہے وہ خوشی سے کافور کھاتا ہے
خلا کو گلے میں ڈالے وہ رات عیش سے گذارتا ہے
گرد کی نصیحت کی کمان پراپنے دل کا تیر چڑھا
ایک بار نشانہ لیکر نروان کو چھید دے
سبرا غصے سے پاگل ہے۔
بڑے پہاڑ کی چوٹی کی غار میں گھس کر کون شبرا کو تلاش کریگا

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| پاوت - پربت، پہاڑ ۔ | گباری - شکایت | کرن - کان |
| لبشوئی - بیٹھی ہے، رہتی ہے ۔ | تہوری - تیری | کُنڈل - بالی |
| پاچھا - پونچھ | گھرنی - گھروالی | بجر - بجلی |
| پرسیاں - پہنتا | نام - نام سے | تیا - تین |
| گیبت - گریبا، گلے ۔ | نانا - مختلف | دھاؤ - خلط |
| گنجری مالا - لال دانوں کی مالا | تردیر - پودوں | سیجی چھائلی - سیج سجائی |
| اُمت - اُن مت، مست | گانت - گگن، آسمان | بھوانگ - بھوجنگ، مکار |
| گگی - غل شور ۔ | ہنتوئی - پھرتی ہے | نیوُرامتی - بے بروح |

داری - فاحشہ -
پیم مے - پریم میں -
پوبانو - گذاری -
تنبولا - تنبول، پان
بدھنیا - چھپاکر
گروار دسیں - زیادہ عرصہ
کاپُر - کافور -
گری - پہاڑ -
سیہر - چوٹی

کنہئے لوٹیا - ٹے میں لیکر -
گردباک - بڑی فضیحت -
دھنوا - منج، کمان
سندھی - غار
لوڑہہ - تلاش
کوٹسے - کیسے

| | | |
|---|---|---|
| ہجاب نا ہوئی اہجاب نہ جائیٔ | ترجمہ | وجود نہیں تو عدم بھی نہیں |
| آتش سنبھو ہیں کو پتی آئی ما! | " | اس تشریح کو کون مانتا ہے۔ |
| لوئیٔ بھنیٔ بُڑھا دوکھہ بنانا! | " | لوئیٔ کہتا ہے، بے وقوف، حقیقی علم شکل ہے، |
| تیا دھاتہ بلبسیٔ اوبا لاگے نا | " | یہ تین عناصر میں ظاہر ہوتا ہے، پتہ نہیں ملتا |
| جاہیر بان چینہو روپ نا جانیٔ | " | جسکا رنگ، نشان اور شکل نا معلوم ہو |
| سو کو یشے اگم بے این نکبھاتی | " | اس کو آگم بید کیسے سمجھا سکتے ہیں |
| کاہیرے کِس بھنی موئی دیی پرچھا | " | کس سے کیا کہوں اور کیا فیصلہ دوں۔ |
| اودک چاند جم سانچ نہ رِچھا | " | وہ تو پانی کا چاند ہے نہ سچ ہے نہ جھوٹ |
| لوئیٔ بھنوئیٔ موئیٔ ہجاشبا کیس | " | لوئیٔ کہتا ہے میں کیا سوچوں |
| جالئیٔ اچھم تاہیر اوبا نہ دلیس | " | جس سے ہوں اس کا اتا پتہ نہیں جانتا |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| ہجاب - وجود | لاگے نا - پتہ نہیں لگتا | رِچھا - میتھیا، جھوٹ |
| اہجاب - عدم | جاہیر - جس چیز کے | بھنوئیٔ - کہتا ہے۔ |
| آتش - اس | بان - ورن، رنگ | موئیٔ - میں |
| سنبھو ہیں - تشریح | چینہو - نشان | ہجاشبا - سوچنا، بھاؤنا |
| کو - کون | روپ - صورت | کیس - کیا |
| پتی آئیٔ - مانتا ہے | اگم بے این - اگم بید | جالئیٔ - جس کو لیکر |
| بُڑھا - بیوقوف | نکبھاتی - بیان ہوسکتی ہیں | اچھم - موجود ہوں |
| دوکھہ - حقیقی | کس بھنی کیا کہہ کر | تاہیر - اس کا |
| بنانا - علم | پرچھا - فیصلہ | اوبا - نشان، اتا پتا |
| تیا - تین | اودک چاند - پانی کا چاند | نادلیس - نہیں جانتا |
| دھاتہ - عنصر | جم - جو | |
| بلبسیٔ - ظاہر ہوتی ہے | سانچ - سچا | |

| | | |
|---|---|---|
| کرونا مینہہ نرنتر بھریا | ترجمہ | رحم کا بادل ہمیشہ پھولتا پھلتا ہے |
| بھابا بھاب دوندل دلیا | 〃 | وجود کے کہر کو مٹا کر |
| اُداِتا گاان ماجھیں ادبھواں | 〃 | آسمان پر ایک عجوبہ ہوا |
| پیکھو رے بھوسو کو سہج سروپا | 〃 | بھوسو کو شبھا جا سروپ دیکھ |
| جاسو مننتے توٹیُ اندِیال | 〃 | جیسے جان کر حواس کا جال ٹوٹتا ہے |
| اہنولے رہے نیامن دے اُلال | 〃 | تنہائی میں اس سے اپنے دلکو خوش کرتا ہے |
| بِیالبِیدُ حیں موئی بوجھیا آنندے | 〃 | اشیائے فی الحواس سے میں نے آنند کو ایسے سمجھا |
| گانہہ جیم اُجوُ لی چاندے | 〃 | جیسے چاند آسمان کو روشن کر دیتا ہے۔ |
| ئے تیلوئے ایتو بی سارا ! | 〃 | یہ تشلیث اتی اچھی ہے |
| جو اُدائیُ بھوسو کو پھیٹیُ اندھارا | 〃 | جب ظاہر ہوتی ہے بھوسو کو اندھیرے کو پھاڑ دیتا ہے |

## الفاظ و معنے

کرونا ۔ رحم
مینہہ ۔ بادل
نرنتر ۔ ہمیشہ
بھریا ۔ پھولتے پھلتے ہیں
بھابا بھاب ۔ وجود و عدم
دوندل ۔ دھوآں، کہر
دلیا ۔ دبا کر
اداِتا ۔ اودِتا، پیدا ہوا
گاان ۔ آسمان
ماجھیں ۔ میں
ادبھوال ۔ عجیب چیز
پیکھ ۔ دیکھ

جاسو ۔ جس کو
مننتے ۔ جانتے ہو
اندِیال ۔ اندِیا جال، حواس کا جال
رہنولے ۔ تنہائی میں
نیا ۔ نج ۔ اپنے
اُلال ۔ خوشی
بیابِید حیں ۔ اشیائے فی الحواس معروضات حواس کی پاکیزگی
گانہہ ۔ گگن، آسمان
جم ۔ جس طرح
اُجولی ۔ روشن کرتا

تیلواے ۔ ترلوک، تین جہان تشلیث
سارا ۔ اچھا
جو ۔ جب
ادائیُ ۔ اودے، اٹھتا ہے۔ نکلتا ہے
پھیٹیُ ۔ پھٹ جاتا ہے۔ پھاڑ دیتا ہے۔
اندھارا ۔ اندھیرا

| | |
|---|---|
| جو نہیں من اندیا پون ہوئی نٹھا | ترجمہ جہاں من، حواس خمسہ اور تنفس بیکار ہو جاتے ہیں |
| ناجانمی اپا کتی گئی بیٹھا !! | ،، نہیں جانتا روح کہاں جا کر بیٹھ جاتی ہے |
| اکٹا کرونا ڈمرونی باجیُ | ،، اچنبھا ہے رحم ڈمرو بجاتا ہے |
| آج دلیو نراسے راجیُ | ،، آریا دلیو امید سے بے نیاز ہو کر راج کرتا ہے |
| چاندرے چاند کانتی جم پڑی ناسیُ | ،، چاند کی چاندنی جیسے پڑتی ہے |
| جیابی کرنے ہتیں ٹلی پوئی سوئیُ | ،، اسی طرح من کی کرنیں حواس خمسہ پر پڑتی ہیں |
| چھاڑی لا بھا، گھِن لوا چار | ،، میں نے خوف نفرت اور آدابِ مجلس چھوڑ دیئے |
| چاہنتے چاہنتے شُن بیار ! | ،، بار بار کے مشاہدے سے خلا معلوم کر |
| آج دلویں ساال بیہالیو | ،، آریا دلیو نے سب کو بے اثر بنا دیا |
| بھا، گھِن دُور نیبار لیو ! | ،، خوف، نفرت کو دُور فاصلے پر رکھا |

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| جو نہیں - جہاں | ڈمرونی - ڈھولک، ڈمرو | گھِن - نفرت |
| مَن - دل | آج دلیو - آریا دلیو | لوا چار - آداب مجلس |
| اندیا - حواس خمسہ | نراسے - نراس ہو کر | چاہنتے چاہنتے - چاہتے چاہتے |
| پون - تنفس | راجیُ - راج کرتا ہے | بار بار دیکھ کر |
| ہوئی نٹھا - ضائع ہو جائیں | چاندرے - چاند کی | شُن - خلا، عدم |
| | چاند کانتی - چاندنی | بیار - بچار، معلوم کر |
| ناجانمی - نہیں جانتا | جم - جیسے | بیہالیو - بے فیض کر دیا بے اثر |
| اپا - آتما، روح | جیا - من | بھا - خوف |
| کتی گئی - کہاں جا کر | ٹلی پوئی سوئیُ - منعکس ہو کر داخل ہوتا ہے۔ | گھِن - نفرت |
| بیٹھا - بیٹھ جاتی ہے | | دُور - دُور |
| اکٹا - اچنبھا | چھاڑی لا - چھوڑ دیا | نیبار لیو - رکھا |
| کرونا - رحم | بھا - خوف | |

| | |
|---|---|
| نادنا بندونا روی نا ششی منڈل | ترجمہ :- نہ مستقل نہ عارضی آواز سے نہ سورج سے اور نہ چاند سے |
| چیاباآ سہابے مکل ! | دل کا بادشاہ جو فطرتاً آزاد ہے متاثر نہیں ہوتا |
| اُجورے اُجو چھاڑی مالیہو رے بانک | سیدھی راہ چھوڑ کر ٹیڑھی راہ اختیار مت کر |
| نیاڑی بوہی ماجاہو رے لانک | حقیقی علم قریب ہے اسکے لئے لنکا مت جا |
| ہاتھے رے کانکن مالوؤ داپن | ہاتھ کنگن کو آرسی کیا |
| اپنے آپا بوجھ تو نیا من ! | اپنے آپ دل کی بات سمجھ |
| پار اوارے ہوئی سیجھئی ! | دونوں پار جو گن سدھ ہوتی ہے |
| دجن سانگے البش مری جائی | بُرے شخص کی صحبت میں موت ضرور ہے |
| بام داہن جو کھال نکھالا ! | دائیں بائیں چھوٹی بڑی نہریں ہیں |
| سرنا بھنئی بپا اجو باٹ بھائلا | سرنا کہتا ہے، بابا انہیں تو نے سیدھا راستہ سمجھا ہے |

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| ناد - متواتر آواز | نیاڑی - قریب | دجن - دُرجن، بُرے لوگ |
| بندو - غیر مستقل آواز، عارضی آواز | بوہی - بودھی، عرفان حقیقی علم | سانگے - ساتھ |
| | ماجاہو - مت جاؤ | البش - ضرور |
| روی - سورج | لانک - لنکا | بام - بائیں |
| ششی - چاند | کنکن - کنگنی | داہن - دائیں |
| پیاباآ - دل کا بادشاہ | مالوؤ - مت لو | کھال - نہر |
| سہابے - فطرتاً | داپن - درپن، آئینہ | نکھال - چھوٹی نہر |
| مکل - آواز | آپا - من | بپا - بچہ، بابا |
| اجو چھاڑی - سیدھا راستہ | نیا - اپنا | اُجو باٹ - سیدھا راستہ |
| بانک - ٹیڑھا | پاادارے - اِس پار اور اُس پار | بھائلا - خیال کیا ہے۔ |
| ما - مت | ہوئی - ہوگی | |
| لیہو - لو | سیجھئی - سدھ ہوتا ہے۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| ٹالت مور گھر نا نہہ پڑ ولیشی | ترجمہ | شہر میں میرا گھر ہے نہیں پڑوسی |
| ہاڑیت بھات ناہی نیتی آبیشی | ″ | ہانڈی میں بھات نہیں مگر ہمیشہ باشنا پڑتا ہے |
| بینگ سانپ بڑھیلا جائی | ″ | مینڈک کے ساتھ سانپ بھی بڑھتا جاتا ہے |
| دوہل دودھو کی بینٹے ساما ئی | ″ | دوہا ہوا دودھ کیا تھنوں میں داخل ہو سکتا ہے؟ |
| بلد بیا ایل گو بیا با نجھے ! | ″ | بیل بیاہا گائے بانجھ رہی |
| پیڑھا دوہیٔ اے تینی ساجھے | ″ | (دودھ) برتن میں دوہا جاتا ہے تین مرتبہ |
| جو سو بودھی سوہی تیبودھی | ″ | جو عقلمند ہے وہی بے وقوف ہے |
| جو سو چور سوہی سادھی | ″ | جو چور ہے وہی ایماندار ہے |
| نتی نتی سیالا سیہے سم جو جھیٔ | ″ | بار بار گیدڑ شیر سے لڑتا ہے۔ |
| ڈھینڈن پا یر گیت بر لین بوجھیٔ | ″ | ڈھینڈن بزرگ کے گیت کو چند لوگ ہی سمجھتے ہیں |

## الفاظ اور معنی

(ت = میں)

ٹالت - ٹال، شہر، قصبہ
نا نہہ - نہیں
پڑو ولیشی - پڑوسی
ہاڑیت - ہاڑی، ہانڈی میں
نتی - ہمیشہ
آبیشی - بانٹنا
بینگ - مینڈک
بڑھیلو جائی - بڑھتا جاتا ہے
دوہل - دوہا ہوا
بینٹے - تھن
سامائی - سماتا ہے
بلد - بیل

بیا ایل - بیاہا
گو بیا - گائے
بانجھے - بانجھ
پیڑھا - برتن
تینی - تین
ساجھے - وقت
بودھی - عقلمند
سوہی - وہی
تیبودھی - بیوقوف
سادھی - سادھو، ایماندار
نتی نتی - بار بار، ہمیشہ
سیالا - سیال، سیار، گیدڑ

سیہے - سنگھ، شیر
سم - سنگ، ساتھ
جو جھیٔ - لڑتا ہے
پا - معزز بزرگ
بر لین - بہت کم - چند
بوجھیٔ - سمجھتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| شُنّ کرون رے اَبھن چاریں کاباک چِت | ترجمہ | خلاء اور رحم کو اپنے طور پر پرکر جسم، لفظ اور دل کے ساتھ |
| بِلسئی دارک گانت پارم کولین !! | ، | دآرک آسمان سے دور کسی سرحد پر مگن ہے |
| الکھ لکھ چِت مہاسونبے !! | ، | معلوم اور نامعلوم سے دل مہاسکھ میں ہے |
| بِلسئی دارک گانت پارم کولیں | | دآرک دور کسی سرحد پر مگن ہے۔ |
| کنگ تو منتو کنگ تو تنتے کنگ تو رے جھاں بکھانے | | کیا تیرا منتر کیا تیرا تنتر اور کیا تیرا دھیان اور بکھان |
| آپئی ٹھان مہاسو لیلیں دولکھ پرم نبانیں | | وقتی مسرت کی انتہا میں مہانروان کا نشان نہیں ملتا |
| دُکھیں سُکھیں اکو کُریا بھوگنجئی اندھی جالی | | دکھ سکھ کو ایک کر کے اعضائے حواس سے محفوظ ہوتا ہے |
| ناچیئی دآرک ساال اُنتر مانی !!! | | خودی اور بے خودی کو محسوس نہیں کرتا دارک کو شرف اعلیٰ |
| رَآ رَآ رَآ رے ابر رآ موہیں رے بادھوا !! | | راجا، راجا، راجا رے اور راجا تو لالچ کا شکار |
| لوئی پار پسائیں دارک داوش بھوانی لادھا | | لوئی گرو کی برکت سے دآرک نے بارہ جہان حاصل کر لئے |

## الفاظ اور معنی

| | | |
|---|---|---|
| شُنّ - خلاء، عدم | لکھ معلوم | پرم - اعلیٰ، اونچا |
| کرون - رحم | چِتا - چِت، من، دل | نبانیں - نروان |
| اَبھن - اپنے طور | مہاسونبے - مہاسکھ | بھوگنجئی - محفوظ ہوتا ہے |
| چاریں - اچاریں، طریقے | کنگ - کیا | اندی جالی - اعضائے حواس |
| کا - کایا، جسم | منتو - منتر | پَراپَر - خودی اور بے خودی |
| باک - لفظ | تنتے - تنتر | ناچیئی - محسوس نہیں کرتا |
| چِت - دِل | جھاں - دھیان | انتر - شرف اعلیٰ |
| بلسئی - خوش ہے، جیتا پھرتا ہے | بکھانے - تشریح | رَآ - راجا |
| گانت - گگن، آسمان | آپئی ٹھان - وقتی خوشی | موہیں - موہ، لالچ |
| پارم - دُور | مہاسو - مہاسکھ | |
| کولین - سرے پر | لیلیں - حالت | |
| الکھ - نامعلوم | دولکھ - دولکھیہ، نظر نہیں آتا | |

| | |
|---|---|
| ایتۂ کال ہوں اچھلیوں سوموہیں | ترجمہ میں اتبک خودی کے فریب میں تھا |
| ایبیں ہُوئی بوجھیلا شدھ گرو بوہیں | اب گرو کی ہدایت سے سمجھ گیا |
| ایبیں چیارا مکوں نٹھا | اب میرا دل برباد ہوگیا |
| گاان سمودے ٹلیا پاشٹھا! | گر کر آسمان کے سمندر میں داخل ہوگیا |
| پیکھومی داد یہا سبتو ہی ششُن | میرے لئے دسوں سمتیں خالی ہیں |
| چیابی ہنے پاپ نہ پُن | دل کے بغیر نہ پاپ ہوتا ہے اور نہ پُن |
| باجولیں دِلَ مولکھ بھنیا | باجل نے مجھے پہچان بتادی |
| موئی آہار ریلو گانت پنیا | میں نے آسمان کا پانی پی لیا |
| بھاویں بھنیٔ ابھاگے لائلا | بھاویں کہتا ہے کہ میں کم نصیب رہا |
| چیارا موئی آہار کوٹلا ! | میں نے اپنے دل کو کھا لیا |

## الفاظ اور معنی

ایت و کال - اتنے وقت تک
ہوں - میں
اچھیلوں - تھا
سوموہیں - خودفریبی
ایبیں - اب
بوہیں - رشد و ہدایت، روشن ضمیری
چیارا - دل، باطن
مکوں - میرے لئے
نٹھا - برباد ہوگیا
گاان - آسمان
سمودے - سمندر
ٹلیا - گر کر

پاشٹھا - داخل ہوگیا
دہ دیہا - دس سمتیں
سُبتو ہی - سب ہی
ششُن - خلاء، عدم
بی ہنے - نہ ہونے سے
دلا - دیا
باجولیں - بجرودھر، باجل، اندر دیوتا
لکھ - لکھن، نشانی
موئی - میں
آہار ریلو - پی لیا، کھاگیا
گانت - آسمان پہ

پنیا - پانی
ابھاگے - کم نصیب
لائلا - لیا - رہا
چیا - دل، باطن
را - کو
موئی - میں
آہار - کھانا پینا
کوٹلا - کیا، کر لیا،

| | ترجمہ |
|---|---|
| شن باہ تتھا سپاری ! | خلا کے ہاتھ سے حقیقت کو مار کر |
| موہ بھنڈار لوئی سال اَاری | فریب کے خزانے لیکر سب کھا گیا |
| گھومئی ناچیہئی سپتھ بھاگا | سوتا نہیں خودی اور بے خودی سے ناآشنا ہے |
| سہج ننِدالو کنہیلا لانگا | شہا جا میں سوگیا ننگا کابتا |
| سچے آن نابے آن بھرنِدِ گیلا ! | شعور نہیں علم نہیں وہ بھرپور سو گیا۔ |
| شا اکل موکل کری سوہے سوتیلا | سب کو آزاد کرکے وہ سوتا رہا |
| سپنے موئی دیکھیلو تینہو بن شنٗ | خواب میں دیکھا تینوں جہاں معدوم ہیں |
| گھوریا اوناگون بیہوران | ان کی گردش میں آمدورفت نہیں |
| شاکھی ریہو جالندھری پاسے | (گواہ رہوں گا جالندھری پاکو دکر) |
| پاسی ناچاہئی مورے پانڈیا اچا | پاس نہیں چاہتے مجھے پنڈت اچاریہ |

الفاظ اور معنی

شنٗ - خلا، عدم
باہ - ہاں، ہاتھ
تتھا - حقیقت
سپاری - مار کر
موہ - لالچ
بھنڈار - ذخیرہ
لوئی - لیا
اَاری - کھا لیا
گھومئی - سوتا ہے
ناچیہئی - پہچانتا نہیں
سپتھ - خودی اور بے خودی
بھاگا - تقسیم، امتیاز

سہج - شہا جا
ننِدالو - سوگیا
لانگا - ننگا
موکل - آزاد
سوہے - سکھ
سوتیلا - سوگیا
سپنے - خواب
موئی - میں
دیکھیلو - دیکھا
تینہو - تینوں
بن - دنیا، عالم
شنٗ - خلا، عدم

گھوریا - گھومتے ہیں
اوناگون - آنا، جانا
بیہون - بے خبر
شاکھی - گواہ
پاسی ناچاہئی - پاس نہیں چاہتے
مورے - مجھے
پانڈیا اچائی - پنڈت اچاریہ

| | |
|---|---|
| آپنے ناہیں مُو کاہیری سنکا | ترجمہ　جب میں نہیں تو مجھے کس کا خوف |
| تا مہا مودیری ٹوٹی گیلی کنکھا | پس مہامدرا کی خواہش ٹوٹ گئی |
| انو بھو سبھج، ما بھیل رے جوئی! | سہجا محسوس کر جوگن غلطی مت کر |
| چیئو کوڑی بیمو کا جیئی تیئی سو جوبی | جس طرح کوئی چیز چاروں قالبوں سے آزاد ہو |
| جیئی سے اچھی میس تیئی سن آچھ | جیسے تم چاہتی تھیں سو ویسے ہی رہو۔ |
| سبھج پتھک جوئی بھانتی ما باس | سہجا جا کے راستے میں بھول مت کرو |
| بانتو کورو نتو سنتارے جانی | مردانے اعضاء کا تیرتے وقت علم ہوتا ہے |
| باک پتھاتیت کاہیں بکھانی | دنیا سے باہر کی چیزیں کیسے بیان کی جا سکتی ہیں۔ |
| بھنئی تاڑک ایتھو ناہیں الکاس | تاڑک کہتا ہے یہاں کوئی عذر نہیں چلتا |
| جو بجھو جیئی ناگلیں گلپاس | جو سمجھ لیتا ہے اس کے گلے میں پھندا ہوتا ہے |

### الفاظ اور معنی

| | | |
|---|---|---|
| آپنے ۔ خود، میں | بھیلی ۔ غلطی، بھول | بھانتی ۔ بھرانتی، غلطی |
| ناہیں ۔ نہیں | جوئی ۔ جوگن | ما باس ۔ مت کر |
| مُو ۔ مجھے | چیئو کوڑی ۔ چاروں قالب | بانتو ۔ مجنتو، عضو تناسل |
| کاہیری ۔ کس کا | بیمو کا جیئی ۔ آزاد ہوتی ہے | کورو نتو ۔ خفیہ |
| سنکا ۔ خوف | تیئی ۔ تُو | سنتارے ۔ تیرنا |
| تا ۔ پس | جیئی سے ۔ جس طرح | باک پتھاتیت ۔ دنیا سے باہر |
| مہامودیر ۔ مہامدرا کا، یوگ کی اصطلاح | | کاہیں ۔ کس طرح |
| ٹوٹی گیلی ۔ ٹوٹ گئی۔ | اِچھی ۔ اِچھا | بکھانی ۔ بیان کرنا |
| کنکھا ۔ خواہش | تیئی سن ۔ اسی طرح | ایتھو ۔ یہاں |
| انو بھو ۔ محسوس کر | آچھ ۔ وہ | الکاس ۔ عذر |
| سبھج ۔ سہجا | سبھج ۔ سہجا جا | گلیں ۔ گلے میں |
| ما ۔ مت | پتھ ۔ راستہ | گلپاس ۔ گلے کا پھندا |

| | | |
|---|---|---|
| کاآنادڑی کھانٹی من کیٹرد آل | ترجمہ | جسم چھوٹی ناؤ ہے، صاف باطن اس کا بادبان ہے |
| شدھ گرد بانے دھر پتوال | ″ | پاک گرو کی ہدایت سے اس کے پتوار پکڑ۔ |
| چیا تھرکری دھر ہورے نائی | ″ | دل کو ٹھہرا کر ناؤ کو پکڑ ۔ |
| آن اپائیں پار نہ جائی | ″ | کسی اور ذریعے سے پار نہیں ہو سکتا۔ |
| نوباہی نؤ کا ٹانی گُنّے ! | ″ | ملاح رسی سے ناؤ کھینچتا ہے ۔ |
| میلی ملا سہجیں جائی نہ آئیں | | ناؤ چھوڑ کر شہبا جا میں مل دوسری طرح پار نہیں ہو سکتا۔ |
| باٹت بھا کھانٹا بی بل آ ! | | راستے میں خوف، چور طاقتور ہے ۔ |
| بھب اولیں سب ہی بوڑی آ | | وجود کی لہروں میں سب ہی ڈوب گئے ۔ |
| کُول لوئی کھرے سوتنیں او جائی | | کنارے کیساتھ تیز رو میں مدو جزر کے خلاف جاتا ہے ۔ |
| ستره بھنئی گانیں سمائی ! | | ستره کہتا ہے کہ وہ آسمان میں داخل ہو جاتا ہے۔ |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| کاآ - جسم | نائی - ناؤ | بل آ - طاقتور، بلوان ۔ |
| نادڑی - چھوٹی | آن - دوسرے | بھب - بھو، وجود ۔ |
| کھانٹی - خالص | اپائیں - طریقے | اولیں - لہریں ۔ |
| من - دل | نوباہی - ملاح | سب ہی - سب ۔ |
| کیٹرد آل - بادبان | ٹانی گُنّے - رسی سے کھینچتا ہے | بوڑی آ - ڈوب گئے ۔ |
| شدھ - پاک | میلی ملا - مل گیا | کُول - کنارے ۔ |
| بانِ - آواز | سہجیں - شہبا جا سے | لوئی - لیکر ۔ |
| دھر - پکڑ | جائی - جاسکتا ہے | کھرے - تیز ۔ |
| پتوال - پتوار | نا آئیں - دوسرے طریقے سے | سوتنیں - رو، بہاؤ، سوتیں۔ |
| چیا - دل | باٹت - راستے میں | او جائی - جاتی |
| تھرکری - ٹھہرا کر | بھا - خوف | گانیں - آسمان |
| دھر ہو - دھرو، پکڑو | کھانٹ - چور | سمائی - داخل ہو جاتی ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| سوئی ئیں ہا ابیدارا رے نیا من توہوریں دوشے | ترجمہ | خواب میں بھی بے خبر ہے اے میرے دل یہ تیرا قصور ہے ۔ |
| گردبان بہاریں رے تھاکیبا توئی گھنڈو کتُشا | ، | گرد کی دنیا کی عبادت گاہ میں تجھ جیسا گنڈا کیسے رہیگا ۔ |
| اکٹے ہوں بھبی ہی گاگن | ، | حیرت ہے ہنکار سے آسمان پیدا ہو گیا ۔ |
| نگے جایائی نیسی پارے بھاگیل توہور بنانا | | تنگائی یوی کرلی ، تمہاری حکومت دوسری طرف چلی گئی ۔ |
| ادبھوا بھب موہا ہے دبیئی پر اپنا !! | | وجود کا عجیب فریب ہے ، غیر کو اپنا دکھاتا ہے ۔ |
| اے جگ جل بمباکارے سبجین شُن اپنا | | یہ دنیا پانی کا بلبلا ہے ، سما جاسے وجود عدم ہو گیا ۔ |
| امی آ اچھنتے لیسی گلیسی رے جیا پر باس آپا ! | | امرت ہوتے زہر کھالیا ، اے دل اپنی ذات کو غیر متصور کر ۔ |
| گھریں پریں کابو جھیلا موئی مے کھائیو موئی دودھ کوڑومبا | | گھر باہر کیا سمجھا میں شریر رشتے کو کھا جاؤں گا ۔ |
| سرہ بھنتی برشُن گوبالی کی مو ددھ بلدیں | | سرّہ کہتا ہے کہ خالی گئوشالا اچھی مجھے شریر بیل سے کیا فائدہ ۔ |
| اکیلے جگ ناسیا ہے بی بر ہوں سو چھندے | | اکیلے اس نے دنیا کا ناس کر دیا ، میں اپنی مرضی سے پھرتا ہوں |

## الفاظ و معنے

سوئی ئیں ۔ سپنے میں
ہا ۔ او
ابیدارا ۔ اَبِدّیارا ، بے علم بیخبر
نیا ۔ نج ، میرا
توہوریں ۔ تیرا
دوشے ۔ دوش ، قصور
گردبان ۔ گرد کی دنیا
بہاریں ۔ وہارا ، عبادت خانہ
تھاکیبا ۔ رہے گا ۔
گھنڈا ۔ بدمعاش
کتُشا ۔ کیسے
اکٹے ۔ اچنبھا
ہوں ۔ ہنکار

بھبی ۔ پیدا ہوا
گاگن ۔ گگن ، آسمان
جایا ۔ بیوی
نیسی ۔ لی ہے
پارے ۔ دوسری طرف
بھاگیل ۔ بھاگ گئی
توہور ۔ تیری
بنانا ۔ حکمت
ادبھوا ۔ عجیب
بھب موہ ۔ دنیا کی لالچ
دبیئی ۔ دکھاتی ہے
پر ۔ غیر
اپنا ۔ اپنا
جگ ۔ جگت
جل بمباکار ۔ پانی کا بلبلا
سبجین ۔ سما جاسے
شُن ۔ خلاء
اپنا ۔ ذات وجود
امی آ ۔ امرت

اچھنتے ۔ ہوتے ہوئے
لیسی ۔ زہر ، بِس
گلیسی ۔ نگل گیا
جیا ۔ دل
پر ۔ غیر ذات
باس ۔ محسوس کر
آپا ۔ اپنی ذات
گھریں ۔ گھر
پریں ۔ باہر
کابو جھیلا ۔ کیا سمجھا
دودھ ۔ دشٹ ، ذلیل ، شریر
کوڑومبا ۔ کنبہ ، رشتہ
بر ۔ بلکہ
شُن ۔ خالی
گوبالی ۔ گئوشالا
کی ۔ کیا
مو ۔ میرا
بلدیں ۔ بیل
جگ ۔ دنیا
ناسیا ۔ ناس کر دیا
بی بر ہوں ۔ پھرتا ہوں
سو چھندے ۔ اپنی مرضی سے

| | | |
|---|---|---|
| جو من گواز آلا جالا | ترجمہ | جو من میں سماتا ہے سب دھوکا ہے |
| آگم پوتھی اِتّھا مالا | " | وہ شاستر ہوں یا مالاؤں کے جاپ |
| بھن کئیسین سہج بول با جائی | " | بولو سہاج کیسے سمجھاؤں |
| کاآ باک چیا جبھو نا سمائی | " | جسم، لفظ اور دل تو وہاں نہیں سماتے |
| آلیں گرو اوالیسی شیش! | " | گرو خواہ مخواہ اپنے چیلے کو تربیت دیتا ہے |
| باک پتھاتیت کہیبا کیس! | " | وہ بات کیسے بتا سکتا ہے جو الفاظ کی گرفت سے باہر ہو |
| جتیئی بولی تے تبی ڈھال | " | جتنا بولوگے سخن سازی ہوگی۔ |
| گرو بوب سے شیشا کال | " | گرو گونگا ہے اور چیلا بہرا ہے |
| بھنئی کاہنا جن رانی کوئسا | " | کاہنا کہتا ہے بودھ کے جوہر کیسے ہیں۔ |
| کالا بوبیں سنبوہی آجیسا | " | (جن کو)، گونگا بہرے کو سمجھاتا ہے۔ |

## الفاظ و معنے

آلا جالا ۔ دھوکہ فریب
پوتھی ۔ شاستر، مذہبی کتابیں
مالا ۔ تسبیح، مالا
بھن ۔ بولو، کہو
کئیسین ۔ کیسے
بول با جائی ۔ بیان کیا جائے
کاآ ۔ بدن
باک ۔ واک، الفاظ
چیا ۔ چت، دل
جبھو ۔ جس میں
نا سمائی ۔ سماتا نہیں
آلیں ۔ بیکار، خواہ مخواہ
اوالیسی ۔ سکھاتا ہے تربیت دیتا ہے
شیش ۔ شاگرد، ششیو
پتھاتیت ۔ الفاظ کی گرفت سے باہر
ڈھال ۔ چھل، سخن سازی
بوب ۔ بوبا، گونگا
کال ۔ کالا، بہرا
شیشا ۔ شاگرد، ششیو
جن رانی ۔ جن کے رتن، بودھ کے جوہر، رَتن، رتن
سنبوہی آ ۔ سمجھاتا ہے۔

آیٔ ٹاے انوانا، جگ ہے بھانگ تیئں سوڑی نائ
راج شاپ دیکھی ہو چمکیئی ساچے کی تا بورڑو کھائی
اکٹ جو ہیار ے ماکر ہو تھا لونا
آنس شہابیں ہی جگ لو بجھ سی تو ٹی باسنا تورا
مرد مری چی گندھب ناری داپن پری بندھو چولسا
باتا بتیں شود ڈھ بھوئی آ آپ پاتھر ہو ٹسا!
بان چی سوا جم کیلی کری کھیلی بہو بہو کھیڑا
بالوا تیلیں سسر سنگے، اکاش پھو لیلا !!
راؤ تو بھنئی کٹ ہو سوکو بھنئی کٹ سالا اسئی شہاب
جی تو موڑھا آچھ سی بھانتی پوچھ تو شدگرو پاب

ترجمہ درحقیقت یہ دُنیا تخلیق ہی نہیں ہوئی غلطی سے یوں لگتی ہے۔
،، رسی کو جو سانپ سمجھ کر ڈرتا ہے کیا سچ مچ سانپ اسے ڈس لیتا ہے
،، یہ عجیب بات ہے جوگن! اپنے ہاتھ گندے مت کر
،، اگر تم دُنیا کی یہ حقیقت سمجھ لو تو تمہاری خواہش ختم ہو جائیگی
یہ تو سراب ہے گندھربوں کے شہر کا آئینہ میں عکس ہے
یہ وہ پانی ہے جو ادلا بنگیا ہے، طوفانی ہوا نے پتھر بنا دیا ہے
یہ تو ایسا ہے جیسے کسی بانجھ عورت کا بچہ خود کو خوش کرنے کو ڈھول بجاتا ہے
یہ تو ریت کا تیل ہے، خرگوش کا سینگ ہے آسمان پر پھول ہے۔!
پیادہ سپاہی کہتا ہے عجب بات ہے ہو سوکو یہی کہتا ہے ہر چیز اسی طرح ہو
اے بیوقوف، اگر تم غلط ہو تو مرشد سے دریافت کر لو۔

## الفاظ و معنے

آیٔ ٹاے - پہلے، دراصل
انوانا - پیدا نہیں ہوئی
بھانگ تیئں - غلطی سے
سو - ایسی
سوڑی نائ - لگتی ہے
راج - رسی
چمکیئی - ڈرتا ہے
ساچے - سچ مچ
کی - کیا
تا - اس کو
بورڑو - سانپ
کھائی - کاٹتا ہے

اکٹ - عجیب
جوہیا - جوگن
ما - مت
ہوتھا - ہاتھ
لونا - گندا
آنس - اگر
شہابیں - فطرت، حقیقت
باسنا - خواہش
مردمردچی - سراب
گندھوب - آسمانی دیوتا
ناری - نگری
داپن - درپن
پڑی بندھو - عکس
چولسا - جیسا
باتا بتیں - بگولا، طوفانی ہوا۔
شو - وہ

ڈڑھ - سخت
بھوئی آ - ہوگیا
آپ - پانی
پاتھر - اولا
بان چی - بانجھ
سوا - بچہ
جم - جس طرح
کیلی کری - خوش کرتا
کھیلی - کھیلتا ہے
بہو بہو - مختلف
کھیڑا - کھیل
بالوا تیلیں - ریت کا تیل
سسر - خرگوش
پھولیلا - پھول کھل گیا
راؤ - پیادہ، سپاہی، راجپوت
کٹ - عجیب
سالا - سب
اسئی - ایسا
شہاب - فطرت
موڑھا - بے وقوف

آچھ سی - ہو
بھانتی - غلطی
پاب - معزز

| | | |
|---|---|---|
| چیاسہج شنُ سنپوننا | ترجمہ | دل سہا جا کے خلا سے پورا بھرا ہوا ہے۔ |
| کاندھا بیاپے ماہوہی لبنا | ″ | جسم کے نقصان پر ملول مت ہو |
| بھن کئسے کاہنا ناہی | ″ | کہہ دے کیسے کاہنا معدوم ہے |
| پھرئی انودن تیلوےشمائی | ″ | وہ روزانہ تینوں جہانوں سے گذر کر پھلتا پھولتا ہے |
| موڑھا دیٹھ ناٹھو دیکھی کاار | ″ | بیوقوف مشہود کی تباہی پر رنجیدہ ہوتا ہے۔ |
| بھاگ ترنگ کی شوشئی ساار | ″ | کیا ٹوٹی لہر سے سمندر خشک ہو جاتا ہے |
| موڑھا اچھنتے لوآنا پیکھئی | ″ | بیوقوف موجود انسان کو بھی نہیں دیکھتا۔ |
| دودھ مانجھے لڑ آچھنتے نادیکھئی | ″ | اسے دودھ میں مکھن بھی نظر نہیں آتا |
| بھب جائی ناآبی الیشو کوئی | ″ | اس دنیا میں نہ کوئی آتا ہے نہ کوئی جاتا ہے۔ |
| اشا بھابے بیلسئی کاہنا لاجوئی | ″ | بس اسی طرح پھلتی پھولتی رہتی ہے۔ |

## الفاظ ومعنے

| | | |
|---|---|---|
| چیا - دل، چیت | دیٹھ - نظر، مشہود | لڑ - مکھن |
| سہج - سہا جا | ناٹھو دیکھی - تباہ دیکھ کر | بھب - دنیا، وجود |
| شنّ - عدم، خلا | کاار - کاتر، رنجیدہ | جائی ناآبی الیشو - جاتا ہے نہ آتا ہے |
| سنپوننا - پورا | بھاگ - ٹوٹی ہوئی | اشا - ایسے |
| کاندھا - اسکندھا، کھنڈھا، جسم | ترنگ - لہر | بھابے - طور، طریقہ |
| بھن - کہدے | کی - کیا | بیلسئی - خوش ہوتی ہے پروان چڑھتی |
| کئسے - کیسے | سوشئی - سکھا دیتی ہے | کاہنالا - کاہنا - (لا حقہ ہے جو عجز |
| پھرئی - پھلتا ہے | شاار - ساگر، سمندر | اور حقارت کے لئے استعمال |
| انودن - روزانہ | آچھنتے - موجود | ہوتا ہے -) |
| تیلوے - ترلوک، تینوں جہان | لوآ - لوگ | جوئی - جوگن |
| شمائی - سماکر، گذرکر | ناپیکھئی - نہیں دیکھتا | |
| موڑھا - بیوقوف | مانجھے - میں | |

سہج مہا ترو پھری آ اے تیلوئے — ترجمہ سہاجا کا عظیم درخت ترلوک میں پروان چڑھتا ہے
کھسم شہابے ریسے بادھتا موکا کوئے — 〃 آسمان جیسی بلند فطرت والا کون بندھن سے آزاد ہے
جم جلے پانیا ڈھالیا بھیئو نا جائی — 〃 پانی پانی میں گر کر پہچانا نہیں جاتا
تم من رَانَا رسے شم رشے گاان شمائی — 〃 اسی طرح من کا رتن آسمان میں خوشی کی طرح سما جاتا ہے
جاسو ناہی اپا تاسو پریلا کاہی ! — 〃 جس کا کوئی اپنا نہیں اس کے غیر کہاں ہوں گے
آئی لے الوانا رے جام مرن بھب ناہی — 〃 دراصل جو پیدا ہوا نہیں اسکی نہ موت ہے نہ زندگی
بھوسوکو بھنئی کٹ راؤتو بھنئی کٹ سالا ایہا شہاب — 〃 بھوسوکو کہتا ہے حیرت ہے سپاہی کہتا ہے حیرت ہے یہاں سب کچھ قدرت ہے
ایھو جائی نا ایئی رے نا تا ہیں بھابا بھاب ! — 〃 یہاں نہ کوئی آتا ہے نہ کوئی جاتا ہے، نہ وجود ہے اور نہ عدم ہے۔

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| سہج - سہاجا | تم - اسی طرح | مرن - موت |
| مہا - بڑا | من - من، دل | بھب - وجود |
| ترو - پیڑ | رَانَا - رتن | بھنئی - کہتا ہے |
| پھری آپے پروان چڑھتا ہے۔ | شم رشے - تفریح، خوشی | کٹ - حیرت |
| تیلوئے - ترلوک | گاان - گگن، آسمان | راؤتو - سپاہی، فوجی |
| کھسم - آسمان، ارفع، اعلیٰ | شمائی - سما جاتا ہے۔ | سالا - سب کا |
| شہابے - سبھاوسے، مزاج | جاسو - جس کا | ایہا - ایسا |
| بادھتا - بندھن، پابندی | اپا - اپنا | شہاب - سبھاؤ، فطرت، قدرت |
| موکا - مملکت، آزاد | تاسو - اس کو | ایھو - اس جگہ |
| کوئے - کون | پریلا - پرایا | جائی نا آئشی - جائے نہ آئے |
| جم - جس طرح | کاہی - کہاں | ناتا ہیں - نہ اس میں |
| جل - پانی | آئی لے - اس کے لئے | بھابا بھاب - وجود اور عدم وجود |
| ڈھالیا - ڈالکر | الوانا رے - اصلیت میں | |
| بھیئو - بھید، امتیاز | جام - جنم | |

| | | |
|---|---|---|
| شُنّے سُنّ ملی آجابیں | ترجمہ: | خلاء عجیب خلاء سے ملتا ہے |
| شاآل دھام اوبی آتابیں | | سب نیکیاں اس وقت ابھرتی ہیں |
| آچھوں چائی کھن سنبوہی | | میں چاروں لمحوں کو محسوس کرتا ہوں |
| ماجھ تروہیں الوتر لوہی | | درمیانی شریان دبانے سے روشن خیالی ملتی ہے |
| بندو ناد نا ہیں ہیئیں پائتھا! | | عارضی یا مستقل آواز دل میں نہیں سماتی |
| آن چاہنتے آن بناتھا! | | ایک کو دیکھ کر دوسری فنا ہو جاتی ہے۔ |
| جاتھا آئلیسی تتھا جان | | جہاں سے آئے ہو وہیں کی خوشی کو اصل خیال کرو |
| ماجھے تھاکی شاآل بی ہان | | درمیان میں رہو سب کو چھوڑ دو۔ |
| جانی کنکن کل ایلا سادیں | | کنکن جوش میں چلاتا ہے۔ |
| شبی چوریا تکھتا نادیں | | حقیقت کی آواز سب کو چور چور کر دیتی ہے۔ |

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| شنّے - عدم خلاء | ماجھ - درمیانی شریان | آئلیسی - آئے ہو |
| سُنّ - عدم | تروہیں - دبانے میں | تتھا - اس کو |
| ملی آجابیں - مل جاتے ہیں | الوتر - اعلیٰ | جان - اصل خوشی، خیال کرو |
| شاآل - سب | لوہی - روشن خیالی | ماجھے - درمیان میں |
| دھام - نیکیاں | بندو - آرضی آواز | تھاکی - رہ کر |
| اوبی آ - ابھر آتی ہیں، ظاہر ہوتی ہیں - | ناد - متواتر آواز | شاآل - سب |
| | ہیئیں - دل میں | بی ہان - چھوڑ دو |
| تابیں - تب | پائتھا - داخل ہوتی ہیں | کل ایلا - زور سے |
| آچھوں - میں ہوں - | آن - ایک کو | سادیں - آواز |
| چائی - چار | چاہنتے - دیکھنے میں | شبی - سب |
| کھن - لمحے | آن - دوسری | چوریا - چُور چُور ہو جاتا ہے |
| سنبوہی - محسوس | بناتھا - تباہ ہو جاتی ہے | تکھتا - حقیقت |
| | جاتھا - جہاں سے | نادیں - آواز |

| | | |
|---|---|---|
| من ترو پانچ اندی تسشو شاہا | ترجمہ | من ایک درخت ہے، پانچوں حواس اسکی شاخیں ہیں |
| آشا بہل پات پھل بایا !! | " | امید کے بہت سے پتے اور پھل اس میں لگتے ہیں۔ |
| بر گرو بانے کوٹھاریں چھی جیئ | " | کامل استاد کی نصیحت کے تبر سے اس میں چھید کرو |
| کاہنا جھنیئ ترو پن نا اد جیئ !! | " | کاہنا کہتا ہے کہ وہ درخت پھر نہیں اگتا |
| بارھیئ شو ترو شبھا شبھ پانی | " | بڑھتا ہے وہ درخت نیکی اور بدی کے پانی سے |
| چھیپیئ بدوجن گرو پری مانی | " | کاٹ ڈالتے ہیں عقلمند اس کو استاد کے حکم سے |
| جو ترو چھیپا جیپئ نا جانئ !! !! | " | جو درخت کو کاٹنا اور پھونکنا نہیں جانتا |
| سڑی پڑی آن ہے موڑھ تا بیب مانئ | " | وہ سڑ گل کر گرتے ہیں بے وقوف تناسخ کو قبول کر لیتے ہیں۔ |
| شن ترو بر گاان کٹھار | " | خلاء اچھا درخت ہے، آسمان تبر ہے |
| چھیپا سو ترو مول نہ ڈال | | کاٹ ڈال اس درخت کو نہ جڑ رہے نہ ڈال |

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| من - دل | کوٹھاریں - کھٹار، کٹار، تبر | پری مان - سند، حکم |
| ترو - درخت | چھی جیئ - چھید کرو | چھیپا - کاٹنا |
| اندی - حواس | جھنیئ - کہتا ہے | جیپئ - چھیدنا |
| تسشو - اس کی | ترو - درخت | نا جانئ - نہیں جانتا |
| شاہا - شاخیں | پن - پھر | سڑی پڑی - سڑ گل کر |
| آشا - امید | نا اد جیئ - نہیں اگتا | موڑھ - بے وقوف<br>بیب - آواگون، تناسخ |
| بہل - بہت | بارھیئ - بڑھتا ہے | مانئ - مانتا ہے<br>شن - خلاء، عدم |
| پات - پتے | شو - وہ | ترو - درخت |
| پھل - پھل | ترو - درخت | بر - اچھا، بُرا<br>گاان - گگن، آسمان |
| پایا - لئے ہوئے ہے، لگتے ہیں | شبھا شبھ - اچھے اور برے | کٹھار - کٹار، تبر<br>چھیپا - کاٹ ڈال |
| بر - بزرگ، کامل | چھیپیئ - چھیدتا ہے، کاٹتا ہے | شو - اس<br>مول - جڑ |
| گرو - استاد، پیر- | بدوجن - عقلمند آدمی | ڈال - شاخ |
| بانے - بان، نصیحت | گرو - استاد، پیر | |

| | | |
|---|---|---|
| پکھو شوئ نے ادشے جوئ شا | ترجمہ | دیکھو جیسے خواب میں یا آئینہ میں |
| انترلے سبب بی توشا ! | " | ویسے ہی درمیان میں وجود ہے |
| موہ بیمکا جائ منا | " | فریب سے آزاد ہو جب من |
| تبیں توٹئ ابناگبنا !!! | " | تب آنا جانا بند ہو جاتا ہے |
| نو دارہی نیو تیمئ ناجیجئ | " | یہ جلا نہیں، بھیگا نہیں، کٹا نہیں |
| پکھو ماآموہے بلی بلی باجیئ | " | دیکھو فریب میں مضبوطی سے جکڑا ہوا ہے |
| چھاآ ماآ کاآ شمانا | " | سایہ، فریب اور جسم سب یکساں ہے |
| جبئ پاتھے شوہئ نانا | " | دونوں طرف دیکھنے سے بہت لگتے ہیں |
| چیا تکھتا شبلے موہئ آئ | " | دل حقیقی فطری قوتوں سے پاک ہوتا ہے |
| بھنی جے تندی چھڑ آن ناہوئ | " | جے تندی کہتا ہے کہ اس کے برخلاف کچھ نہیں ہوتا |

الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| پکھو - دیکھو | نیو دارہی - نہیں جلا - | پاتھے - طرف |
| شوئ نے - سونے، خواب - | نیو تیمئ - نہیں بھیگا | شوہئ - لگتی ہے |
| ادشے - آئینہ | ناجیجئ - نہیں کٹا | نانا - متعدد |
| جوئ شا - جیسے | ماآ - مایہ، فریب | چیا - دل |
| انترلے - درمیان | موہ - لالچ | تکھتا - حقیقت |
| سبب - وجود | بلی بلی - مضبوطی سے | شبلے - فطرت، اصلیت |
| توشا - ویسے، تیسے | باجیئ - بندھا ہوا ہے | شوہئ آئ - صاف ہو جاتا ہے |
| موہ - لالچ | چھاآ - سایہ | چھڑ - صاف |
| بیمکا - بیمکت، آزاد | ماآ - فریب | آن ناہوئ - برخلاف نہیں ہوتا |
| تبیں - تب | کاآ - جسم | |
| توٹئ - ٹوٹ جاتا ہے۔ | شمانا - سمان، یکساں | |
| ابناگبنا - آنا، جانا | جبئ - دونوں | |

| | | |
|---|---|---|
| کمل کلیش ماجھیں بھئی آمئی لی | ترجمہ | کنول - بلی کے بیچ میں مر کر |
| شمتا جوایں جلی آ چنڈالی | ″ | مساوات کے وصل میں جل گئی چنڈال عورت |
| ڈاہ ڈومبی گھرے لاگے لی آگی | ″ | حاسد ڈومنی کے گھر میں آگ لگ گئی |
| سسہر لوئی سینچوں پرل پانی | ″ | چاند لیکر میں پانی چھڑکتا ہوں |
| نو کھر جوالا دھوم نا دیسئی | ″ | سوکھی گھاس میں نہ شعلہ اور نہ دھوآں دیکھتا ہوں |
| میرو شیکھر لوئی گاان پی سئی | ″ | وہ تو میرو پہاڑ کی چوٹی سے آسمان میں داخل ہو جاتا ہے، |
| داڑھئی ہری ہر برہا ماہ بھٹا | ″ | جل گئے ہری ہر، برہما اور پربھو |
| داڑھا ہوئی نوگن شاسن پٹا | ″ | جل گئے پاک جنیؤ کے نوشتہ نشان |
| بھنئی دھام پھڑ لی ہورے جانی | ″ | دھام کہتا ہے صاف صاف جان لو |
| پانچ نالیں اٹھی گیلا پانی !!! | ″ | پانچ نلوں سے اوپر چڑھا تھا پانی |

الفاظ و معنے

کمل - کنول
کلیش - بجلی
بھئی آ - ہوئی
مئی لی - مرگئی
شمتا - برابری، مساوات
جوایں - وصل
جلی آ - جل گئی
چنڈالی - چنڈال عورت
ڈاہ - حسد، جلن
آگی - آگ
سسہر - چاند
سینچوں پرلا - چھڑکتا ہوں

نو - نا
کھر - سوکھی گھاس
جوالا - آگ
دھوم - دھوآں
نادیسئی - نہیں دیکھا
میرو شیکھر - میرو کی چوٹی
لوئی - پہنچ کر
گاان - گگن، آسمان
پی سئی - داخل ہو جاتا ہے
داڑھئی - جل گئے
ہری ہر - ہری ہر
باماہ - برہما

بھٹا - پربھو
داڑھا ہوئی - جل اٹھے
نوگن - جنیؤ، نوخوبیاں
شاسن پٹا - لکھے ہوئے نشان
پھڑ - صاف، صاف
نالیں - نل

( پد ۴۸ نہیں ملتا )

باج ناب پاڑی پاڈ آں کھالیں باہیو — ترجمہ بجلی کی ناد پدا ندی میں چلا ئی

اَدَ آ بنگال دیش لوڑ یو ! !! — // وحدت کا بنگال ملک لوٹ لیا

آجی بھوسوکو بنگالی سھو شیلو — // آج بھوسوکو بنگالن پیدا ہوئی

نج گھرنی چنڈالیں لیلی ! — // تمہاری اپنی بیوی چنڈال لے گیا

بھہیا پانچ پاٹن اندی لِشا ناٹھا — // پانچوں شہر جل گئے اعضائے حواس کے اضلاع تباہ ہوئے

ناجان می چیا مور کہیں گئی پاٹھا! — // میں نہیں جانتا میرا ذہن کہاں کھو گیا

شون آ روا مورے کمپی نا تھاکیو — // سونا چاندی میرا کچھ نہیں رہا

نیا پرلیوارے مہاسوہے تھاکیو — // میں اپنے خاندان کے ساتھ آرام سے تھا

چاؤ کوڑی بھنڈار مور لوٹیا شیش — // چار کروڑ کا خزانہ میرا بالکل لے لیا

جیونتے موئی لیں نا ہی بشیش — // زندہ اور مردے میں فرق نہیں۔

## الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| باج ناب - غلا کی ناد، بجلی کی ناد | بہیا - جل گئے | مور - میرا |
| پاڑی - ڈالکر | پاٹن - شہر، پانچوں اسکندھ | کمپی - کچھ بی |
| پاڈآں - پَدا، دماغ کی انتہا | اندی - حواس - | ناتھاکیو - نہ رہا |
| کھالیں - کھال میں، ندی میں | لِشا - ضلع | نیا - نج، اپنے |
| باہیو - بہائی | ناٹھا - برباد ہوگئے | پرلیوارے - خاندان |
| اَدَا - وحدت | ناجان می - نہیں جانتا | مہاسوہے - مہاسکھ |
| لوڑ ہیو - لوٹ لیا | چیا - دل | تھاکیو - رہتا تھا |
| آجی - آج | مور - میرا | چیؤ - چار |
| سھو شیلو - پیدا ہوئی | کہیں گئی - کہیں جاکر | کوڑی - کروڑ |
| نج - ذاتی | پاٹھا - داخل ہوگیا | بھنڈار - خزانہ |
| گھرنی - بیوی | شون آ - سونا | مور - میرا |
| لیلی - لے لی | روا - چاندی | لوٹیا - لے لیا |

| | |
|---|---|
| گانت گانت تونلا باڑی ہیبئیں کوراڑی | ترجمہ　آسمان آسمان پر تیرا باغ ہے دل میں کلہاڑی ہے |
| کنٹھے نیرامنی بالی جاگنتے ادپاڑی !!! | 〃　بے رُوح لڑکی جب گلا اٹھا کر جاگتی ہے تو وہ باغ اکھڑ جاتا ہے |
| سجاڑ سجپاڑ ماآموہا بشمے دندولی | 〃　چھوڑ دچھوڑ دمکر اور فریب بہت پریشان کن ہے |
| مہاسوہے بلسنتی سبرد لوئیا شُن مہیلی | 〃　مہاسکھ اڑاتا ہے سبرد خلا کی مہلی کے ساتھ |
| ہیری شے موری تونی لا باڑی کھسے شُم تونلا | 〃　یہ دیکھ کر کہ میرا تیرا باغ آسمان کی طرح ہے |
| شوکل اے مورے کپاسو پھوٹیلا! | 〃　میری سفید کپاس کھلنے لگی |
| تونلا باڑیہ پانسے ہے جونہا باڑی ادنلا! | 〃　تیسرے باغ کے پاس چاندنی کا باغ اُگا |
| پھیٹیلی اندھاری ہے اکاش پھولسیلا! | 〃　اندھیرا دُور ہوا آسمان پر جوبن آگیا۔ |
| کنگو چینبا پاکیلارے شبرا شبری ماتیلا! | 〃　کنگنی پک گئی سبرا اور سبری مست ہو گئے |
| الو دِن شبرد بمپی نا چیبوئی مہاسو ہیں بھُولا | 〃　رات دن سبرا کو ہوش نہیں، وہ مزے میں مدہوش ہے |
| چاری بانسے گڑیلارے دیاں چپیانلی !! | 〃　چار بانس پھاڑ کر ایک چارپائی بنائی |
| تاہیں تونی سبرو ڈاہ کا ایلا کانڈئی شاگن ٹیالا | 〃　اس پر اٹھا کر سبرد کو جلا دیا، گدھ اور سیار روتے ہیں |
| ماریا بھب منارے دہ دیہے ودھلی بلی | 〃　وجود کے منانے کو مار کر دس سمتوں میں بھینٹ چڑھائی |
| ہیرشے سبروبنے بن مکلیئے لا پھیٹی نی سبرا نی | 〃　دیکھو سبرا بے حس ہے اس کا سبرا پن نکل گیا۔ |

### الفاظ و معنے

| | | |
|---|---|---|
| گانت ۔ آسمان | جاگنتے ۔ جاگتی ہے | لوئیا ۔ لیکر |
| تونلا ۔ تِلّا، تیسرا | ادپاڑی ۔ اکھڑ جاتا ہے | شُن ۔ عدم، خلاء |
| باڑی ۔ مکان، باغ | سجاڑ ۔ چھوڑ د | مہیلی ۔ مہلی، ملازمہ |
| ہیبئیں ۔ دل میں | ماآ ۔ مایا | کپاسُو ۔ کپاس |
| کوراڑی ۔ کلہاڑی | موہ ۔ لالچ | پھوٹیلا ۔ پھوٹ نکلی |
| کنٹھ ۔ گلا | بشمے ۔ بہت زیادہ | پانسے ۔ پاس |
| نیرامنی ۔ بے روح | دندولی ۔ پریشان کن | جونہا ۔ چاندنی |
| بالی ۔ لڑکی | مہاسو ۔ مہاسکھ | پھٹیلی ۔ پھٹ گئی |

# بقیہ پد ۵۰

اندھاری - اندھیرا

کنگو چینا - کنگنی

پاکیلا - پک گیا

ماتیلا - مست

الودِن - دوسرے دن، روز بروز

بمپی نا چیبوئی - ہوش حواس میں

نہیں آتی

مہاسوہیں - مہاسکھ ہیں

کھولا - کھول کر

کُرٹیلا - پھاڑ کر

چیپانلی - چار پائی

ڈاہ کا ایلا - جلا دیا

کاندئی - روتے ہیں

شگنُ - گدھ

شیالا - گیدڑ

ماریا - مار ڈالا

کلبب - وجود

مناہدے مستانے

دہ - دِس

دیہے - سمت

دِروھلی - بیڑھایا

ملی - بھینٹ

ہیر - دیکھو

شے - وہ

نبے ین - بے حس

کھبئی لا - ہوا

سپھُٹی - نکل گئی

سبرالی - سبراپن

# توضیحات

## پد نمبر ۱

دھمن چھن : دونوں پراکرتی الفاظ ہیں۔ یوگا کے اصول تنفس کی ریاضت میں سانس، داہنے نتھنے سے لینا چاہیے اور بائیں نتھنے سے نکالنا چاہیے۔ لیکن ان دونوں حالتوں کے درمیان سانس کو ذرا درمیان میں روکنا بھی چاہیئے۔ سانس لینے، نکالنے اور روکنے کی تینوں صورتوں کو سنسکرت زبان میں ریچک، پورک اور کمبھک کہتے ہیں۔ مگر پراکرت میں پہلی صورت کو دھمن، دھمنا کہتے ہیں اور دوسری کو چھن اور چون کہتے ہیں۔ انہی دونوں کو چاند، سورج اور گنگا، جمنا بھی کہا گیا ہے۔ یہ الفاظ ہمیں پد ۴، ۷ اور ۱۴ میں ملتے ہیں۔

## پد نمبر ۲

ڈلی : مادہ کچھوا، سنسکرت میں اسکی صورت ڈلی بھی ملتی ہے۔ اور علاقائی بولیوں میں ڈری، دوڑی، دوڑا وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔

دلی کھیر : کچھوے کا دودھ، یہ محض قیاس آرائی ہے جس سے مراد ناممکن شے ہے۔

روکھ : درخت، پیڑ، اس لفظ کی شکل ویدک سنسکرت میں ردکھیہ ہے۔ پالی اور پراکرت میں ردکھ ہے۔ اور بعض بولیوں میں رُوک ہے۔

بیاتی : بائی جی۔ گانے بجانے والی عورت۔ اس کی پراکرتی شکلیں بیاتی اور بائینیا بھی ہیں، سنسکرت میں "بادینیکا" ہے۔ میتھلی اور بنگالی میں باتی ہے، بند د

بنگالیوں میں اسی پیشے کی مناسبت سے ایک جات بھی ہے۔

اردو میں یہی لفظ "بائی جی" ہو گیا جو عام طور پہ طوائف کے لیئے استعمال ہوتا ہے، لیکن یہی لفظ گجراتی اور مرہٹی میں خواتین کے لیئے احتراماً استعمال ہوتا ہے
کوڑی ماجھیں ایک : لاکھوں میں ایک۔ محاورہ ہے۔

## پد نمبر ۳

سانڈھ : داخل ہونا، خمیر اٹھانا۔ سنسکرت میں سندھا ہے۔ اس سے ماخوذ الفاظ، سیندھا، سیندھ لگانا، سانڈھنا وغیرہ ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں
دشامی دوار: دسواں دروازہ۔ اس سے مراد دماغ کی چوٹی ہے، جو استعارتاً آسمان (گگن)، کہلاتی ہے۔ دماغ کی چوٹی میں جو نسٹھ پتیاں ہوتی ہیں جو زمان چکر سے متعلق ہیں۔

## پد نمبر ۴

منی کنڈل : منی مول ؟ منی پور سے مراد ہے۔ یہ ست چکر کا وہ مقام ہے جو ناف میں ہوتا ہے۔ اس لفظ سے مولادھار بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو عضو تناسل اور مقعد کے درمیان کسی جگہ ہوتا ہے۔
اڑی آنا : ہٹھ یوگا میں اڈتی یان ایک مدرا ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد مہا سکھ چکر ہے جو دماغ کی چوٹی میں ہوتا ہے۔
مدرا کی پانچ قسمیں ہیں : کھیچری، بھوچری، چاچری، گوچری، اور ان منی۔

منی کنڈل اڑی آنا سے منی پور (آسام) اور اودھیانہ (سوات) شہر بھی مراد لیئے گئے ہیں۔ مگر ان الفاظ سے شہر سمجھنا دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔ دراصل یہ دونوں الفاظ یوگا کی اصطلاحات ہیں۔ جن کا تعلق چکروں سے ہے۔ جن سے دل اور دماغ کی ریاضت ہوتی ہے۔ چکروں کی خاطر آسنوں میں جن جن مخصوص مقامات پہ زور دیا جاتا ہے، دل اور دماغ ان میں خاص ہیں۔

کمل کلیش بھی اسی پد میں استعمال ہوا ہے۔ اس پد میں عرفان کے لئے جسمانی اور روحانی ریاضت کا ذکر ہے۔ الفاظ حقیقی اور مجازی دونوں معنوں میں لئے جا سکتے ہیں۔ چاند سورج بھی اصطلاحی معنوں میں آئے ہیں جن کا ذکر پہلے پد میں ہو چکا ہے۔ لیکن یوگا میں یہ دونوں ایڑا اور پنگلا رگوں کے لئے بھی آتے ہیں۔ جن سے نفسِ امّارہ کو زیر کیا جاتا ہے۔

**کُندور** : دو جنسوں کی مواصلت سے حظِ نفس۔ اس لفظ کی دوسری صورتیں کندورو، کندورے اور کنتورو وغیرہ بھی ہیں۔

## پد نمبر ۵

**چکھل** : گارا، مٹی، میل۔ اس کو چکل، چک کھَل، چک کھِل، چِ کھِل، سی کل وغیرہ بھی کہتے ہیں۔

## پد نمبر ۶

**اپنا رمانشے ہرینا بیری** : ہرن کا گوشت ہی اس کا دشمن ہے۔ یہ کہاوت مشرقی علاقے کی بولیوں مثلاً مگدھی، بنگلا اور آسامی میں مختلف صورتوں میں رائج ہے مثلاً :

ہرنی جگت بیری اپنار مانسے۔
ہرن جگت بیری اپنار مانشے۔
اپنار مانشے ہرنی جگت یہ بیری۔

## پد نمبر ۷

**آلی کالی** : حروفِ علت اور حروفِ صحیح کو کہتے ہیں۔ فی زمانہ یہ الفاظ مگدھی بنگالی اور تبتی میں رائج ہیں۔ یوگا کی اصطلاح میں آلی سے مراد چاند اور کالی سے مراد سورج ہے۔ ان کی تفصیل پد ۱ میں ہے

**تین** : یہاں تین سے مراد سورگ، مرتیہ اور رساتل سے ہے۔ سورگ یعنی جنت

مرتیہ بمعنی موت اور رساتل سے پران کے مطابق دوزخ کا چھٹا زیریں حصہ مراد ہے۔
سبھے رہی : کلمہ ندائیہ ہے۔ جو آسامی، بنگالی، ماگدھی، اودھی اور برج بھاشا میں استعمال ہوتا ہے۔

## پد نمبر ۸

اس پد میں کچھ الفاظ لاحقہ "لی" پر ختم ہوتے ہیں۔ مثلاً بھری لی، گیلی، لیلیلی اور ایلی وغیرہ، لی بمعنی کر یا کے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ان الفاظ کے معنی بھر کر جاکر وغیرہ ہیں۔
سونا رُوپا : یہ الفاظ ذومعنی ہیں۔ سونا بمعنی سونا دھات اور شنیہ یعنی خلا یا عدم کا مخفف بھی ہے۔ رُوپا بمعنی چاندی اور روپیک یعنی روپ کی دوسری صورت بھی ہے۔ رُوپ سے مراد جسمانی خوبیاں، پانچ اسکندھ میں سے ایک رُوپ بھی ہے۔
مانگ : سنسکرت میں کشتی کے اگلے حصے کو کہتے ہیں۔ بعض شارح نے اسکو پچھلا حصہ بتایا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔
کیرواؔل : سنسکرت لفظ کرپٹ پال سے ماخوذ ہے۔ اس کی پراکرتی صورت کا ٹرتال کیرواآل۔ کرواآر وغیرہ بھی ملتی ہیں، یہ لفظ بادبان کے لئے مختلف صورتوں میں رائج ہے۔

## پد نمبر ۹

چھہ گتی : شٹرگتی : مخلوق کی چھ قسمیں۔ ۱ انڈو جا جو انڈے سے پیدا ہو ۲ جرایو جا جو رحم سے پیدا ہو، ۳ اُپ پاد دوکا۔ جو خود بخود پیدا ہو، ۴ سنسویدجا۔ جو پسینہ سے پیدا ہو، ۵ دیوا شہ ادی = دیوتا ۶ پرکرتیکا = بھوت ہے۔
دشش بل رَآن : دَ بین رَآن) دس رتن۔ عدم (خلاء)
اسی کو تکھتارتن یعنی جوہر حقیقت اور چوتھا آنند یعنی انتہائی خوشی بھی کہتے ہیں۔ اسی کو بعض کتابوں میں اُدھا ادھ پدا بھی لکھا ہے۔ جس سے مراد وہ کنول

ہے جو نیچے سے یک لخت اوپر سطح آب پر آجائے۔ مگر استعارہ عدم اور خلا سے ہے البتہ جین فلسفے میں تری رتن سے مراد، ایمان، عقل اور عملِ صالح ہے۔ زندگی کے یہی تین جوہر ہیں۔

## پد نمبر ۱۰

نارٹیا : لڑکا، بدھ بھکشو وغیرہ۔ اس لفظ سے فی زمانہ مراد سرمنڈے شخص سے ہے۔ اور بنگالی زبان میں حقارتاً مسلمان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہندو کے لئے بھدر لوک (شریف آدمی) اور مسلمان کے لئے نیڑے، ہندو گھرانوں کی عام بول چال ہے۔

پدما : پدن سے ماخوذ ہے۔ یوگا کے چھ چکروں میں سے ایک ہے اور کل کنڈلینی کے مترادف ہے۔

نٹ پیڑا : بید کی ٹوکری جو عموماً ناچنے والیاں استعمال کرتی ہیں۔ یہ لفظ جین ادب میں زیادہ استعمال ہوا ہے۔

ہاوں : میں۔ اہم سے ماخوذ ہے۔ اس کی مختلف صورتیں، ہاون، ہوں، توں ہوں، ہاؤں، اہوں وغیرہ مختلف بولیوں میں رائج ہیں۔

## پد نمبر ۱۱

اہنا : سنسکرت لفظ اناہت سے ماخوذ ہے۔ یوگا کے چھ چکروں میں سے ایک ہے جو قلب کے قریب ہے، اور اسی سے اناہت شبد یعنی خود بخود آواز نکلتی ہے تصوف میں ان چکروں کے مثل لطائف ہیں جو چھ ہیں۔ لطیفہ سے مراد لفظ اللہ کا نکالنا ہے۔ جس سے روحانی بالیدگی اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ یوگا میں اسی کو آنند کہتے ہیں۔ تصوف میں چنانچہ ۶ لطیفے ہیں جو لطائف ستہ کہلاتے ہیں۔

(۱) لطیفہ نفس۔ ناف سے لفظ اللہ نکالنا (۲) لطیفہ قلب۔ دل سے لفظ اللہ نکالنا (۳) لطیفہ روح۔ سینہ سے لفظ اللہ نکالنا (۴) لطیفہ سرمحل۔ فم معدہ سے لفظ اللہ نکالنا (۵) لطیفہ خفی۔ پیشانی سے لفظ اللہ

نکالنا (۶) لطیفہ اخفیٰ۔ کاسۂ سر سے لفظ اللہ نکالنا۔

**راگ** : دلیش، موہ : خواہش نفرت اور لالچ - بدھ مت میں انسانی کردار کی سب سے بڑی برائیاں ہیں۔

پد نمبر ۱۲

**اوآری** : گھر بار- یہ لفظ پراکرت کا ہے۔ اس کی سنسکرتی صورت اُپکار لیکا ہے پالی میں اُوا آر با، بنگالی میں اوباری ہے۔

پد نمبر ۱۳

منتی ایں۔ صاحب عقل۔ مت معنی عقل۔ منتی بمعنی وزیر اسی سے ہے۔

شن مہیری۔ شُن بمعنی خلاء، مہیری بمعنی عورت۔ عدم کو عورت کہا ہے۔

لفظ مہیری مختلف بولیوں میں مختلف صورتوں میں ملتا ہے۔ مثلاً میہیری مہری، میہیلی، میہارو وغیرہ سنسکرت میں یہ مہیلا ہے۔

مشرقی بولیوں میں میہاری اوآری استعمال ہوا ہے جس کے معنی گھریلو بیوی کے ہوتے ہیں۔

اردو میں اس لفظ کو محلی بھی لکھا گیا ہے۔ اور محل کی مناسبت سے محل کی خادمہ متصور کیا گیا ہے۔ حروف ر اور ل کا باہمی تبادلہ ہوتا ہے، لیکن ح اور ہ نے التباس پیدا کر دیا ہے۔

سوئنا : شوئنا (خواب۔ سونا) یہی لفظ پالی میں شوبن ہے۔ سنسکرت میں شپنا اور بودھ سنسکرت میں شوپن ہے۔

تتھاگت : (حقیقت کبریٰ) بودھا۔ وہ ذات جس میں پانچوں بودھا جمع ہوں

کن ہارہ : (پتوار مارنے والا) یہی لفظ سنسکرت میں "کرن دھار" ہے۔ اس کی پراکرتی صورتیں کنڑاہارہ، کانڈھار، اور کانتار، کانتاری وغیرہ بھی ہیں۔ اردو لشکری بولی میں اس کو سکانی کہتے ہیں۔

پد نمبر ۱۴

گنگا اور جمنا : ان الفاظ سے چاند اور سورج مراد ہیں جن کی تشریح پد ا میں کی گئی ہے۔

پولندا : (مستول) لشکری اردو میں اس کو ڈول بھی کہتے ہیں ۔
بوڑھی : ۲۰ کوڑی ایک پیسہ بہ معنی بوڑھی، گنڈا وغیرہ گنتی میں استعمال ہوتے تھے ....

وولنی : (وولنا بمعنی جانا) سے ماخوذ ہے، جس کے معنی : پھرتا ہے، جاتا ہے یہ مصدر عموماً ماگدھی میں استعمال ہوتا ہے ۔

ساسمی شن : (حقیقت سچائی) دراصل اس سے مراد وہ آگہی اور عرفان ہے۔ جو عابد کو نصیب ہوتا ہے

## پد نمبر ۱۶

ٹاکلی : ٹنکار - یہاں مراد دل کی آواز سے ہے ۔
سارہ ی : سارنگی بجانے کا گز - یہ سنسکرت لفظ سر لیکا سے ماخوذ ہے، سر کے معنی سینٹھا - نرکل کے ہیں اور اسی سے سرِ کی بھی بنا ہے ۔

## پد نمبر ۱۸

بھابھری آلی : بھابرہ آلی -
بھابری کا ماخذ سنسکرت لفظ بھاوا ئی ڈ ہو سکتا ہے۔ یعنی بھاؤ ائی بمعنی دلکش، حسین اور ناز و نخرہ والی عورت کیا تنترک اور پداولی کے نظریہ عشق کے تحت اس لفظ کا تعلق بھابی سے قائم ہو سکتا ہے ؟

بٹ لیو : پنچ کی صحبت ۔ بٹال دراصل شودر کی صحبت کو کہتے ہیں۔ اس لفظ کی سندھی صورت بٹار بمعنی گندا کرنا، مرہٹی میں بٹال بمعنی گندگی، گجراتی میں بٹال بمعنی حیض یا حیض والی عورت اور بنگالی میں بٹلے بمعنی بدمعاش مستعمل ہیں ۔

ہندی میں لفظ بٹ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی نیچ ذات کا شخص جو عموماً بنیے یعنی ویش کی طرف اشارہ ہوتا ہے ۔ لیکن کشمیری زبان میں بٹ برہمنوں کی ایک ذات ہے اور اس جاتی کے لوگ اپنے نام کے بعد یہ لفظ یعنی بٹ فخریہ استعمال کرتے ہیں ۔

## پد نمبر ۱۹

جُوئی : جگنو (جونی) یہ ذومعنی لفظ ہے۔ جگنو اور جوگن
چھاڑئی : چھڈئی (پراکرت) پالی میں چھڈ ڈتی اور سنسکرت میں چھر دتی ہے۔
اسی سے چھاڑ اور چھوڑنا ماخوذ ہیں

## پد نمبر ۲۰

کھمن : کھون = بین اور بودھ، فقیر کو کہتے ہیں۔ کھَ + مَن = (عدم) من جو آسمان
کی طرح خالی ہو۔
مگوا : فرحت۔ کسی خاص نسبت سے جو روحانی خوشی حاصل ہوتی ہو۔
انتوڑی = زچہ خانہ (سُہر) سنسکرت میں انتہ کوٹ ہے۔ اور دوسری بولیوں
میں آنتر ڑی، انترڑی وغیرہ الفاظ رائج ہیں۔
پہیلا : پہلا، پہہ لاّ، پدھم وغیرہ پراکرتی صورتیں ہیں۔
سنسکرت میں پرتھم ہے۔ اِلا دراصل پراکرت اور اپ بھرنش میں زائد
لاحقہ ہے۔
پُتّر : پتّا۔ پتھا بمعنی بیٹا۔ سنسکرت میں پُترّ ہے۔
نکھلی : نکالنا۔ سنسکرت میں نشکالن ہے۔

## پد نمبر ۲۱

چارا : مچھلیوں اور دوسرے جانوروں کی غذا۔ بنگالی میں صرف مچھلیوں کی
غذا کو کہتے ہیں۔ آسامی زبان میں چارا بمعنی چراگاہ بھی مستعمل ہے۔
ادیٹا : (ادیے) نظر آنا، جاننا۔ اس ترکیب میں علامت نفی نا بعد میں
استعمال ہوئی ہے، جبکہ عام طور پر یہ فعل سے قبل آتی ہے۔ متن یہ ہے کالاموش
ادیٹا نا بانا - کالے چوہے کا رنگ نظر نہیں آتا۔
کہانی : بات چیت، تقدیر اور بحث کے لئے استعمال ہوا ہے۔

## پد نمبر ۲۶

ہیروا : (ہیروک) مہایانہ بودھ فرقے میں دیوتا کو کہتے ہیں۔ لیکن سنسکرت اور تبتی میں اس سے مراد روپ ہے۔ یہ لفظ سنسکرت لفظ ہورروپ سے ماخوذ ہے۔ نام روپ کے ضمن میں اس کی تفصیل درج ہے۔

چٹاریو : کھا گیا۔ لیکن اس کے معنی لوٹ لیا اور چھین لیا کے بھی ہیں۔ چٹ اور چاٹ بمعنی کھانا۔ اردو میں چاٹ اور چاٹنا وغیرہ مستعمل ہیں۔

## پد نمبر ۲۷

بھر : تمام۔ پورا۔ عموماً یہ لفظ وقت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

پنال : پنالا۔ پرنالہ۔ سنسکرت میں پرنالی ہے۔

اس کو پوڈاں تال بھی سمجھتے ہیں جو سنسکرت میں پدنال ہے اور اس سے مراد کنول کا ڈنٹھل ہے۔

## پد نمبر ۲۸

داری : اردو میں یہ گالی ہے۔ اس کی پراکرتی صورت دری آ ہے اور سنسکرت میں درلیکا ہے۔ یہ لفظ بازاری عورت کے لئے مستعمل ہے۔

تیرا منی : خلاء (عدم) لیکن سہا جا سدھی میں خلاء کی نمائندہ عورت ہے اس کے لئے تخاطب کا یہ انداز ہے۔ اور اس طرح شن مہیری اور شن ہیلی بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ ذومعنی ہے۔

## پد نمبر ۳۱

ڈمرو ا : ڈھولک۔ چھوٹا ڈھول "نی" لاحقہ تصغیر ہے۔

## پد ۳۲

ناد، بندو، ردی اور ششی ویدانتی اصطلاحات ہیں۔ بندو ناد وہ غیبی آوازیں ہیں جو گن کو سنائی دیتی ہیں۔ ناد : ضمیر کی متواتر آواز (رقص) بندو = عارضی آواز (نقطہ) ردی = سورج، ششی چاند۔ یہ ذومعنی الفاظ ہیں۔

ہاتے رہے کنکن ماں لوڈ داپن : "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔ یہی کہاوت، "ہاتھک کانکن آرسی کاج" بھی ہے۔ داپن دراصل لوہے کے آئینہ کا نام ہے جس کو آہینہ کہتے ہیں، اور اس مفہوم میں یہ لفظ آسامی میں آج بھی مستعمل ہے۔

پد نمبر ۳۳

بینک سانپ بڑھیلا جائی : مینڈک کے ساتھ سانپ بھی بڑھتا ہے۔ بینگ سم ساپ بڑھیلا جائی۔ کا مفہوم تبتی زبان میں، مینڈک سانپ کا پیچھا کرتا ہے۔ لیا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر شہید اللہ کے انگریزی ترجمے میں اس کے معنی مینڈک سانپ کے ساتھ بڑھتا ہے لکھے ہیں۔ غرضیکہ اس کہاوت کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ میری ناقص رائے میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ "کیا مینڈک سانپ کے ساتھ بڑھتا ہے؟" استفہام انکاری ہے۔ یعنی نہیں! یہ ناممکن ہے۔ جیسے دوہا ہوا دودھ تھنوں میں واپس نہیں جا سکتا۔

اس پد میں چند ناممکنات کا تذکرہ ہے۔

پد نمبر ۳۴

اندی جالی : مجموعہ حواس۔ اندی آل، اندرا جال بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اندریہ یا اندری بمعنی حواس جس کا مخفف اندی ہے۔ اور جال بمعنی مجموعہ اس کو سنسکرت میں اندریہ سموہ بھی کہا ہے۔

پد نمبر ۳۶

دھوریا اناگین بی ہُن : سانس کو دونوں ہاتھوں کے درمیان روک کر سہاجا میں داخل کرنا۔

اس حالت کو ادا دھوتیکا بھی کہا ہے۔ دھوریا (دھولیا) بمعنی آمیزش اناگین بمعنی آنا جانا۔ شاعر کا خیال ہے کہ تینوں جہان معدوم ہیں اور ان کی گردش میں آنا جانا نہیں آنا جانا بغیر گردش کا مفہوم سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن یہ عدم کی انتہا ہے جو سہاجا میں محسوس ہوتی ہے۔

## پد نمبر ۳۷

مہاموو : مہامدرا = یوگا کی اصطلاح ہے۔
چوگوڑی : چتشکاٹی۔ چاروں قسمیں۔ احساس کے چاروں ذہنی قالب
بانٹو : عضو تناسل } لیکن تبتی زبان میں اس سے مراد جسم کے جہاز سے ہے۔
کرونڈا : مقعد } جس میں معدہ و مثانہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

## پد نمبر ۳۸

ناوڑی : چھوٹی کشتی۔ ڑی لاحقہ تصغیر ہے۔
اولول : بڑی لہر۔ سنسکرت میں اُلاول کہتے ہیں۔
ادجائی : اودیاتی۔ چڑھنا، اٹھنا۔

## پد نمبر ۳۹

گھنڈو : غنڈا، گنڈا = قدیم صورت ہے۔ یہ لفظ گجراتی سے اردو میں آیا ہے، لیکن قدیم پراکرت کا ہے۔
اکٹ ہوں بھب ہی گا آن : حیرت۔ ہونکار سے آسمان پیدا ہوگیا۔ اکٹ بمعنی اچنبھا، ہوں بمعنی ہونکار یعنی ہوں کہنے یا ہو جا کہنے سے، بھب ہی یعنی یقیناً پیدا ہوگیا۔ گا آن ۔ آسمان ۔
دو کھڑ کرلو بنا : بُرا خاندان ۔ دو کھُ، دشٹ بمعنی بُرا ۔ کوڑو بنا بمعنی کنبہ۔

## پد نمبر ۴۰

آلا جالا : فریب دھوکہ ۔
آلیں : بیکار، عبث، پراکرت میں آلاہی اور سنسکرت میں الم ہے۔
گرو بو باشے شیشا کالا : استاد گونگا اور شاگرد بہرا ۔
کالا بو ہیں سنبو ہیا جوئی سا بھی لکھا ہے ۔ اس مصرعہ کے معنوں میں بھی شارحین کو اختلاف ہے ۔ لیکن پورے پد کے مطالعہ کے بعد ربطِ معنی کے لحاظ سے یہاں دیئے ہوئے معنی صحیح ہیں سنسکرت اور تبتی میں فاعل اور مفعول کا ادل بدل ہوگیا ہے

اور بعض الفاظ بھی غلط بڑھ گئے ہیں۔

## پد نمبر ۴۱

**پاتھر** : اولا۔ جیسے برسے موسلا دھار پاتھر۔

**راوت** : سوار سپاہی: پراکرت میں راوتو اور سنسکرت میں راج پتر ہے۔ ہندی اور اردو میں راوت استعمال ہوتا ہے۔ سپاہی کے لیے اعزازی نام ہے۔

## پد نمبر ۴۲

**کندھا** : حالتیں، سنسکرت میں یہ پانچ ہیں۔ اور ان کو اسکندھ کہتے ہیں۔ رُوپ (شکل) بیدنا (احساس) سنگا (ادراک) سنسکارا (لاشعور)

**آئی سا بھابلے** : اس طریقے سے۔

**پلسنا** : کامیاب زندگی گذارنا۔

## پد نمبر ۴۶

**اَشرال** : یوگا کی اصطلاح ہے۔ درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔

## پد نمبر ۴۷

**باج ناؤ** : عدم کی کشتی۔ عدم جب دماغ کی چوٹی میں سما جاتا ہے تب دوئی قطعاً مٹ جاتی ہے۔ اور وحدت کا انتہائی حظ حاصل ہوتا ہے اور یہی سہاجا کی اعلیٰ صورت ہے۔[1]

---

[1] شہید اللہ۔ ڈاکٹر۔ بودھسٹ سٹک سانگ۔ کراچی سنہ ۱۹۶۰ء۔ بنگالی لٹریری سوسائٹی۔ کراچی صفحات ۸۴ — ۹۰

# تشریحات

۱۔ اَنَتّا:۔ سے مراد بودھا کے وہ خیالات ہیں جن کی رو سے زندگی آزار ہے اس آزار کا سبب خواہشات ہیں جن پر قابو پانے کے لیے آٹھ اصول ہیں۔ بودھا خواہشات کو منفی نہیں سمجھتا بلکہ اس کی نظر میں یہ حقیقی اور مثبت رجحان ہیں۔ ان خواہشات کو زیر کر کے البتہ نروان حاصل ہوتا ہے۔ یہ شرف مشرق میں دیوتاؤں کو نصیب تھا مگر بودھا نے ان سے چھین کر اپنے فلسفہ اخلاق کے تحت عام کر دیا تھا۔

۲۔ ارہنٹ:۔ وہ روشن ضمیر انسان جس کو نروان بودھا کی تعلیم سے حاصل ہو۔ برخلاف بودھا اسنرات۔ جن کی روشن ضمیری خود حاصل کردہ ہوتی ہے۔

اس لفظ کی دوسری مروجہ صورتیں یہ ہیں: ارہنتا، اراہن، اراہٹ اور ارہٹ۔

۳۔ براہما:۔ ذات اعلیٰ۔ کل (جنس سے مبرّا)۔ براہما کے معنی جادو ہیں۔ ہندو فلسفے کی ابتدا اس دن ہوئی جب کہ براہما اور روح (آتما) کو ایک متصور کیا گیا۔

تت توم اسی = تُو تُو ہے

اس وصل کے حصول کے لیے "یوگا فلسفہ" حرفِ آخر خیال کیا جاتا ہے۔

۴۔ براہمنٹر: براہمنٹرا۔ (اسم صفت)۔ براہمن۔ برہمن وغیرہ۔ مذہبی سردار۔ آریا عہد میں ان کا درجہ کھتری کے بعد تھا۔

۵۔ براہمناس (براہمنا) ویدا اور اُپنشد کے درمیانی عہد اور اس عہد کی مذہبی کتابوں کو کہتے ہیں۔

۶۔ بودھا:۔ روشن ضمیر انسان۔ گوتم بودھ۔

۷۔ بھکّو:۔ گوتم بودھ کا چیلا جو سنگھ کا رکن ہو، بودھ مت کا فقیر

۸۔ پنچ شیلا: شیلا۔ اخلاقی اصول کو کہتے ہیں۔ جو پانچ ہیں:۔

(۱) پاناتی پاتا ویرامنی سکھاپدن سماوی یامی۔

میں قتل نہ کرنے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں

(۲) اِدن نا دانا ویرامنی سکھاپدن سماوی یامی۔

کسی چیز کو بنا دیے نہ لینے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں۔

(۳) کامیسو مچھا چارا ویرامنی سکھا پدن سمادی یامی۔
مَیں بدکرداری اور نفسانی زندگی سے گریز کے عہد کا پابند ہوتا ہوں

(۴) موساوادا ویرامنی سکھا پدن سمادی یامی۔
مَیں غلط بیانی سے بچنے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں۔

(۵) سورا میرایا مجا پادت. تھانا دیرامنی سکھا پدم سمادی یامی۔
مَیں اس شراب کو نہ پینے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں جس سے نشہ اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

۹- پدم :- کنول (نیلوفر) دُنیا کے تمام مذاہب اور تہذیبوں میں متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ مسلم تہذیب میں یہ علاماتی طور پہ استعمال نہیں ہوا مگر بنگال کی ایک مسجد میں اس پھول کے نقش و نگار موجود ہیں۔ البتہ یہ فارسی اور اردو ادب میں تشبیہ کے لیے مستعمل ہے مگر اس کو وہ تقدس حاصل نہیں جو دوسری تہذیبوں میں ہے۔ ہندوستانی تہذیب میں اس کا ذکر ہماری رائے میں آریوں کی آمد سے قبل بھی ملتا ہے۔ نیلوتپل جو بظاہر ایرانی تلفظ کی ترجمانی کرتا ہے مگر اپنی اصل میں دراوڑی لفظ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ نیل کے معنی پانی ہیں جو سنسکرت میں نیر ہے۔ تامل میں پانی کو "نیر" کہتے ہیں اور اس کا مخفف نِنی ہے

بہر صورت کنول کو کمل بھی کہتے ہیں اور اودھی زبان میں جائسی کی پدماوت میں اس کے لیے کیوا بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ دُنیا کی دوسری تہذیبوں میں مختلف ناموں سے مشہور رہا ہے۔

آریوں کی دیومالا میں یہ پھول بہت اہم حیثیت رکھتا ہے۔ رگ وید سے لے کر اپنشد اور موجودہ ہندی ادب میں اس کو احتراماً استعمال کیا گیا ہے۔ ہندوستانی آریا قوم میں کنول کو پُرانے زمانے سے خدا یا ایک غیر فانی ہستی تصور کیا گیا ہے۔

---

لہ ڈاسن - جے - کلاسیکل ڈکشنری آف ہندو میتھالوجی لندن - صفحہ ۱۷۶

یہ گندی مٹی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ پانی کی سطح پر اُگتا ہے۔ گندے پانی میں بھی پاک وصاف رہتا ہے۔ دیوتاؤں کا یہ مرغوب پھول ہے۔ وہ اس کی مالا پہنتے ہیں۔ براہمناس میں کنول کا تذکرہ پرجاپتی کے ساتھ ملتا ہے[۱]۔ پرجاپتی سے (یہاں) ذات اوّل مراد ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ پرجاپتی خود کنول سے پیدا ہوئی تھی جب دُنیا نہ تھی اور پانی ہی پانی تھا تو کنول نے مادر اوّل کو جنم دیا۔ مہابھارت میں ہے کہ برہما بھی کنول سے پیدا ہوا جو وشنو کی ناف میں اُگتا تھا۔ اس کا تعلق غرضیکہ پرجاپتی، برہما اور وشنو اور شیو چاروں سے ہے۔ ادھر وشنو کی بیوی لکشمی سے بھی ہم رشتہ ہے[۲]۔ اور اسی رشتے سے اس کو پدم کہتے ہیں کیونکہ وشنو پران کی رُو سے لکشمی کنول پھول سے پیدا ہوئی تھی۔ لکشمی کا بیٹا کام دیو ہے جو عشق کا دیوتا ہے اور لکشمی تقدیر اور دولت کی دیوی ہے۔ اس طرح کنول کا تعلق عشق اور دولت سے بھی ہے۔ وشنو کی دیویاں کنول پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ وشنو کے چار ہاتھوں میں خود چار کنول ہوتے ہیں۔ اس کو دیوتاؤں کی رحم مادر بھی بتایا ہے

آریوں اور ہندوؤں کے بعد جینی بھی اس پھول کی عزت اور مان کرتے ہیں۔ نامی تاجر اور سوسانڈ وغیرہ کو کنول کا شوق تھا۔ پوجا کے وقت ہاتھ اُٹھا کر کنول بنانا جزو عبادت ہے اور اس کو کنول مدرا کہتے ہیں۔ انسانی جذبات میں ایک کا نام پدم لیسیا ہے جس کے تحت انسان اچھی چیز کی طرف اس طرح راغب ہوتا ہے جیسے کنول سورج کی طرف مڑتا ہے۔ کنول کا پھول بودھ مت میں سب سے زیادہ مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ شاعرانہ توجیہ یہ ہے کہ کنول غلیظ ماحول میں پیدا ہونے کے باوجود خوب صورت ہوتا ہے اسی لیے اس کمینی دُنیا کے اچھے انسانوں کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس کی ساخت پہیئے کی طرح ہے اور اس کی پنکھڑیاں تیلیوں کی جگہ ہیں۔ یہ پھول ہستی کے ابدی چکّر کی تعلیم

---

۱۔ آکانوگرافی آف بودھسٹ اینڈ ہندو کلچر، ڈھاکا میوزیم۔ این کے بھٹا چاریا۔ صفحہ ۷۷
۲۔ اسٹیونسن۔ ایس۔ ہارٹ آف جین ازم۔ لندن۔ صفحہ ۵۷
۳۔ ڈاسن۔ جے۔ کلاسیکل ڈکشنری آف ہندو میتھالوجی۔ لندن صفحہ ۱۷۹
۴۔ اسٹیونسن۔ ایس۔ ہارٹ آف جین ازم۔ لندن۔ صفحہ ۵۷

دیتا ہے۔ مہاتما بودھ کو اکثر کنول پر کھڑا دکھایا گیا ہے۔ اور اس کو بودھی ستو یعنی تبریعیت کا کنول کہتے ہیں۔ بودھ کا قدم جہاں پڑتا تھا وہ کنول کی صورت ہوتا تھا یہ عام عقیدہ ہے پالی ادب میں اس کے بہت سے حوالے ملتے ہیں۔ بودھ ادب میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ یہ پھول سورج کو روشنی بخشتا ہے۔

ہتھ یوگی فلسفے میں کنول کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ شٹ چکر نرپنم کے تنتری رسالے میں لکھا ہے کہ ادھار کنول کا بیرونی پردہ ایک مثلث ہے اور اس مثلث کے اندر لنگ ہے[۲]۔ پدم کی مختلف قسموں سے مختلف کرامات منسوب ہیں۔

انسان کے بدن میں سر سے زیر ناف تک چھ نقطے ایسے ہیں جن کی ورزش سے صحت قائم رہتی ہے اور حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ ان نقاط کو عموماً چکر کہتے ہیں اور کنول سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ان ریاضتوں کے مختلف آسن ہیں ان میں سے ایک کو پدم آسن کہتے ہیں۔ شاستر کی رو سے انسانی دماغ میں ایک ہزار پنیوں والا کنول ہے اور اس سے ایک رس ٹپکتا ہے اگر کوئی اس رس کو روکنے پر قادر ہو جائے تو وہ حیات ابدی حاصل کر لیتا ہے[۳]۔

غرضیکہ کنول یا پدم یا نیلوفر بودھ مت کے فلسفہ اور ادب میں خاصہ اہم پھول ہے۔ بودھ دھرم کی اکثر کتابوں کے نام پدم پر ہیں۔ بودھ مت سے قبل ویدوں کے عہد میں کنول رحم مادر کا نشان بھی تھا اور بودھ مت کی دعا یعنی

(اوم منی پدم ہوم یعنی خدا کنول پھول میں ایک گوہر ہے)

اپنی اہمیت میں آریا یا چینی تصور سے کم اہم نہیں۔ پدم سے استعارتاً عدم اور خلا بھی مراد ہوتا ہے۔ یہ تصور بودھ مت کے دور آخر میں عام تھا

---

۱۔ ای۔ ڈبلیو ہاپکن ریلیجن آف انڈیا۔ لندن۔ صفحہ ۵۰۲ ۔

۲۔ گوپی ناتھ۔ ایلی مینٹس آف ہندو آئکانوگرافی۔ لندن۔ صفحہ ۵۳۰ ۔

۳۔ شہید اللہ ڈاکٹر۔ لیس جانٹس مسٹیک۔ پیرس۔ صفحہ ۱۰۔

۱۰. تتھا گاتا :- (وہ جو آیا یا گیا ہے — یہ — یہاں تک)
بودھا کا نام جو اس نے روشن ضمیری کے بعد اختیار کیا تھا۔

۱۱. جھانا :- (دھیان) جھان - بودھ مت یہ لفظ مادی ماحول کے تصور کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے اہم درجے یہ ہیں :-

(الف) روپا دچارا - مادی کائنات کا تصور :- نفسانی چیزوں کا ذہنی انتشار اور برے خیالوں سے گریز کے بعد جوگی دھیان کے پہلے درجے میں داخل ہوتا ہے جس میں اس کو شعور اور استدلال نصیب ہوتا ہے۔ جو گریز اور بے تعلقی کا نتیجہ ہے لیکن یہ ذہنی حالت نہایت اطمینان اور خوشی کی ہوتی ہے۔ دھیان کے اس مرحلے کے لیے پانچ چیزوں کی غیر موجودگی اور پانچ کی موجودگی ضروری ہے۔ غیر موجودگی کے لیے نفسانی خواہشات، غصہ، کاہلی و بے حسی، بے چینی فکر اور تشکیک ہیں۔ اور جن کی موجودگی ضروری ہے وہ یہ ہیں۔ شعوری فکر، استدلال، خوشی، سرمستی اور توجہ۔
شعوری فکر اور استدلال کے خاتمے پر روحانی اطمینان اور قلب کو یکسوئی نصیب ہو جاتی ہے پھر یوگی دھیان کی دوسری منزل میں داخل ہوتا ہے جس میں فکر اور استدلال کا دخل نہیں۔ یہ صورت بھی گریز اور بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ حالت بھی خوشی اور سرمستی کی ہوتی ہے۔
خوشی اور سرمستی کے بعد یوگی کو دھیان کی تیسری منزل پیش آتی ہے جس میں وہ سکونِ قلب اور سلامتیِ طبع کے ساتھ رہتا ہے۔ اس طرح خوشی اور غم سے بے نیاز ہو کر یوگی کو قدیم خوشیوں اور غموں کا خیال جاتا رہتا ہے اور یوگی چوتھی منزل میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ خوشی اور غم دونوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے! اور وہ صرف توجہ اور سکونِ قلب کا سماں ہوتا ہے۔

(ب) ارُوپا چارا - غیر مادی کائنات کا تصور :- جب یوگی تصور کی حد سے گزر کر اس منزل پر پہنچتا ہے جہاں اسے کائنات لاانتہا معلوم ہوتی ہے تو اُسے لامحدود فضا کا احساس ہوتا ہے۔

لامحدود فضا کے احساس کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ شعور بھی لاانتہا ہے تب وہ غیر محدود شعور کی فضا میں داخل ہو جاتا ہے۔ غیر محدود شعور سے گزر کر وہ فنا کی منزل میں داخل ہوتا ہے تو ہر چیز اس کے لیے ناپید ہو جاتی ہے۔ فنا کی منزل سے گزر کر وہ احساس اور تصور سے بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔

دھیان کے لیے ضروری ہے کہ یہ خیال رہے

یہ جسم فانی ہے۔ عمر آنی جانی ہے۔ انسان میں شعور اور احساس ہے۔ اور یہی دنیا ہے اسی سے ابتدا ہے اور اسی سے انتہا ہے۔ اور یہیں سے اختتام کی راہ شروع ہوتی ہے

جو چیز پیدا ہوئی ہے فنا ضرور ہو گی۔

رجائیت اور قنوطیت کے درمیان کا راستہ بہترین ہے۔

ابھی بہت سی چیزیں پیدا نہیں ہوئیں اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی بھی پیدا شدہ، موجود اور وجود پذیر چیزوں سے رہائی کا امکان نہ ہوتا

رشک سے زندگی کی شمع روشن رہتی ہے۔

سچ وہ ہے جو کم بولا جائے۔

کوئی چیز مستقل نہیں۔ ہر شے رو بہ تبدیلی ہے۔

خود کی تکمیل کرو تاکہ دوسروں کی تکمیل میں اعانت کر سکو[۱]

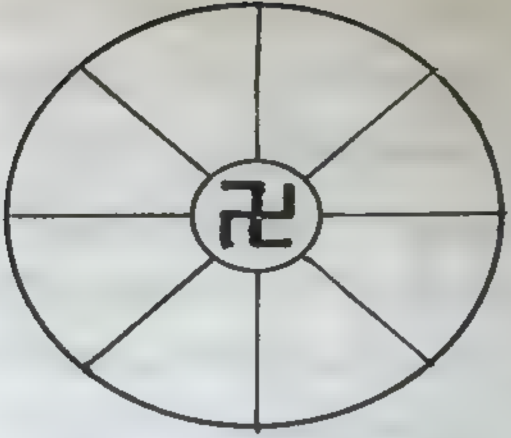
۱۲۔ دھمما:۔ تعلیم، اصول، نظام فلسفہ، طرز زندگی وغیرہ سے مراد ہے۔ بودھا کے اصولوں کو کہتے ہیں۔ سنسکرت میں یہی لفظ دھرم ہے۔ دھر کے معنی پکڑنا ہیں۔ اصولوں کو برتنا اور انھیں پکڑے رہنا دھمما ہے۔ اور اس سے مراد دراصل وہ فلسفہ حیات ہے جس سے وابستگی مقصد حیات ہو

۱۳۔ دھرم چکر:۔ دراصل گوتم بودھ کے ضبط نفس کا نشان ہے[۲]۔ بودھا کے انتقال سے پانچ سو سال بعد تک اس کی مورتی کی پوجا نہیں ہوئی بلکہ اس کی نمائندگی

---

[۱] جی۔ ایف۔ المین۔ بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج ایلن اینڈ اَن وِن لمیٹڈ ۱۹۵۹ء۔ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲

[۲] جی۔ ایف۔ المین۔ دی بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج ایلن اینڈ اَن وِن لمیٹڈ ۱۹۵۹ء، صفحہ ۱۷۳



اسی چکّر سے ہوتی تھی۔ دھرم چکّر وہ نظام ہے جس سے تمام مخالف قوتیں زیر ہوتی ہیں۔ اس کے سات جوہر ہیں جو کائناتی اصولوں کے نمائندہ ہیں۔ اس چکّر کو متحرک کرنے سے مراد ہے کہ ان اصولوں پر عمل کرنا ہے کیونکہ اس سے روحانی حکومت حاصل ہوتی ہے۔ یہ دراصل علّت و معلول اور نجی طریقہ کار (سواستیکا) کا چکّر ہے جو نروان کے بعد ختم ہوتا ہے۔ یہ چکّر فی الحقیقت دائرۂ وجود ہے۔ آواگون کا چکّر ہے۔ لازمی تبدیلی کا گھیرا ہے۔ اور یہی پوری زندگی کا ماحصل اور حقیقت ہے۔ اس چکّر کی چار دو تینیاں وہ حقیقتیں ہیں جو مصیبت، مصیبت کی علّت، مصیبت کا اختتام اور مصیبت ختم کرنے کا طریقہ کہلاتی ہیں۔ ان سے آٹھ راستے ہو جاتے ہیں:-

(۱) نظریات (۲) رغبت (۳) تقریر (۴) عمل (۵) روزی (۶) کوشش (۷) احتیاط (۸) ارتکاز اور علّت و معلول کے کلیہ کے لحاظ سے بھی۔ (۱) شعور (۲) تاثر (۳) احساس (۴) خواہش (۵) نسبت (۶) وجود (۷) دوسرا جنم (۸) موت کہلاتے ہیں۔

بودھا کی مورتی بننے سے قبل اس کی نمائندگی تین صورتوں سے کی جاتی تھی (۱) خالی تخت (۲) قدم کا نشان (۳) سورج چکّر۔ یہ تصویر پتھر میں کھدی ہوئی امراوتی ضلع گنتور اندھرا پردیش میں موجود ہے۔ یہ پہلی صدی عیسوی کی تصویر ہے۔ یہ ان دھمکاس کی تیار کردہ ہے۔ جو مہاسنگھیکاس کی اندھراں شاخ یا گوت سے تھے[۱]۔

---

[۱] جی۔ ایف۔ ایلن۔ بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج ایلن اینڈ ان ون۔ ۱۹۵۹ء۔ صفحہ ۲۹

۱۴۔ سادھم ما :۔ گوتم بودھ کی اصل تعلیم۔

۱۵۔ سنگھا :۔ بودھ کے مریدوں کا حلقہ۔

۱۶۔ سہاجیا :۔ انسان جب خود آگاہی کے درجے پر پہنچ جاتا ہے تو مادی دُنیا اور روح انسانی کے درمیان کی خلیج مٹ جاتی ہے۔ اور پھر سماجی ہنگاموں اور دنیوی کاروبار میں رہ کر بھی خود آگہی قائم رہتی ہے۔ اسی حالت کو سہاجیا کہا جاتا ہے۔

یہ دراصل روح کی اپنی حقیقت سے مواصلت ہے۔ اس کے حصول کے لیے تنو، آتما اور شکتی سے ساز باز کرنا پڑتا ہے۔ تنو سے مراد وجود کے غیر مادی حدود، آتما سے مراد نفس یا روح انسانی کی پوشیدہ قوتوں کا استعمال اور شکتی کا مفہوم وجود کی ارتقائی قوتوں سے کام لینا ہے[۱]۔

۱۷۔ شرن :۔ پناہ :۔ بودھ مت میں امر و نواہی کا واضح تصور نہیں ہے۔ بودھا کے اصول پہ زندگی گزارنا پارسائی سمجھی جاتی ہے۔ ان میں تین اصول جو "تی سرانا" یا تین شرن کہلاتے ہیں بہت اہم ہیں :۔

(۱) بودھم شرانم گاچ چیمی ۔ بودھ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۲) دھمام شرانم گاچ چیمی ۔ دھم کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۳) سنگھدام شرانم گاچ چیمی ۔ سنگھ کی پناہ چاہتا ہوں۔

شرن کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ یہ لفظ سنسکرت اور پراکرت دونوں میں ملتا ہے۔ اس کے مشہور معنی ہیں۔ پناہ، مدد، تحفظ، بچاؤ وغیرہ۔ اسی لفظ سے پناہ گاہ، خلوت گاہ، آرام گاہ اور آبادی بھی مراد ہے۔

مگر پالی زبان میں اس کے تین معنی ہیں یعنی حفاظت، مدد، امن۔

اردو میں شرن ہی استعمال ہو تو بہتر ہے ورنہ اس مفہوم کو پناہ مانگنا اور دہائی دینا سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

یہ تینوں نصیحتیں تقلید محض کی اجازت نہیں دیتیں کیونکہ تقلید کو بودھا نے مذموم

---

[۱] چودھری — ہری داس — یوگا — لندن — صفحہ ۳

بتایا ہے اور اس کو بہالت ٹھہرایا ہے۔ تقلید سے پاکیزگی میں کمی آتی ہے اور روحانی ارتقا رُک جاتا ہے۔ بودھا نے اپنے پیروؤں کو نیک انسانوں سے کسبِ فیض کی تلقین کی ہے اور بُرے انسانوں سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔ بودھا اکثر کہا کرتا تھا کہ "سُنی سُنائی باتوں پر یقین مت کرو۔ جہاں تک میری تعلیم کا تعلق ہے میرے الفاظ کو بھی عقل کی کسوٹی پر پرکھو اور تحقیق کے بعد قبول کرو۔ میری نصیحتوں کو میری خاطر مت مانو۔ اس طرح تم کو اعتماد حاصل ہوگا۔ اور تقلید سے بچ جاؤ گے۔ اعتماد ہی اس دُنیا میں انسان کی سب سے بڑی دولت ہے"۔

شرن میں گوتم بودھا نے یہ نہیں کہا ہے کہ "سب کچھ چھوڑ کر میری طرف آؤ۔ میں تمہیں نجات دلاؤں گا۔"

اُس کا خیال ہے کہ نروان انسان کی اپنی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے۔ البتہ تین شرن پر عمل کرنے سے راستہ آسان ہو جاتا ہے۔[1]

۱۸۔ کرم :- کرم کا فلسفہ وید میں نہیں ملتا۔[2] مگر اصولی طور پر یہ بودھا سے قبل کا مانا جاتا ہے کیونکہ اس کا تذکرہ ان دونوں اُپنشد میں ہے جو گوتم بودھا سے قبل تصنیف ہوئے تھے۔ مگر اس فلسفہ کی مقبولیت اور عمومیت برہمنا اور بودھ مت کی وجہ سے ہوئی۔ کرم اور کرم پھل میں فرق ہے کیونکہ کرم سے مراد عمل اور کرم پھل کا مطلب عمل کے نتائج ہے۔ اس فلسفہ کو غیر آریا پنڈت پناہی حاصل رہی ہے اور بودھ مت اس کے سرپرست رہے۔ بودھا کی نظر میں کرم سے مراد دراصل چیتنا یعنی ارادہ ہے[3] ارادے کے بعد ہی ذہن، جسم اور زبان کام کرتے ہیں۔ اس لیے اچھے اور بُرے کرم بے معنی الفاظ ہیں۔ البتہ ان کے نتائج اچھے اور بُرے ہو سکتے ہیں۔ کرم کا تعلق تقدیر سے نہیں۔

---

[1] سدھادت۔ اے۔ بی۔ پالی ڈکشنری سیلون ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۷۱۔

[2] لوئس رینو کا خیال ہے کہ یہ تصور دراوڑی ہے۔ لندن کلاسیکل انڈیا والیوم ۳ ۱۹۵۰ء صفحات ۴۲، ۵۷، ۸۹

[3] چیتناہم بھکھوے کرمار ودامی۔ چیتایت دنا کم مام کرو تی کاینا، واچا، مناسا۔

کرم پھل کے خیالات سے آواگون پیدا ہوتا ہے اور اس چکر کو توڑنے کے لیے بہت سے نظام فکر وجود میں آئے لیکن ان تمام کا لب لباب یہ ہے کہ اگر براہمنا اور آتما کا ملن ہو جائے تو آواگون کا چکر ختم ہو جاتا ہے۔ بودھا نے کرم کے فلسفے کو تسلیم کیا مگر اس کو اَہنسا کے اصول سے ملا دیا یعنی حیات اور سلسلے حیات کو دریائے شعور کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور دھماپدا کے باب "پسندیدہ اشیاء" میں کرم پھل کے بارے میں درج ہے کہ جس طرح مسافر طویل سفر کے بعد گھر واپس آتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اسی طرح جب کوئی نیک اعمال والا انسان دُنیا سے رخصت ہوتا ہے تو دوسرے جہان میں اس کے اچھے اعمال اس طرح اس کا خیر مقدم کرتے ہیں بداعمال انسان شعور حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے اعمال کی آگ میں جل جاتا ہے[۱]۔

کرم پھل کے سلسلے میں نفرت پر زیادہ زور ہے۔ اس دُنیا میں دشمنی نفرت سے ختم نہیں ہو سکتی بلکہ نفرت کو ختم کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے[۲]۔ یہی قانون اصل ہے جو لوگ اس گُر سے واقف ہیں وہ آپس میں لڑنا چھوڑ دیتے ہیں۔ دھم ماپدا کی رُو سے انسان کا من ہر لحاظ سے شرف اوّلیت رکھتا ہے۔ اور تمام چیزیں ثانوی ہیں اور اسی کی پیداوار ہیں۔ اس لیے بودھ مت دراصل دل اور ذہن کی ثقافت کا نام ہے۔ اس لیے دل پہ قابو رکھنا بہت ضروری ہے۔

تیراندازی سے قبل تیر چڑھانا اور تیر کو سیدھا کر لینا ضروری ہے۔ اسی لیے ایک باشعور انسان بے چین اور بے ڈھنگے دل کو ٹھیک کر کے کام میں لگاتا ہے[۳]۔

۱۹۔ مہایانا:۔ بودھ مت کا مشہور دبستان ہے جس میں مجموعی نروان کو فلسفیانہ انداز میں لیا گیا ہے۔ اس سے عدم یا خلا، کو وجود کی انتہا سمجھ کر روشن ضمیری کے طفیل وابستگی کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور انسان کی پوشیدہ روحانی صلاحیت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس طرح

---

[۱] دھم ماپدا گاتھا۔ باب ۱۲۔ پیاوگ گا۔ شعر ۲۰۹ — ۲۱۵

[۲] سنسکرت دھرم پد اور تبتی اودا نا ورگا اور پالی متن میں اختلاف ہے۔

[۳] برو۔ جے۔ دھرماپد۔ لندن ۱۹۳۱ء باب ۲۱ صفحہ ۳۳۔

تمام انسان غیر فانی ہو جاتے ہیں یعنی مہایانا میں مجموعی نروان کو نفسیاتی طور پہ روشن ضمیری اور عرفان کی انتہا سمجھا جاتا ہے۔ مشرقی فلسفے اور بالخصوص بودھ مت میں انسان اور قدرت میں بنیادی اختلاف نہیں سمجھا گیا بلکہ یہ اپنی اصل میں دونوں ایک ہیں۔ سانپ جو انسانی دشمن ہے یونانی دیومالا میں اس لیے مارا گیا کہ یونانی ہیرو ہرکلیس کامگار ہو۔ عیسیٰؑ نے بھی سانپ کا سر کچلا لیکن ہندستان میں سانپ کو نہیں مارا جاتا کیونکہ وہ روح قدرت کی طاقت کی علامت ہے۔ اس کو مارنے کے بجائے رام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور سانپ اہنسا کے ذریعے دوست ہو سکتا ہے۔ سانپ کو اہنسا سے رام کرنا کمزور فطرت انسان کے لیے ممکن نہیں۔ بعض مخصوص ہستیاں ایسا کر سکتی ہیں۔ اس لیے قدرت کے اس مظہر کو حیات انسانی کے تحفظ کی خاطر انسان کی راہ سے الگ کر دینا بہتر ہے۔ استعارتاً بھی اس کا سمجھنا اور نبھانا مشکل ہے۔ تنترک یوگا میں سانپ جنسی پوشیدہ قوت کا مظہر ہے جب کہ یہ کنڈلی میں بیٹھا ہو۔ کنڈالینی سے موجودہ سائنس کی زبان میں انسان میں داخلی ایٹم کو توڑنا ہے جس سے جسمانی اور روحانی اعمال رونما ہوتے ہیں۔ اس لیے تنترک یوگا میں روحانی اعمال کنڈالینی سے ہی شروع ہوتے ہیں اور اصل سے واصل ہو جانے پر ختم ہو جاتے ہیں[1]۔ اردو میں سانپ کا کنڈلی مار کر بیٹھنا محاورہ ہے جس سے مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ قوت غیر متحرک ہے۔ ناگ دیوتا کی دیومالائی اہمیت یہی ہے۔ تنترک یوگا میں خواہشات کا احترام پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہی تخلیق کی ضامن لیکن یوگا کی دوسری قسموں میں نفس کشی اور خواہشات کو کچلنا عین عبادت ہے۔

بودھا کے گیان پر قدرت کی تمام اعلیٰ اور ادنیٰ طاقتیں خوش ہوئی تھیں کیونکہ تمام مناظر قدرت کو بودھا کی وساطت سے اصل روح کے ساتھ قربت حاصل ہو گئی تھی اور انسان کے ساتھ کائنات کو بھی نروان مل گیا تھا[2]۔

---

[1] چودھری ـــــ ہری داس ـــــ یوگا ـــــ لندن ـــــ صفحہ ۲۰

[2] چودھری ـــــ ہری داس ـــــ یوگا ـــــ لندن ـــــ صفحہ ۲۶

۲۰۔ نروان :۔ نروانا۔ نبانا۔ مختلف تلفظ کے ساتھ یہ لفظ استعمال ہوتا ہے مگر پالی ادب میں جو بودھ مت کا نمائندہ ہے نبانا لفظ پایا جاتا ہے۔

یہ لفظ ویدک میں بھی ملتا ہے ،اس کی تشریح نر+ وان = پھونکنا۔ ٹھنڈا کرنا ہے۔
نبانا بھی چراغ گُل کرنا آج کل بھی بنگالی زبان میں مستعمل ہے۔
دھمم ماپدا میں "نبانا پرامم" ملتا ہے۔

نی ۔ صیغۂ نفی اور بانا یعنی خواہش ، تمنا ۔ وغیرہ ۔ یعنی خواہش یا تمنا کی نفی بودھ مت کی تعلیم خواہشات اور ارادے کے ضبط کا نام ہے۔ جس سے قلب کی تربیت مقصود ہوتی ہے ۔ ہر شخص کو اپنے نفس کی تربیت کرنی چاہیے اور اپنے روحانی تجربات کو رہنما بنانا چاہیے ۔ جب خواہشات اور تعینات کے تمام پردے چاک ہو جاتے ہیں تو نروان (وصل ۔ نجات اخروی) حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کے لیے بحث و مباحثہ لاحاصل ہے ۔ یہ چند حقیقتوں کا ادراک ہے ۔ جو شیلا، سمادھی اور تپتا وغیرہ کے ادراک کے بعد نصیب ہوتا ہے ۔ روزانہ کی زندگی میں معمولی اخلاقی امور کی پابندی سے بالآخر اعلیٰ روحانی خوشی (نروان) حاصل ہوتی ہے۔ اس کے اصولوں سے کسی کو نجات نہیں اور نہ کسی کے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے ۔

۲۱۔ ویدانت :۔ ویدانت دراصل ہندی فلسفہ کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق کبھی وید سے تھا زمانے کے ساتھ ساتھ اس فلسفے میں تبدیلیاں ہوتی گئیں ۔ ویدانت کی تعلیم یہ ہے کہ اس مادی عالم کی تہہ میں صرف ایک حقیقت مضمر ہے اور وہ پرم برہمہ (ذات اعلیٰ) ہے ۔ یہ دراصل اس حقیقت یکتا کی تفسیر کی قدیم ترین کوشش ہے جس کو ہم روح یا مادہ بھی کہتے ہیں ۔ ویدانت کی رُو سے عالم کا عین ایک ہے جو ست اور اَست (ہونا اور نہ ہونا) دونوں سے ماورا ہے ۔ یہ دونوں یعنی عدم و وجود اس کے دو رُخ ہیں ۔ مگر اس کی فہم اس سے علیحدہ ہے ۔ وہی مبدا حیات ہے ۔ وہ آرزوؤں کی منتہا ہے جس تک شعور کے ذریعے پہنچ سکتے ہیں [۱]

---

[۱] احسان احمد مولوی مترجم اصول فلسفہ ہنود ۔ حیدرآباد جامعہ عثمانیہ ۱۹۵۳ء صفحہ ۵۴

ماقبل مادہ حالت کو اُست کہا گیا ہے جس سے سُت نکلا ہے۔ اُست سے وہ حالت مراد ہے جب کہ اشیاء کا میزہ ارتقا نہیں ہوا تھا اور عالم پر یکسانی کا عالم طاری تھا جس کو یونانی میں کیاس کہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اُست دراصل بے شکل پراکرتی ہے جس کی ایک علامت 'پانی' بھی ہے۔ ابتدا ساری دُنیا میں پانی ہی پانی تھا۔[1]

اُست سے مُنش پیدا ہوا مُنش نے پرجاپتی کو پیدا کیا اور پرجاپتی سے تمام جاندار پیدا ہوئے۔ کائنات کا آغاز ابتدائی مادے کے ہیجان سے ہوا یعنی توانائی کا پانی سے اخراج ہوا۔ تخلیقی فعلیت کے اس آغاز کو خواہش کہا گیا ہے۔ یہی خواہش ذہن کا تخم ہے۔ عالم کے ارتقا میں خواہش یعنی خود کو ظاہر کرنے کا ارادہ کسی فائدے کی بنا پر نہیں بلکہ توانائی کا بہاؤ ہے۔

۲۲۔ **یوگا:۔** یوگا بھی قدیم ہندی فلسفہ کی ایک شاخ جس سے عام طور پر جسمانی ورزش یا مختلف آسنوں کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ یہ فلسفہ پانچویں صدی عیسوی میں پتنجلی نے پیش کیا تھا[2]۔ لفظ یوگا کا ماخذ یوج ہے جس کے معنی شریک ہونا۔ واصل ہونا اور باندھنا وغیرہ ہیں۔ اس لیے یوگا دراصل وصل کو کہتے ہیں[3]۔

یوگا آخر کار لاعملی اور بن باس اختیار کرنے پر منتج ہوا۔ بن باسی جوگیوں کے مختلف دبستان بن گئے تھے۔ جن کے لباس اور طرزِ رہائش مختلف تھے۔ بودھا کی پیدائش کے وقت یہ سب دبستان ایک دوسرے سے مل گئے تھے اور یہی انتشار بودھ مت کے فلسفہ اخلاق کا پس منظر ہے۔ اس کی چند قسمیں یہ ہیں؛۔

(الف) ہتھا یوگا:۔ اس کا تعلق جسمانی ریاض سے ہے جس سے جسم اور دل دونوں مربوط کیے جاتے ہیں۔ یہ لفظ 'ہا' اور 'تھا' سے مرکب ہے۔ 'ہا' کے معنی سورج اور 'تھا' بمعنی چاند ہے۔ اس سے مراد تنفس کا مکمل اور متوازی ریاض ہے جس میں سانس

---

۱۔ رگ وید۔ دہم ۳ — ۱۲۹۔

۲۔ چودھری — ہری داس — یوگا — لندن — صفحہ ۴۶

۳۔ " " " " صفحہ ۲۰،۳

دائیں نتھنے سے لیا جاتا ہے جو سورج ہے اور بائیں سے نکالا جاتا ہے جو چاند کہلاتا ہے۔ اس ریاض سے انسان کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں۔ اس میں آسن کو خاص اہمیت ہے بالخصوص کنول آسن جس میں سر اور کندھے پر کھڑا ہوا جاتا ہے۔ اس طریقے سے جسم کے تمام غدودوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور شریانیں مضبوط ہوتی ہیں۔ یوگا کی مشق کے لیے شریانوں کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔

(ب) پرانا یام :۔ تنفس کے ریاض سے اس قوت پر قابو پانا جو جسم میں جاری وساری ہوتی ہے۔ اور اس طریقے سے نفسانی اور مادی قوت پر جس کو کنڈالینی کہتے ہیں پورا تسلط حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قوت پر قابو پا کر اسے حصول مقاصد کے لیے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ تب انسان اپنی اصل سے واصل ہونے کی راہ پہ لگ جاتا ہے۔ اس سے جسمانی قوت بھی نصیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے مزاج نہیں بگڑتا اور جذبات پر قابو رہتا ہے

(ج) راجا یوگا :۔ ہتھا یوگا کے برخلاف اس کا آغاز دماغ سے ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے دماغی افعال پر پورا تسلط ہو جاتا ہے اور اس سے دل و دماغ یعنی روح روشن ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے لیے ہتھا یوگا کی ضرورت ہے۔ جس سے یَم یعنی ضابطہ اخلاق اور نیَم یعنی ضابطہ مذہب کی تکمیل ہوتی ہے۔

(د) تنترک یوگا :۔ اس میں سکایا آیا سانا، یعنی تمناؤں سے پُر عبادت کی تلقین ہے۔ خواہشات کو قدرت کی تخلیقی قوتوں کا اظہار سمجھا جاتا ہے۔ البتہ ان قوتوں کی تنظیم ضروری ہے۔ تاکہ ہر شخص کو اپنی فطرت کے مطابق اطمینان نصیب ہو سکے۔ ان خواہشات کی تکمیل کے لیے بودھ کے فلسفہ اخلاق میں جواز موجود ہے۔ بندہ خود کو مقاصد تخلیق کے لیے پیش کرتا ہے۔ تنترک علاج بالمثل کا قائل ہے۔ نفسانی خواہشات روحانی ترقی کے لیے مزاحم نہیں۔ کیونکہ اس طرح انسان تخلیقی قوتوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اس کے جذبات خود پرستی سے پاک ہوتے ہیں۔ اس کی رُو سے پانچ میم یعنی مَدیا (شراب)، مانش (گوشت)، متسیا (مچھلی)، مُدرا (بھنا ہوا غلہ) اور میتھونا (مباشرت) طاقت کے معاون ہوتے ہیں۔

# مشترک الفاظ

پد ۱

کاآ (کایا)، آس ہانگن، کپٹ، پاکھ۔

پد ۲

ردکھ، کاؤ (کوآ)، کوڑی، ہیا۔

پد ۳

باکل (بکلی) دوارک (دوارہ) گراہک (گاہک) چونسٹھ، گھڑولی (گھڑیا)۔

پد ۴

سوئنی (سوگن)، کمل (کنول)، چینبھی (چینبی)، شاش (سانس)، کنج تال (کنجی تالا)۔

پد ۵

گمبھیر، دھاما (دھوم)، موہ، پاٹے (پٹ، پٹرا)، داہن (دائیں)، بام (بایاں)، انتر۔

پد ۶

مانشیں (ماس یعنی گوشت)، ترنگ، کھر۔

پد ۷

ہاٹ، ہیو (ہیئے)۔

پد ۸

سونا، روپا، کھونٹی۔

پد ۹

باندھن (بندھن) بدھیا (ودیا یعنی علم)

پد ۱۰

نگر، ڈومنی (ڈومنی)، گڑیا (کٹیا)، پدم (کنول)، ہاڑ (ہڈی)، مالا

پد ۱۱

شکتی، کھاٹے (کھاٹ)، ڈمرو، دیہہ، ابھرن، شاسو (ساس) ننند (نند)، گھر، سالی، ما (ماں)

پد ۱۲

ٹھاکر، مت (عقل)

پد ۱۳

ہہیری (مہری، ہہیلی)، گندھ، رَس، نِند (نیند) ۔

پد ۱۴

گگن، رتھ،

پد ۱۵

سنسار، تل، بھول، ماآ (مایا)، گھاٹ ۔

پد ۱۶

گھن، پاپ، پُن، چِت، مہارس ۔

پد ۱۷

تانت، بَینا (بَین)

پد ۱۸

جن، کام (مست)

پد ۱۹

من، پون، دونڈی، سہج ۔

پد ۲۰

ناڑی، وَیَر (بَیر)

پد ۲۱

اندھاری (اندھیری)، موش، چارا، مارہ، چنچل، دِھان (دِھیان)

پد ۲۲

مرن، رس رسان،

پد۲۳

جیون

پد۲۶

دوئی

پد۲۷

انگ ، لیلا (حالت) ۔

پد۲۸

نام ، کرن ، کنڈل ، داری ، تنبول ، کاپڑ (کافور) ، گری ۔

پد۲۹

روپ ، ساپنخ (زینج )

پد۳۰

الال (خوشی) اندھارا (اندھیرا)

پد۳۱

گھن ، دُور ،

پد۳۲

بانک (ٹیڑھا) ، کنکن (کنگنی) ، داپن (درپن) ، کھال ۔

پد۳۳

ٹمال ، پٹرودیشی (پڑدسی) ، بلد (بیل) ، سادھی (سادھو) ، سیالا (سیار)

پد۳۴

باک ، (واک یعنی لفظ) ، پرم (اعلیٰ) ، رآ (راجا)

پد۳۵

پنیا (پانی) ابھاگے (بدنصیب)

پد۳۶

بھنڈار، بھاگ، سپنا، سا کھی،

پد ۳۷

پتھ (راستہ)

پد ۳۸

شدھ، پتوال، کوئی،

پد۳۹

گھنڈا (غنڈہ)، آپا (اپنی ذات)، جگ

پد ۴۰

پوتھی، ڈھال،

پد ۴۱

پاتھر (پتھر یعنی اولا)، باںجھی (بانجھ)

پد۴۲

چیا (چت یعنی دل) شاآر (ساگر)

پد۴۳

مہا، بل،

پد۴۴

کمن،

پد ۴۵

آشا، پات، پھل، گرو، مول، ڈال

پد۴۶

بل، چھاآ (سایہ)

پد ۴۷

چنڈال، آگ، جوآلا، دھوم (دھواں)

پد ۴۸

آج، نج، پریوار (خاندان)

پد ۴۹

باڑی، کنٹھ، بالی، کپاس۔

پد ۵۰

بلی، بھولا۔

# مشترک مصادر کی قدیم صورتیں

## پد ١

کری آ (کرنا)، پوچھیا (پوچھنا)، کری آئ (کرنا)، جان (جاننا)، مری آئ (مرنا)، شنو (سننا)، دیٹھا (دیکھنا)، بوٹھا (بیٹھنا)۔

## پد ٢

دوہی (دوہنا)، کھائ (کھانا)، نلو (لینا)، گیلو (جانا)، جاگئ (جاگنا)، گاٹیلا (گانا)، سمائلو (سمانا)۔

## پد ٣

ساندھئ (ساندھنا)، باندھئ (باندھنا)، دیکھیا (دیکھنا)، آئلو (آنا)، بہوٹیا (بہنا)۔

## پد ٤

چاپی (چاپنا)، پبی (پینا)، بہیا (بہنا)۔

## پد ٥

باہی (بہنا)، تھاہی (تھمنا)، گڑھئ (گڑھنا)، تروئ (تیرنا)، جوڑیا (جوڑنا)
لوا (لینا)، ہوئ بو (ہونا)، پوچھہو (پوچھنا)

## پد ٦

پڑئ (پڑنا)، چھاڑتی (چھوڑنا)، چھوئی (چھونا)، پیئ (پینا)، جانی (جاننا)،
بولئ (بولنا)، چھاڑی (چھوڑنا)، دیئ (دکھنا)۔

## پد ٧

روندھیلو (روندھنا)، آئلا (آنا)، گیلا (جانا)۔

## پد ۸

بھری لی (بھرنا) بہوڑئی (بہوڑنا واپس آنا)، باہا (باہنا)، پوچھی (پوچھنا)، چڑھیلے (چڑھنا)، ملی ملا (ملنا) ۔

## پد ۹

موڑیو (موڑنا)، کری سموں (کرنا) ۔

## پد ۱۰

ناچئی (ناچنا)، لو (لینا)، ہوئی (ہونا) چھاڑی (چھوڑنا) دھالی لی (دھارنا)

## پد ۱۱

دھری آ (دھرنا)، باجئی (بجنا)، لوٹیا (لینا)، ماری (مارنا) بھوئیا (ہونا)

## پد ۱۲

جیتے لو (جینا)، پیئی او (پینا)، جی او (جیتنا) دیہوں (دینا) لیہوں (لینا) ۔

## پد ۱۳

کیا (کرنا)، ماری (مارنا)، چلی لا (چلنا)

## پد ۱۴

باہئی (بہنا)، چڑھی لی (چڑھنا)، پار کرسیئی (پار کرنا) چڑھیا (چڑھنا) ۔

## پد ۱۵

پوچھ سی (پوچھنا)

## پد ۱۶

گاجئی (گرجنا)، بھاجئی (بھاگنا)، دھابئی (دھابنا یعنی دوڑنا)، توڑیا (توڑنا)

## پد ۱۷

لاگے لی (لگنا)، باجئی (بجنا)، بلاسے (بلاسنا یعنی جھنکارنا)، چاپئی (چاپنا، دبانا)
ناچنتی (ناچنا)، گانتی (گانا)، ہوئی (ہونا)

پد ۱۸

باہیا (بہانا)، بولئی (بولنا)، بٹالیو (بٹالنا بخس کرنا)، ڈھالیو (ڈھالنا یعنی لاپرواہی برتنا)۔

پد ۱۹

پوہائی (پوھپٹنا) چھاڑی (چھوڑنا)۔

پد ۲۰

ہووں (ہونا)، چاہم (چاہنا)۔

پد ۲۱

بھکئی (بھکنا یعنی کھانا)، توٹئی (ٹوٹنا)، اٹھی (اٹھنا)، چرئی (چرنا)، پھٹئی (پھٹنا یعنی چھوٹنا)۔

پد ۲۲

رچی (رچنا)، جانہو (جاننا)

پد ۲۳

پسریؤ (پسرنا)۔

پد ۲۶

اہاریو (اہارنا یعنی کھانا)، دھنی (دھننا)، چٹاریو (چٹارنا یعنی فنا کرنا)۔

پد ۲۷

بکسیو (بکسنا)، بوجھیا (بوجھنا)

پد ۲۸

بسئی (بیٹھنا)، لاگے لی (لگنا)، لوٹیا (لینا)، نیا (لینا)

پد ۲۹

جائی (جانا)، بلسئی (بلسنا یعنی ظاہر ہونا)

پد۳۰

بھَریا (بھرنا یعنی کامیاب ہونا) دُلی آ (دُلنا یعنی دبانا) بوجھیا (بوجھنا)

پد۳۱

باجئی (بجنا) نبیاریو (نبارنا یعنی رکھنا) بہالیو (بہارنا یعنی بچارنا)

پد۳۲

چھاڑی (چھاڑنا یعنی چھوڑنا) بھائیلا (بھاونا یعنی سمجھنا)

پد۳۳

بڑھیلو (بڑھنا)، بیاایل (بیاہنا) جوجھئی (جوجھنا یعنی لڑنا)

پد۳۴

بلسئی (بلسنا یعنی کامیاب ہونا)

پد۳۵

بوجھیلا (بوجھنا) لوٹیلا (لینا) کوٹیلا (کرنا)

پد۳۶

ساکھی کریو (گواہ بنانا)، دھوریا (دھورنا یعنی ملانا)

پد۳۷

ٹوٹی گیلو (ٹوٹ جانا)، بکھانی (بکھانا یعنی بیان کرنا)۔

پد۳۸

تھاکیو (تھاکنا یعنی رہنا) کھائیو (کھانا)، بوڑیا (بوڑنا یعنی ڈوبنا) ادجائی (اُجلانا)

پد۳۹

ہوں (ہونا) بھبہی (ہونا) کھائیو (کھانا)

پد۴۰

سمائی (سمانا) کہیبا (کہنا) سمجھوٹیا (سمجھانا)

پد ۴۱
کھائی (کھانا) چمکیئ (چمکنا یعنی خوف زدہ ہونا) بھوئی آ (ہونا) پھولی لا (پھولنا)

پد ۴۲
سوشئی (سکھانا)، دیکھئ (دیکھنا)۔

پد ۴۳
پھری آ (پھلنا)، ڈھلیا (ڈھالنا)

پد ۴۴
ملی آ (ملنا) ادئی آ (اٹھنا)

پد ۴۵
چھیمئ (چھیجنا یعنی مرنا) چھیبیا (چھیدنا)

پد ۴۶
لوٹئی (لوٹنا)

پد ۴۷
جلی آ (جلنا) لاگے لی (لگنا) سیچو (سینچنا)، اٹھی گیلو (اٹھ جانا)

پد ۴۹
بہائیو (بہانا، لوڑیو (لوٹنا

پد ۵۰
پھوٹیلا (پھوٹنا) گاڑیلا (گاڑنا)

---

نوٹ (الف) مفرد افعال نسبتاً زیادہ ہیں لیکن کچھ مرکب مصادر کے افعال بھی ملتے ہیں. ہم نے زمانے کے لحاظ سے ترجمہ نہیں لکھا ہے بلکہ اردو کے صرف مصادر بتا دیئے ہیں.

(۲) افعال کی اکثریت، آ۔ ئی۔ د پر ختم ہوتی ہے۔

# آثار اُردو ـ سنہ ۸۰۰ء میں

مندرجہ ذیل فقرے اُردو سے بہت قریب ہیں ۔ اور دکنی اُردو سے نسبتاً ایک لحاظ سے آسان ہیں ۔ حالانکہ یہ دکنی سے آٹھ سو سال پُرانی زبان ہے ۔

پد ۱ سطر ۴ ـ لوئی بھنوئی گُرو پوچھیا جان ۔
پد ؍ سطر ۶ ـ سکھ دکھ تیں بخت مری آئیُ ۔
پد ۲ سطر ۵ ـ سمسرا ندِ گیلا بھوڑی جاگئیُ ۔
پد ؍ سطر ۶ ـ کانیٹ چوڑے نِلا کا گئیُ ماگئیُ ۔
پد ۳ سطر ۶ ـ آئی لوگر ایک آپنے بھیا ۔
پد ۴ سطر ۴ ـ تو موہ چُھبی کمل رس پیو می ۔
پد ۶ سطر ۳ ـ اپنا مانشے ہرنیا بیری ۔
پد ؍ سطر ۷ ـ ہرنیا بولئیُ ہرنیا شُن تُو ۔
پد ؍ سطر ۹ ـ ترنگ تے ہرنیا کُھر نا دیسئیُ ۔
پد ۷ سطر ۷ ـ جے جے آٹلا تے تے گیلا ۔
پد ۱۱ سطر ۹ ـ ماری سا سو ، ننند گھرے سالی ۔
پد ۱۲ سطر ۱۰ ـ چو نسٹھی کوٹھا گُنیا لیہوں ۔
پد ۱۴ سطر ۱ ـ گنگا جوُنا ماجھے رے بہوئی نائی
پد ؍ سطر ۹ ـ کوڑی نا لیئیُ بوڑی نا لیئیُ سچھلے پار کریئیُ ۔
پار ۲۶ سطر ۱ ـ تولا دُھنی دُھنی آنشو رے آنشو ۔
پد ۲۷ سطر ۱ ـ آدھ راتی بھر کمل بِکسیو ۔
پد ۲۸ سطر ۱ ـ اونچا اونچا پابت تہیں لسئیُ سبری بالی ۔
پد ۳۳ سطر ۱ ـ ٹالت مور گھر نا ہاں پڑ بیشی ۔
پد ؍ سطر ۳ ـ دو ہیلا دودہ کی بینٹے سمائیُ ۔

پد ۳۳ سطر ۵ — بلد بیا شلا گبیا بانجھے

پد ۴۳ سطر ۵ — جا سونا ہی آپا تا سو سپر یلا کاہی۔

پد ۴۵ سطر ۱۰ — چھیبہا سو ترو مول نا ڈال ۔

پد ۴۷ سطر ۴ — سسہر لئی سینچوں پانی ۔

پد ۴۸ سطر ۱۰ — پانچ نالیں اُٹھی گیلو پانی ۔

---

# پراچین اردو

برِصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اردو کے آثار

سیّد شبّیر علی کاظمی